A82

DATE LABEL

Call No. .... Date ....

Acc. No. ....

J. & K. UNIVERSITY LIBRAR

This book should be returned on or before t
date stamped above. An over-due charge of *.06 P.*
levied for each day, if the book is kept beyond that

Comp

U3

CHECKED

ALLAMA IQBAL LIBRARY
57609

Cata

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلۂ دائرۂ ادبیہ نمبر

سیاحت ہوا

یعنی

فرانس کے نامور و شہرۂ آفاق ناولسٹ جولس ورن کے
ایک مشہور و معروف علمی ناول کا ترجمہ

مترجمہٗ

سید محمود عرف ... فہمی ترمذی

جسے

باہتمام سیٹھ کیسری داس منیجر نولکشور پریس لکھنؤ مین چھپوا کر
دائرۂ ادبیہ لکھنؤ نے شایع کیا

۱۹۱۹ء

حقوق محفوظ

J. 8 [...]RSITY LIB.
57609
Date 3.8.65

ستیاناس ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب

(ایک اہم مسئلہ کہان ظہور پذیر ہوتا ہے جو بہت سے علمی انجمنون کو حیرت مین ڈالدیا ہی)

"دھڑوم!... دھڑوم!..." دو طپنچون کی آوازین ایک دم بلند ہوئین، اور ایک طپنچہ کی گولی ایک گاے کی کمر کی ہڈی پر آکر پڑی جو وہان سے پچاس قدم کے فاصلہ پر چر رہی تھی حالانکہ وہ غریب بالکل بے قصور تھی اور اوس بیچاری کا اس معاملہ سے کوئی تعلق نہ تھا۔

آپ پوچھین گے کہ ان ڈوئل[1] لڑنے والون۔ یعنی باہم ایک دوسرے کو طپنچہ کا نشانہ نہ

---

[1] ڈوئل اہل یورپ کی ایک نہایت ناگوار اور بدترین رسم قدیم ہے۔ جب دو شخصون مین کوئی بحث پیش آجاتی ہی، یا دو شخص ایک محبوبہ کے عاشق اور باہم ایک دوسرے کے رقیب ہوتے ہین، یا کوئی ایک دوسرے کی حقارت کرتا ہے تو وہ ایک دوسرے کو باہمی قتل کی دعوت دیتے ہین اور دونون کیطرف سے ایک ایک گواہ ہوتا ہے پولیس بھی موجود ہوتی ہی، ایک ہی جگہہ اور ایک قسم کے ہتھیار بھی دونون لیتے ہین اور اپنے اصول و قاعدے کے موافق ایک منصف کی سامنے ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہین، (مترجم فارسی) مگر اب یہ مہذب جنگ جو حقیقت مین نہایت وحشیانہ حرکت تھی قانوناً ممنوع ہوچکی ہی ڈوئل لڑنے والے قتل عمد کا اور شاہد اعانت کے مرتکب سمجھے جاتے ہین (مترجم اردو)

لوگوں کے خیالات کو درہم برہم کر رکھا تھا اب ذرا غور و تامل فرمائیے کہ آخر یہ عجیب و غریب معاملہ ہے کیا؟ لیکن اس معاملہ کو بیان کرنے سے پہلے یہ بتا دینا ہمین ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کے ظہور سے پہلے کبھی اتنی نظرین اور دوربینین روے زمین سے آسمان کی طرف بلند نہین ہوئی تھین معاملہ یہ ہے کہ یہ ڈوئل ایک انگریز اور امریکن جنٹلمین مین واقع ہوا تھا اس سے ایک رات پیشتر کوئی آدھی رات کو فضا سے ایک سریلے بگل (باجے) کی آواز سنائی دی۔

جس نے آبشار نیاگرا کے اطراف مین رہنے والون کو اپنی جانب متوجہ کر لیا۔ اس آسمانی بگل کی دلکش آواز کے سننے والون مین سے بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے تھے کہ یہ انگریزی قومی گیت یعنی رول برطانیہ کا ترانہ گایا جا رہا ہے اور بعض لوگون کا یہ دعویٰ تھا کہ امریکن قومی گیت کا ترانہ یانکی رول ہے۔

آخر اس ہوائی باجے کی آواز کو ہم کیا سمجھین؟ اور کس شئی سے تعبیر کرین؟ اگر پرانے زمانہ مین یہ واقعہ پیش آتا تو لوگ خیال کر سکتے تھے کہ یہ پریون کے اکھاڑون، ہوائی تخت، اور دیوؤن کا لشکر ہے اور یہ اُنہین کے باجے کی آوازین ہین! حالانکہ اس زمانہ مین یہ دقیانوسی خیالات مِٹ چکے ہین۔ تو پھر کیا کہا جا سکتا ہے؟ شاید یہ غبارے کے سیاحون کے باجے کی آواز ہے، یعنی طیارہ نشین سیاحون نے فضاے ہوا مین اپنا بگل بجایا ہوگا؟ حقیقت مین یہی کہا جا سکتا ہے، کیونکہ اسکے سوا اور کوئی معقول بات سمجھہ مین نہین آتی۔

مگر افسوس! کہ یہ بھی قطعی حکم ہم نہین لگا سکتے، کیونکہ یہ معاملہ بہت اہم ہے۔ اگر بگل کی آواز صرف نیاگرا جھیل کے اطراف ہی مین سنی جاتی، صرف دو جنٹلمینون کے ڈوئل لڑنے اور ایک گاے کے ہلاک ہونے ہی کا باعث ہوتی، تو خیر کوئی ایسی بات نہ تھی مگر حیرت

اور تعجب تو یہ ہے کہ بگل کی آواز جو آج یہان سنی گئی ہی ۴۸ گھنٹہ کے بعد یورپ اور ۲۸ دن کے
بعد چین[1] و جاپان[2] مین بھی سنی گئی - اور تار برقی کے ذریعہ سے ایک دوسرے کو اطلاع دی گئی
عجب بات ہے! آخر یہ کیسا آدمی ہے جو فضاے ہوا مین اسقدر تیزی کے ساتھہ سفر
کر رہا ہے اور جہان پہونچتا ہے وہان اپنا باجہ بجاتا ہے؟
یہ واقعہ ہے جس نے دنیا مین ہر طرف ایک حیرت اور ہل چل ڈال رکھی ہے اور عجب بہت بلکہ
مچار کہا ہے، اور کیون کر نہو خیال کیجیے کہ ایک آدمی اپنے گھر مین بیٹھا ہوا ہے اور یکایک
وہ ایک آواز یا گڑگڑاہٹ سنتا ہے تو کیا اوسے یہ جستجو نہو گی کہ آخر یہ آواز کدھر سے آئی اور
کس چیز کی ہی وہ کوشش بھی کرتا ہی مگر کچھہ اس کا راز نہین پا سکتا کہ یہ آواز کس چیز کی اور کہان کی ہی
تو کیا وہ اپنا گھر چھوڑ کر دوسری جگہہ رہنے پر مجبور نہ ہو گا؟ مگر مشکل تو یہ ہے کہ نہ یہ کام یہان کا ہی
اور نہ یہ مسئلہ اس قسم کا ہے! کیونکہ ہمارا گھر تو کرۂ زمین ہے! ہم اوسکے ہر طرف ایک عجیب
وغریب آواز سنتے ہین مگر اوس کی حقیقت نہین معلوم کر سکتے، مصیبت تو یہ ہے کہ ہم اپنے
کرہ کو چھوڑ بھی نہین سکتے، آخر کہان جائین؟ دوسرے سیارون مین بھاگ جانا بھی ہمارے

ا؎ چین بہ لحاظ وسعت و آبادی و قدامت ایشیا مین اور بہ لحاظ آبادی دنیا مین سب سے بڑی سلطنت ہے، ہندوستان کے
شمال مین کوہ ہمالیہ کے دامن سے ملک تبت سمیت سائبیریا کے سرحد تک پھیلی ہوئی ہی اور مشرق مین بحر اٹلانٹک کے
کنارون سے روسی ترکستان تک وسیع ہی حکومت اب جمہوری ہی۔ باشندے بودھ مذہب ہین پرانے زمانہ مین اگرچہ
اس کا تمدن بہت ترقی پر تھا مگر آج کل بہت پست ہے (مترجم اُردو)

۲؎ جاپان چین کی شمال مشرق مین چند چھوٹے چھوٹے جزیرون کا ایک مجموعہ ہی۔ اگرچہ چھوٹی سی سلطنت ہے مگر ایشیا کا
سب سے زیادہ ترقی یافتہ اور متمدن ملک ہے صنعت و حرفت کی وجہ سے ہندوستان کا بچہ بچہ اسکے نام سے آشنا ہے
خصوصاً ۱۹۰۵ء مین اس نے روس کی طاقت کو شکست دیکر بہت بڑا اقتدار حاصل کر لیا ہے (مترجم اردو)

امکان سے باہر ہے! ... پھر کیا کرنا چاہیئے؟ بہرحال یہی چاہیئے کہ اسی باجہ بجانے والے کو ڈھونڈھ نکالین! اسی فضاے بسیط کے تیز پرواز پرندے کا پتہ لگائین! اور اُسے اپنے قبضہ مین لائین۔

ایک نکتہ اور بہی ہے، کیونکہ یہ سائنس کا ایک اصولی قاعدہ ہے جہان ہوا نہین ہوتی وہان آواز بہی پیدا نہین ہو سکتی اس اصول حکمت کی بنا پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ آواز اُن ہوائی طبقون سے آتی ہے جو کرۂ زمین کو چارون طرف سے گھیرے ہوے ہین۔

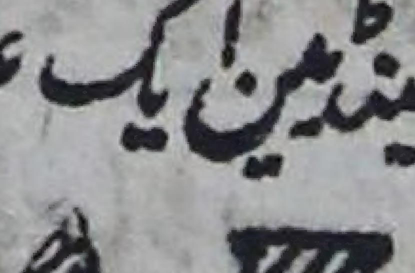
غرض کہ اس حیرت انگیز واقعہ کو تمام اخبارون اور دنیا بہر کے رسالون نے اپنا سرمایۂ بحث اور موضوع کلام بنا رکھا ہے سب نے ہر طرح سے اس مسئلہ کو حل کرنا اور اسپر روشنی ڈالنا چاہا بہت کچھہ جھوٹے سچے خیالات پکاے گئے، اپنے پڑہنے والون کو خواہ مخواہ سخت اندیشون اور وسوسون مین ڈال دیا۔ مگر اس مسئلہ کی گتھی روز بروز اولجھتی ہی چلی گئی، پچاسون احتمالات اور دور از کار باتون نے عام دماغون اور قیاسون کو اپنا تختۂ مشق بنا ڈالا۔ سیاسی معاملے سب ایک طرف ہو گئے، کوئی شخص کسی دوسرے بحث پر متوجہ نہین ہوتا تہا جو شخص اخبار ہاتھہ مین لیتا، سب سے پہلے ہوائی باجہ کی خبرون پر پہونچکر دم لیتا تہا سچ تو یہ ہے کہ سیاسی معاملات کے تہوڑی دیر کے لئے رُک جانے سے دنیا کے اور معاملات مین بہت کچھہ سکون واطمینان پیدا ہو گیا تہا کرۂ زمین پر جتنے رصدخانے[1] موجود ہین اون سب سے

---

[1] رصدخانہ ایک مکان ہوتا ہے جہان دوربینون وغیرہ کے ذریعہ سے آسمان کی سیارون ... کی تحقیقات اونکا فاصلہ جسامت اور رفتار وغیرہ معلوم کیجاتی ہے پرانے زمانہ مین سب سے پہلے بابل ومصر مین رصدگاہین قائم ہوئین، مصر کی سب سے مشہور رصدگاہ اسکندریہ مین تہی جو حضرت عیسےٰؑ سے تین سو برس پہلے پٹولمی سوٹر نے قائم کی تہی پھر سولہوین صدی مین کیسیل مین ایک رصدگاہ بنائی گئی، پھر ٹیشو براسی نے یورینی برگ مین رصدگاہ بنائی پھر ایک شاہی رصدگاہ ۱۶۷۵ء مین گرنیوچ مین تکمیل کو پہونچی۔ اسکے بعد پبلک اور پرائیویٹ بہت رصدگاہین قائم ہوئین (مترجم اردو)

اس مسئلہ کے متعلق سوالات کئے گئے۔ اور سوالات کرنا ہی چاہیئے تھا؛ کیونکہ اگر رصد خانے ایسے حادثون کا شافی جواب نہ دین اور کافی معلومات بہم نہ پہونچا سکین تو پھر وہ کس مرض کی دوا ہون گے اور اون کا کیا وقار اور کیا اعتبار باقی رہجائیگا۔ پھر اون کا وجود ہی بے سود ہے اونکی موجودگی کی ضرورت ہی کیا رہی؟ اس حالت مین کہ فضائی سیارون کی جسامت سے پانچ چھ بار بلکہ دس پندرہ مرتبہ ہر مرتبہ سے بڑہا کر دیکھہ چکے ہین اور لکھو کھا میل کی مسافت سے اون کی حرکتون کے متعلق معلومات بہم پہونچا چکے ہین اور اوسپر فخر و مباہات کرتے ہین تو پھر ایسے عجیب و غریب حادثہ کی نسبت اپنے علمی اصول کے موافق جو کرہ زمین سے چند کیلومیٹر کی فاصلہ پر واقع ہو، ہم کو صحیح خبر نہین دیتے تو ایسے ہیئت دانون اور رصد خانون کو کیا کیا جائے؟ اس لئے رصد خانون مین جتنی دوربینین[1] ایک میل کی، ۲ میل کی، بڑی، چھوٹی، دو چشمون کی عینکین، ایک چشمہ کی عینکین تہین سب ایک دم آسمان کی طرف متوجہ ہوگئین، اچھا اونکی تعداد کیا ہوگی؟ اس کا اندازہ مشکل نظر آتا ہے! رصد خانون نے جوابات لکھے، لیکن اون کے جوابات کافی،

---

[1] دوربینین دو قسم کی ہوتی ہین ایک انحرافی جو شعاع کو منحرف کردیتی ہین اور اجرام سماوی اوسکے شیشون کے وسط سے دکھائی دیتے ہین دوسری انعکاسی اسکے ایک صفحہ پر جو رانگہ یا تانبہ کا بہت عمدہ صیقل کیا ہوا ہوتا ہے چیزون کا عکس پڑتا ہے اور وہ عکس شیشون سے دیکھا جاتا ہے۔ دوربینون کی ایجاد کے متعلق یہ حکایت مشہور ہے کہ تقریباً تین سو برس پہلے ہالینڈ مین ایک عینک ساز کے لڑکے دو شیشون سے جن مین ایک کا درمیانی حصہ باریک اور دوسرے کا موٹا تھا  جب ایک گرجے کو دیکھتے تھے تو وہ اس قدر قریب معلوم ہوتا تھا کہ اونہین حیرت ہوتی تھی جب انکے باپ کو یہ معلوم ہوا تو اوس نے ایک نلکی مین دو شیشون کو مناسب فاصلہ پر لگا دیا اس طرح سب سے پہلی دوربین تیار ہوئی۔ پھر سنہ ۱۶۰۹ء مین اٹلی کے مشہور فلسفی گیلولی نے اور اوسکے بعد انگلستان کے سر ولیم ہرشل نے عمدہ عمدہ دوربینین بنائین اور ان کے بعد بڑی بڑی طاقتور دوربینین تیار ہوئین (مترجم اردو)

اور تسلی بخش نہ ثابت ہوے۔ ہر شخص کی الگ راے اور الگ خیال تھا لیکن سب مختلف؛ اسوجہ سے آغاز مئی مین تمام اطراف دنیا کی فنی انجمنون اور علمی مجلسون مین سخت مباحثے اور جھگڑے برپا ہو گئے۔

پیرس[۱] کے رصد خانہ نے یہ خوب عقلمندی کی کہ کوئی قطعی جواب نہ دیا۔ اسکے نزدیک مسئلہ حل ہو جانے والا نہ تھا کیونکہ فرانس[۲] کے بعض ملکون سے وہان عجیب و غریب خبرین پہونچی تھین: یعنی بعض مقامات پر ۶ مئی کو رات کے وقت فضا مین ایک برقی روشنی دیکھی گئی، جو تقریباً ۲۰ سیکنڈ تک قائم رہی۔ یہ روشنی بمقام پیک ڈو میڈی ۱۰ بجے رصد خانہ برج گردم[۳] مین ایک بجے، اور رانٹ سورلس مین ۳ بجے، نیس[۵] مین ۴ بجے، شیوریوز بورڈیاکس، الیانس، مین شفق کے وقت دیکھنے مین آئی تھی۔

---

[۱] پیرس ملک فرانس کا دار السلطنت دریاے سین کے دہانے سے سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے اسکی آبادی ۲۸ لاکھ یعنی کلکتہ سے سوا دوگنی ہے، بہ لحاظ آبادی دنیا مین تیسرے درجہ کا اور بڑا خوش قطع شہر ہے بازارون کی خوبصورتی، رونق، عمارات کی شان و شوکت قابل دید ہے صنعت و تجارت کا مرکز ہی (مترجم اردو)

[۲] ملک فرانس برطانیہ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔ یہ زراعتی اور بہت ترقی یافتہ، متمدن ملک ہے یہان اگرچہ ریلین بہی بہت ہین لیکن آمد و رفت کا کام زیادہ تر نہرون سے لیا جاتا ہے ۱۸۷۰ء تک یہان کی حکومت بالکل شخصی تہی لیکن سنہ مذکور مین اہل ملک نے آزادی کے لئے لڑکر غلامی کا جوا اتار ڈالا اور جمہوریت قائم کرلی۔ چنانچہ اب یہان کا انتظام دو مجلسون کے سپرد ہے جو ایک حاکم کو بنام پریسیڈنٹ چند سال کے لئے منتخب کرلیتی ہین ۱۸۷۰ء مین جرمنی نے فرانس کے دو صوبے آل سیس اور لورین فتح کرکے اپنے ملک مین شامل کرلئے ہین (مترجم اردو)

[۳] برج گردم کا رصد خانہ مسٹر گردم برج نے ۱۸۰۶ء مین انگلستان مین بنایا (مترجم اردو)

غرض ایک ایسی عجیب روشنی جو اسقدر مختلف مقامات پر ایک ہی وقت مین دیکھی گئی تھی کسطرح خیالی اور وہمی کہی جاسکتی ہے؟ اس روشنی کے واقعہ نے بھی اوس ہوائی باجے کے ساتھ مل کر تمام دنیا کے لوگون کی کھلبلی اور شورش کو دوبالا کردیا ہے۔ آخر کیا کہا جاے؟ ایسی تیز اور نامعلوم روشنی جو چند گھنٹون کے اندر مختلف مقامات پر دیکھی گئی آخر کیا چیز ہے؟ کیا ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ یہ روشنی مختلف سرچشمون سے نمایان ہو رہی ہے؟ تو اس صورت مین یہ ضروری ہے کہ یہ ہوائی طبقون کے بہت سے مقامات پر چھائی ہوئی ہو! حالانکہ اس نامعلوم روشنی کے تیز رفتاری کی بنا پر یہ حکم بھی نہین لگایا جاسکتا۔ یا ہم یہ کہین کہ یہ روشنی ایک ہی چشمہ سے پیدا ہو رہی ہے تو اس صورت مین یہ ماننا پڑیگا کہ اس روشنی کا چشمہ ایک گھنٹہ مین دو سو کیلو میٹر کی رفتار سے حرکت کر رہا ہے، بگل کی آواز بھی اسی قدر تیزی رکھتی تھی، اس سے معلوم ہوا کہ اس روشنی اور موسیقی مین کوئی نہ کوئی نسبت ضرور موجود ہے!

امریکہ کی جمہوریہ مین متفقہ طور پر سخت حیرت پھیل رہی تھی، اور اس نئی دنیا کے لوگون کا احساس تجسس معلوم ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ سی چیزون کے لئے کس قدر بیچینی اور شور و غل برپا کردیتی ہین پھر جب کہ ایک ایسا عجیب و غریب آسمانی حادثہ ظہور مین آگئے، اس سے سمجھنا چاہئے، کہ ان لوگون کے عام اضطراب اور ہل چل کی کیا حالت ہوگی۔

بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ ۵۴ نیس فرانس کی رصد گاہ ہے۔ یہان بڑی دوربینین ہین (مترجم اُردو)

۵۵ رصد گاہ مانٹ سوریس جنوبی پیرس کے مانٹ سوریس پارک مین واقع ہے (مترجم اُردو)

۵۶ شیور یوز فرانس مین ایک پرائیویٹ رصد خانہ ہے (مترجم اُردو)

۵۷ رصد خانہ بورڈیاکس فرانس کے شہر فلارایک مین واقع ہے (مترجم اُردو)

۵۸ رصد خانہ لیانس جیوسٹ کالج فرانس کے متعلق ہے (مترجم اُردو)

اور یہ صورت اختیار کر لی تھی کہ دونون سلطنتون کے آپس مین پیچیدگیان پڑ جانے کا اندیشہ تہا لیکن شکر ہے کہ روس[1] کے رصدخانہ نے دونون کو برحق تسلیم کر کے اس جھگڑے کا یون فیصلہ کر دیا کہ آپ کی مفروضات اور قیاسی باتین نظریات کے نقطۂ نظر سے گو معقول نہین سمجھی جاتین تاہم اگر عملیات کے نقطۂ نظر سے غور کیا جائے تو احتمال قرار دیجا سکینگی حکومت سوئزرلینڈ[2] کے رصدخانون نے اس مسئلہ کے متعلق کچھ نہ کہا لیکن اٹلی[3] کے رصدخانون نے ایک دن بادلو مین ایک حرکت کرنے والا جسم دیکھا تہا اور اوسی دن رات کو شہاب کی طرح ایک جسم مشاہدہ کیا تہا اس وجہ سے وہ اس مسئلہ کو محض آنکھہ یا کان کا واہمہ نہین سمجھتے تھے اور کوئی نہ کوئی چیز ہونے کا یقین رکھتے تھے۔ مگر جب اون سے پوچھا جاتا کہ وہ کیا چیز ہے؟ تو اس سوال کا جواب دینے سے عاجز رہ جاتے تہے۔

رفتہ رفتہ یہ معاملہ اس حد کو پہونچ گیا کہ آخرکار اوس نے عام ارباب فن کو عاجز و مجبور

---

[1] ملک روس یورپ کے تمام شمالی اور شرقی حصہ مین پہیلا ہوا ہے۔ اور ایشیا کا شمالی حصہ بہی اسی ملک مین شامل ہے بہ لحاظ رقبہ دنیا کی سب سے بڑی سلطنت ہے مگر زیادہ تر زمینین غیر آباد ہین۔ موجودہ جنگ سے پہلے طرز حکومت استبدادی تہا بادشاہ کو زار کہتے تھے جسے رعایا نے موجودہ جنگ مین معزول کر دیا ہے (مترجم اردو)

[2] سوئٹزرلینڈ ایک چھوٹا سا ملک ہے جو جرمنی، آسٹریا، اٹلی، فرانس سے گہرا ہوا ہے، باشندے امن پسند اور محنتی ہین۔ گھنٹے، گھڑیان، زیور، وغیرہ بنانے مین کمال رکھتے ہین (مترجم اردو)

[3] ملک اٹلی پرانے زمانہ مین بڑے عروج پر تہا سنہ عیسوی کے آغاز مین بحیرہ روم کے کنارے کے تمام ملک اسکے زیر فرمان تہے اگلے زمانہ مین اسے روم کہتے تھے۔ یہان کے پوپ یعنی پادری اعظم کا تمام یورپ مین کئی صدیون تک بڑا اثر رہا آخر ۱۸۷۰ء مین پوپ سے دنیاوی اختیارات چھینے گئے (مترجم اردو)

کر دیا اُن کے ذہن و فکر کو عجب چکر اور دور دراز کار سر گردانی و پریشانی مین ڈال کر تھکا دیا کہ اون کا دماغ کچھ کام نہین کرتا تھا ۔ عام لوگون کے خیالات مین جو کھلبلی اور بیچینی پیدا کر دی تھی آہستہ آہستہ اون کے کان اس قسم کی آوازون اور اس طرح کے قیل وقال کے خوگر ہو گئے تھے ۔ اور قریب تھا کہ کچھ دنون کے بعد ایسے غیر معمولی آسمانی حوادث کا مسئلہ دلون سے فراموش ہو جاے، لیکن یکبارگی سوئیڈن (جسے اسوج بھی کہتے ہین) کے مشہور رصد خانون سے چند خبرین شائع ہوئین جنھون نے پھر عالم خیالات و افکار مین ہلچل ڈالدی کیونکہ صبح کے وقت رصد خانہ مذکور نے بادلون مین ایک عجیب و غریب جسم دیکھا جیسے کوئی بہت بڑا پرندا پرواز مین ہو ۔

ان واقعات نے بحث و مباحثہ اور قیل وقال کو پھر نئے سر سے تازہ کر دیا یہ واقعات یورپ والے اب مشکوک و مشتبہ نظرون سے نہین دیکھہ سکتے تھے کیونکہ اگر صرف سوئیڈن کے رصد خانہ ہی نے یہ جسم دیکھا ہوتا تو اسقدر اعتبار نہ کیا جاتا لیکن جب ناروے[1] کے رصد خانہ نے بھی بعینہ او ہو بہو اوسی قابل دید جسم کو دیکھا اور اوس کی خبر شائع کی تو یہ کوئی شک و شبہہ کی گنجائش ہی نہ رہی پھر اب اس صورت مین اس نامعلوم جسم کا راز دریافت کرنے

---

[1] ملک سوئیڈن اور ناروے دونون کو ملا کر سکین ڈے نیویا کہتے ہین یہ باہم متحد اور جزیرہ نما ہین جغرافیائی لحاظ سے بھی دونون ایک ہی ملک ہین ۔ سنہ ۱۹۰۵ء تک ان دونون ملکون کا ایک ہی بادشاہ تھا مگر سال مذکور مین ناروے کا بادشاہ الگ مقرر ہو کر یہ الگ الگ ہو گئے چونکہ یہ جزیرہ نما خط استوا سے بہت دور اور بلندی پر واقع ہے اسلئے اسکی آب و ہوا بہت سرد ہے یہان آفتاب آدھی رات کو بھی نظر آسکتا ہے ناروے مین سورج ہر سال کچھ عرصہ تک برابر چوبیس گھنٹہ دکھائی دیتا ہے اور ہیمرفسٹ مین جو یورپ کا سب سے زیادہ شمالی شہر ہے گرمیون مین ۳ مہینہ تک سورج نہین چھپتا یہانکی دولت کے وسائل جنگلی پیداوار اور مچھلیان ہین (مترجم اُردو)

اور اس معمے کو حل کرنے کے لئے آخر کیا ہو۔ اور سائنس کے کس مسئلہ سے چسپان کیا جائے؟ یورپ کی علمی مجلسون مین اسپر غور اور تحقیق ہونے لگی۔

حالانکہ جنوبی امریکہ، برازیل، پیرو، لاپلاٹا، اور آسٹریلیا، کے لوگ سوئیڈن اور نارکے ان مشاہدات کو مضحکہ کی نظر سے دیکھتے تھے، اور آسٹریلیا والے جہان تک ممکن تھا قہقہے لگانے مین کمی نہین کرتے اور خوب خوب مذاق اوڑاتے تھے۔ لیکن ان مین صرف ایک آدمی ایسا تھا جوان مضحکہ آمیز مباحث پر نظر نہ کر کے اس معاملہ کو خاص اہمیت دیتا تھا۔ یہ ایک چینی آدمی تھا جو ملک چین کے جیوسٹ نامی رصدخانہ کا مہتمم تھا، یہ چینی آدمی کہتا تھا کہ:

یہ جسم جو بحث و مباحثہ کے میدان مین لایا گیا ہے بہت ممکن ہے کہ ایک مشین دار جسم ہو جو فضاے ہوا مین سیر کر رہا ہو۔

کیا خوب قیاس و اندازہ ہے!!

۱؎ جنوبی امریکہ مین سب سے بڑا ملک برازیل ہے اس کا رقبہ ہندوستان سے ۲/۵ گنا ہے۔ معدنیات کی کثرت ہے۔ زمین زرخیز ہے جنگل گھنے اور دریا مچھلیون سے پُر ہین۔ ربر کی پیداوار کے لحاظ سے اول درجے پر اور غیر ممالک کو شکر بھیجنے کے لحاظ سے دوسرے درجہ پر ہے (مترجم اردو)

۲؎ پیرو جنوبی امریکہ مین ایک ملک ہے اس مین پست پہاڑ بہت ہین مگر اون کی وادیان زرخیز ہین (مترجم اردو)

۳؎ لاپلاٹا جنوبی امریکہ کا بہت بڑا دریا ہے جو دریاے پارانا اور یوروگوے کے ملنے سے بنتا ہے اور پارانا مین پیراگو ملتا ہے ان سب دریاؤن مین جہاز چل سکتے ہین اور یہ دریا ملکی حدود کا بھی کام دیتے ہین (مترجم اردو)

۴؎ آسٹریلیا دنیا کے جنوبی نصف کرہ مین واقع ہے یہ دنیا مین سب سے چھوٹا براعظم اور سب سے بڑا جزیرہ ہے تقریباً ایک سو بیس برس پہلے اہل برطانیہ یہان اپنے مجرمون کو جلاوطن کرتے تھے۔ لیکن جب سے یہان چاندی کی کانین دریافت ہوئین تو اسکی قسمت کھل گئی یہ برطانوی مقبوضات مین ہے (مترجم اُردُو)

اب غور فرمایئے کہ جن معاملات اور واقعات نے پُرانی دنیا یعنی ایشیا، یورپ، اور افریقہ مین اسقدر ایک دوسرے کے خلاف بحث و مباحثے برپا کر رکھے ہین آخر اوس نے نئی دنیا یعنی جمہوا امریکہ مین کیا کچھ آفت نہ مچا رکھی ہوگی؟ یہ تو ظاہر ہے کہ امریکہ کا کوئی آدمی محض فرضی اور قیاسی باتون پر غور و فکر نہین کرنے لگتا۔ بلکہ جس راستہ پر ایک امریکن چلتا ہے وہ اوسکو وہی راستہ سمجھ لیتا ہے جو سیدھا منزل مقصود پر پہونچا سکتا ہے۔ اس سبب سے اون مین کچھ اس قدر بحث و مباحثے بڑہے اور اختلافات نے اسنا طول کھینچا کہ رصدخانون کے لوگ اگر اپنی دوربینون کے زیادہ ضرورت مند نہوتے تو یقین ہے کہ وہ اپنی دوربینین ایک دوسرے پر توڑ ڈالتے۔

سب سے زیادہ جھگڑے واشنگٹن[۱] اور کولمبیا[۲] کے مشہور رصدخانون مین پیدا ہو رہے تھے۔ لیکن یہ خیال نہ کیا جائے کہ یہ جھگڑے اوسکی طبعی (نیچرل) حالتون اور اوس جسم کی جسمانی نوعیت معلوم کرنے کے لئے تھے، نہین نہین! بلکہ اصل جھگڑہ اور مباحثہ یہ تہا کہ یہ جسم بہت کم فاصلہ پر اور تہوڑے عرصہ مین دونون مذکورۂ بالا رصدخانون مین اور پہر تہوڑی دیر کے بعد ہی جسم ڈیربارن[۳] اور این آربور[۴] کے رصدخانون مین دیکھا گیا تہا۔ یہی بات اختلاف راے اور بہت بڑے تعجب کا باعث تھی

۱؎ واشنگٹن ممالک متحدہ امریکہ کی بحری رصدگاہ ہے ۱۸۳۰ء مین اس کی ابتدا ہوئی اوسوقت یہ محض ایک عارضی رصدگاہ تھی مگر ۱۸۴۲ء مین یہ مستقل طور پر بحری رصدگاہ کر دی گئی اور ۱۸۴۵ء سے اس نے کام شروع کیا۔

۲؎ کولمبیا ممالک متحدہ امریکہ مین ایک رصدگاہ ہے جو ۱۸۵۳ء مین قائم ہوئی۔

۳؎ ڈیربارن رصدگاہ ممالک متحدہ امریکہ کے شہر الینوائس مین واقع ہے (مترجم اُردو)

۴؎ این آربور ممالک متحدہ امریکہ کے شہر مچیگان مین رصدگاہ ہے۔ اس کا تعلق وہان کی یونیورسٹی سے ہے یہان علم ہیئت کی تعلیم دیجاتی ہے اور یہین امریکہ کے مشہور برونو اور واٹسن ڈائرکٹر تھے واٹسن نے ۱۲ چھوٹے چھوٹے ستارون کو معلوم کیا ہے اوسا نہین ڈائرکٹرون کی وجہ سے یہ مشہور ہے (مترجم اُردو)

باعث ہو رہی تھی! کیونکہ ایک ایسا جسم جو اتنے رصد خانون مین۔ حالانکہ وہ ایک دوسرے سے فاصلہ پر ہین۔ ایک ہی وقت اور ایک ہی زمانہ مین دکھائی دے، وہ کس قدر حیرت انگیز اور غیر معمولی تیز رفتاری کا مالک ہوگا؟

لیکن ڈڈلے[1] اور البانی[2] رصد خانون نے اس معاملہ کو اس طرح طے کیا کہ:

اس طرح کا جسم جو تھوڑی ہی مدت مین ان چارون رصد خانون سے جو ایک دوسرے سے بہت دور ہین دکھائی دیتا ہے تو یہ ایک قسم کا جسم ہو سکتا ہے جو زمین پر سے ہوا پر جھکا ہوا اوپر جا رہا ہو۔ اس صورت مین جبکہ جھکا ہوا اور چڑھ رہا ہو ایک ہی وقت مین سب کو دکھائی دے سکتا ہے۔

اسی اثنا مین رصد خانہ سن سنائی[3] کے مہتمم کی طرف سے جو لگ اوٹ پہاڑ کی چوٹی پر بنایا گیا ہے بہت وثوق کے ساتھ بتایا گیا کہ:

کوئی شبہ نہین کہ فضاے ہوا مین ایک متحرک جسم موجود ہے یہ ایک نامعلوم وسہم چیز ہے۔ یہ جسم کرۂ زمین کے مختلف حصون مین تھوڑی تھوڑے وقفہ سے اپنے کو نمایان کرتا ہے۔ لیکن یہ جسم کیا ہے ؟ اور اوس کی جسامت و تیز روی کتنی ہے۔ ان امور کا صحیح اندازہ البتہ غیر ممکن نظر آتا ہے۔

رصد خانہ سن سنائی کے مہتمم کی اس رائے نے کہ "فضا مین ایک متحرک ہوائی جسم موجود ہے"

---

[1] ڈڈلے ممالک متحدہ امریکہ کے شہر نیو یارک مین رصدگاہ ہے (مترجم اردو)

[2] البانی نیو یارک مین ایک رصد خانہ ہے ۱۸۵۱ء سے ۱۸۹۶ء تک لوگون نے چندہ دیکر اسے قائم کیا ہے (مترجم اردو)

[3] سن سنائی ممالک متحدہ امریکہ کے شہر اوہیو مین ایک رصد خانہ ہے جو ۱۸۴۲ء مین قائم ہوا اور ۱۸۷۳ء مین شہر سے بدل کر کوہ لگ آوٹ پر قائم کیا گیا (مترجم اردو)

بہت سے خیالات کو متفق کر لیا۔ لیکن وہ کیا ہے؟ اس معاملہ مین رایون کے اختلاف سے ہیجان و شورش برپا تھی۔ اس عرصہ مین (نیویارک ہیرلڈ) نامی مشہور اخبار نے اپنے ایک خریدار کا خط شائع کیا، وہ خط یہ ہے:۔

"غالباً لوگ اسے بھولے نہ ہون گے کہ سارا سان نام فرانسیسی ڈاکٹر جس نے باکوم را کی میراث مین بہت کچھ روپیہ پایا تھا اور چولیچ نامی جرمنی انجنیر مین سے خطرناک ہمچشمی و رقابت پیش آگئی تھی۔ یہ سب جانتے ہین کہ ان دونون مین سے ہر ایک نے جنوبی امریکہ کے یورو گوے[۱] نامی زمین مین اپنے لئے ایک قطعہ اراضی کا انتخاب کیا تھا۔ اور ڈاکٹر مذکور نے فرانس ویل نام کا مستحکم اور عجیب اصول پر ایک نیا شہر آباد کیا تھا۔ جرمنی انجنیر نے بھی اپنی جگہہ پر توپ بنانیکا ایک بہت بڑا کارخانہ کھولا تھا۔ یہ بھی ابھی دلون سے فراموش نہ ہوا ہوگا۔ کہ جرمنی انجنیر نے فرانسیسی ڈاکٹر کے شہر کو ایک ہی گولے سے تباہ کرنیکے لئے ایک توپ کا گولہ تیار کیا تھا، اور اس خطرناک گولہ کو ایک نہایت وہشت ناک توپ مین بھر کے فرانسیسی ڈاکٹر کے شہر پر پھینکا، مگر چونکہ اوس مہندس نے اس خطرناک اور زبردست گولے کی طاقت کے حساب مین غلطی کی تھی۔ اس سبب سے توپ کے منہہ سے نکلتے ہی اس مین کچھہ ایسی غیر معمولی تیزی پیدا ہو گئی کہ یہ گولا ایک گھنٹہ مین ایک سو پچاس فرسنگ[۲] طے کر گیا

---

[۱] جنوبی امریکہ مین یورو گوے نام ایک جمہوری سلطنت دریائے لاپلاٹا کے دہانیکے شمال مین واقع ہے اسکا رقبہ تقریباً پنجاب سے نصف ہے۔ باشندون کا بڑا پیشہ یہ ہے کہ مواشی پالتے ہین اور کہال، اون، چربی، سوکھا گوشت، باہر بھیجتے ہین (مترجم اردو)

[۲] ایک فرسنگ تین میل کا ہوتا ہے (مترجم اردو)

اسلئے زمین پر نہ گرا، اور تیز رفتار سیارے کی طرح زمین کی مرکزی کشش مین پھنسکر کرۂ زمین کے چارونطرف دائرہ کیطرح چکر لگانے پر مجبور ہوگیا!

اگر یہ نامعلوم ہوائی جسم جس نے تمام دنیا مین ہلچل مچا رکھی ہے وہی گولہ ہو تو کیا عجب ہے! سبحان اللہ نیویارک ہیرلڈ اخبار کے خریدار کی یہ خیالی بلند پروازی دیکھئے گا کہ اوس نے نامعلوم و دقیق مسئلہ کو کس قالب مین ڈھالا ہے! لیکن افسوس تو یہ ہے کہ اس گولہ مین انگریزی یا امریکن قومی گیت بجانے والا بگل نہ تھا! اسلئے یہ راے بھی نامعقول و مہمل سمجھکر ٹھکرادی گئی۔ اور اس نے رصدخانون کو کچھہ مطمئن نہ کیا۔ بعض رصدگاہون نے اس نامعلوم جسم کو آسمانی پتھر کا گولہ گمان کرکے اس پر یقین کرلیا، حالانکہ آسمانی پتھر بھی بگل سے غزل کی تانین نہین لگا سکتا!

غرض کہ اس قسم کی فرضی اور احتمالی باتین سب برابر پامال اور نامقبول ہوتی چلی گئین اور اس ہوائی جسم کے بارہ مین کوئی صحیح اندازہ نہ ہوسکا، لیکن یہ خیال نہ کیا جاے کہ ان خیالات و آرا کی پامالی اور نامقبولی نے لوگون کے قوت اور دماغون کو اس نامعلوم جسم کی فکر و تجسس، کھوج لگانے، اوس کا راز حقیقت دریافت کرلینے، کے خیال سے خالی کردیا ہوگا، نہین نہین! بلکہ بحث و مباحثے بدستور شدت کے ساتھہ جاری رہے۔ ہر شخص الگ راے اور خیال دوڑاتا تھا۔

اس عرصہ مین چند روز سکوت و خاموشی سے گزرے کیونکہ نامعلوم جسم چند روز تک کہین دکھائی نہ دیا، اور دنیا کے کسی حصے سے کوئی نئی اطلاع اس کے متعلق معرض گفتگو مین نہین آئی۔

آخر پندرہ اور بائیس جون کو ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آیا، جس نے پھر اس نامعلوم ہوائی وجود کے مسئلہ کو از سر نو ساکنان زمین کی نظرون کے سامنے

نئی صورت سے پیش کر دیا، ذرا دیکھئے گا کہ کیا ہوا؟

۸ دن کے عرصہ مین یعنی ماہ جون کی پندرہ سے ۲۲ تک شہر ہمبرگ[۱] کے آدمیون نے سن میثل نامی گرجے کے نہایت بلند منارے کی چوٹی پر، اسٹراسبرگ[۲] کے لوگون نے منسٹر نامی کلیسا کے منارے پر، باامریکہ[۳] والون نے مجسمہ جمہوریت اور قصر واشنگٹن کے منارے پر، باچین[۴] کے باشندون نے بڑے مندر کے بہت اونچے گنبد کی چوٹی پر، ہندوستانیون نے برہمو کے مشہور مندر کے نہایت بلند کوٹھے کی سولھوین منزل پر، با اہل روما[۵] نے سن پیر نامی گرجے کے بلند منارے کی صلیبی چوٹی پر، با باشندگان انگلستان[۶] نے سن پول نامی کلیسا کے سب سے

---

[۱] ملک جرمنی مین دریائے الب کے دہانے پر بڑی بندرگاہ اور آزاد شہر ہے مضافات آلٹونا سمیت اس کی آبادی بمبئی سے کسی قدر زیادہ ہے۔ اور گکس ہون سمیت اس کی تجارت جرمنی کے باقی بندرگاہوں کی تجارت کے برابر ہے (مترجم اردو)

[۲] جرمنی مین دریائے رائن کے بائین کنارے پر واقع ہے۔ یہان کارخانون مین مختلف چیزین تیار ہوتی ہین یہ شہر آلسس لورین کا دارالسلطنت ہے پہلے زمانہ مین فرانس و جرمنی کے درمیان سرحدی شہر تھا (مترجم اردو)

[۳] براعظم امریکہ کو جسے نئی دنیا بھی کہتے ہین کولمبس نے ۱۴۹۲ء مین دریافت کیا تھا۔ بحر اٹلانٹک اور بحر اوقیانوس کے درمیان واقع ہے شمال سے جنوب کو اسکا پھیلاؤ نو ہزار میل سے کچھ زیادہ اور عرض بمقابلہ طول کے بہت کم ہے۔ اسکے شمالی حصہ کو شمالی امریکہ اور جنوبی حصہ کو جنوبی امریکہ کہتے ہین۔ مگر عام طور پر امریکہ کا لفظ صرف ممالک متحدہ امریکہ کے نسبت ہی استعمال کیا جاتا ہے (مترجم اردو)

[۴] ملاحظہ ہو نوٹ صفحہ ۶ [۵] ملک اٹلی کو روما کہتے ہین ملاحظہ ہو نوٹ صفحہ ۱۲

[۶] یورپ کے شمال و مغرب مین ایک جزیرہ ہے۔ اسے اور اسکاٹلینڈ، ویلس، آئرلینڈ کو ملا کر جزائر برطانیہ کہتے ہین پہلے ان سب کی سلطنت جدا جدا تھی مگر اب سب مل کر ایک سلطنت ہو گئی ہے (مترجم اردو)

اونچے حصہ پر،! اور ارباب مصر[1] نے اہرام جیزہ کی چوٹی پر پیرس کے اشخاص نے ایفل کی چوٹی کے نقطہ پر، ایک عجیب جھنڈی اوڑتی ہوئی دیکھی۔ جھنڈی کا رنگ سیاہ تھا اور اوسپر ایک زرد رنگ کے آفتاب کی تصویر بنی تھی۔ چونکہ ان مقامات کے سرون پر پہونچنا بہت ہی مشکل کام شمار کیا جاتا ہے اسوجہ سے ہر شخص نے اس راے پر اتفاق اور پورا اعتماد کرلیا کہ ہوائی بگل اور اس فضائی جھنڈی مین پورا پورا تعلق ضرور موجود ہے۔ یعنے اس ہوا پر باجہ بجانے والے وجود نے دنیا کے ان خاص خاص مقامات پر اپنی جھنڈی بلند کی ہے۔

اب ان تمام واقعات کو یہین چھوڑ کر امریکہ مین شہر فلیڈلفیا کے ولڈن کلب مین دیکھنا چاہیئے کہ کیا چہ میگوئیان ہو رہی ہین۔

---

[1] براعظم افریقہ مین مصر ایک قدیم ملک ہے۔ یہان کی عمارتین، مورتین، تصویرین، دیکھنے کے قابل ہین اسکے مخروطی مینار جنہین اہرام کہتے ہین دنیا بھر مین مشہور ہین یہ ملک دریاے نیل سے سیراب ہوتا ہے صرف کھیتی باڑی ہی نہین بلکہ خود مصر کی ہستی کا دارومدار نیل پر ہے اس کے کنارون پر شہر ودیہات آباد ہین مصر کے مشرق و مغرب مین میلون صحرا چلا گیا ہے۔ چنانچہ یہ کہنا بجا ہے کہ مصر ایک طولانی نخلستان ہے جو دریاے نیل کے دونون کنارون پر پھیلا ہوا ہے۔

مدت تک یہ ملک سلطان روم کے ماتحت رہا۔ مگر برطانیہ نے رفتہ رفتہ اپنا اقتدار بڑھایا یہان تک کہ سلطان کی سیادت براے نام رہگئی اور خدیو مصر برطانیہ کے صلاح ومشورہ پر مجبور ہوگیا۔ موجودہ جنگ مین سلطان کی براے نام سیادت کی ضبطی کا اعلان کردیا گیا اور ملک مصر بالکل برطانیہ کے زیر اثر شمار ہونے لگا (مترجم اردو)

Jammu & K... University Library,
Accession No. 57609

دوسرا باب

ولڈن کلب کے ممبر اتفاق راے حاصل کیے بغیر کس مسئلہ پر اولجھہ پڑتی ہین؟

— مین کہتا ہون کہ پنکھا اوس کے دنبالہ کی طرف ہوگا!

پچاس آدمیون نے ایک زبان ہو کر چلا کر کہا:

— ہم بہی یہی کہتے ہین!

اسکے جواب مین فیل ایوانس نے کہا:

— نہین نہین! مین کہتا ہون کہ پنکھا اُسکے آگے ہوگا!

پہر پچاس آدمیون نے ایک زبان ہو کر چلا کر کہا:

— ہم بہی یہی کہتے ہین!

— اس طرح تو ہرگز اتفاق راے حاصل نہ کر سکینگے!

— ہرگز نہین! . . . ہرگز نہین! . . .

— اگر یہی ہے تو لڑائی جھگڑے کی کیا ضرورت ہے؟

— یہ لڑائی جھگڑا نہین بلکہ بحث و مباحثہ ہے!

اب آپ پوچھین گے کہ یہ بحث و مباحثہ کہان اور کیون پیش آیا تھا؟ لہذا ہم بتائے دیتے ہین کہ ولڈن کلب ممالک متحدہ امریکہ کے مشہور شہر فلیڈلفیا کی والنوٹ روڈ پر واقع ہے۔ جو خاص اسی قسم کی بحث و مباحثون کے لئے مخصوص ہے۔ اور جب یہ سوال کیا جاے کہ یہ بحث و مباحثے اور قیل و قال کس لئے تھے تو ہم پہلے یہی کہینگے کہ ولڈن کلب کے یہ مباحثہ کرنے والے سیاسی معاملات سے دلچسپی رکھنے والے نہین ہین

بلکہ ولڈن کلب کے یہ ممبر، امریکہ کے غبارہ باز ہین جو تند و تیز ہوا اون پر غبارہ اُڑانے اور کرۂ ہوا کو اپنے قبضہ مین لانے کے متعلق بحث، مباحثے کرتے رہتے ہین چنانچہ یہ مذکورۂ بالا مباحثہ بہی اسی فن کے ایک دشوار طلب مسئلہ پر عمل مین آیا تہا۔

ہم کہہ چکے ہین کہ ولڈن کلب مشہور شہر فلیڈلفیا مین ہے۔ لیکن صرف فلیڈلفیا کہکر ہمین آگے نہ بڑہ جانا چاہیئے اس شہر نے اتنی جلد ترقی اور وسعت حاصل کی ہی کہ بیان نہین ہو سکتی۔ پہلے یہ ایک بہت چہوٹا سا قصبہ تہا۔ لیکن تہوڑے ہی عرصہ مین نیویارک[۱]، چیکاگو[۲]، اور سان[۳] فرانسسکو سے بہی میلون آگے بڑہ گیا۔ سب سے زیادہ تعجب اور غور کے قابل یہ بات ہے کہ فلیڈلفیا نہ کسی سمندر کے کنارے واقع ہی نہ پڑول نبل کی کسی کان سے قریب ہے نہ اور اعلیٰ درجہ کی کانون کا مالک ہے۔ پہر بہی یہ پیٹرسبرگ[۴]، مانچسٹر[۵]، برلن[۶]، اڈیمبرگ وغیرہ یورپ کے شہرون سے بڑہ گیا ہے۔ اس شہر کی

---

[۱] نیوپارک ممالک متحدہ امریکہ مین دریاے ہڈسن کے دہانے پر واقع ہے اور ایک پل کے ذریعہ بروک لن واقع لانگ آئس لینڈ سے ملحق ہی یہ اول درجہ کا بندرگاہ اور مالی شہر ہے اسکی آبادی پونے اڑتالیس لاکہہ کے قریب ہے (مترجم اردو)

[۲] چیکاگو ممالک متحدہ امریکہ مین جہیل مشیگن کے کنارے پر بندرگاہ اور تجارت کی بڑی بہاری منڈی ہے یہان سے غلہ عمارتی لکڑی اور مواشی دساور کو جاتی ہین آبادی بائیس لاکہہ ہے دنیا مین چوتھے درجے کا شہر ہے

[۳] سان فرانسسکو ممالک متحدہ امریکہ مین بحرالکاہل کے ساحل پر بڑی بہاری تجارتی بندرگاہ ہے ۱۹۰۶ء مین زلزلہ سے تباہ ہوگیا تہا۔ آبادی مین تقریباً دہلی و آگرہ دونون کے برابر ہے۔

[۴] پیٹرس برگ سلطنت روس کا دارالسلطنت اور دریاے نیوا پر واقع ہے آبادی قریباً بمبئی اور کلکتہ کی مجموعی آبادی کے برابر ہے اس کو ایک نہر کران اسٹیٹ کے قلعہ سے ملاتی ہی یہان سے جنگلات کی

آبادی ۱۵ لاکھ ہے۔ جو پیرس، لندن، اور نیویارک کے بعد دنیا کے بڑے شہروں مین گنا جاتا ہے، فلیڈلفیا، اپنی خوبصورت اور عالیشان عمارتون اپنے شاندار و پرشکوہ مکانون کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا مرمر و بلور کے ایک ہی پتھر سے سارا شہر بنایا گیا ہے۔ امریکہ کا سب سے بڑا مدرسہ جرارڈ کالج ہے وہ بھی فلیڈلفیا مین واقع ہے دنیا کا سب سے بڑا آہنی پل دریائے شوئیلکل پر بنایا گیا ہے وہ بھی فلیڈلفیا مین ہے، دنیا کی سب سے بلند اور سب سے بڑی عمارت ۲۱ منزل اونچی فری میشن سوسائٹی کی عمارت ہے وہ بھی فلیڈلفیا ہی مین ہے ان کے علاوہ سب سے بڑا کلب جو ہوائی سیاحت کے مسائل سے متعلق بحث و مباحثون کے لئے مخصوص ہے وہ بھی فلیڈلفیا مین ہے۔

ہان! ہم یہ بھی کہینگے کہ اگر ۲۵ جون کو اس ہوائی سفر کے کلب پر ہم ایک نظر ڈال لیتے، اور جس مباحثہ کا کچھ حصہ ہم نے اس سے قبل تھوڑا سا سنا تھا اوسے خود سن لیتے تو دیکھنے سننے کے لئے کلب مین جانے کی جو تکلیف اُٹھانا پڑی ہے اوسپر افسوس نہ کرتے!۔

اس کلب کے بڑے ہال مین تقریباً سو امریکن آدمی فن غبارہ بازی کے فدائی اپنی لمبی لمبی یوروپین ٹوپیان پہنے ہوئے ایک صدر کی صدارت مین مع ایک سیکریٹری کے بیٹھے ہوئے بحث نہین نہین بحث نہین بلکہ کج بحثی کر رہے ہین!

(بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) پیداوار (مثلاً عمارتی لکڑی، غلہ اور ریشے) ماسکو کی معدنیات غیر ملکون کو جاتی ہین

۵۵ مانچسٹر: انگلینڈ مین مشہور شہر اور روئی وغیرہ کی چیزون کی تجارت کا مرکز ہے یہان تھوڑے عرصے سے یونیورسٹی بھی قائم ہوئی ہے

۵۶ برلن ملاحظہ ہو نوٹ صفحہ ۱۲

کلب کا صدر انکل پروڈینیٹ نامی ایک شخص ہے جو فلیڈ یلفیا مین اپنے علم وہنر کی قابلیت اور خصوصاً دلاوری وجسارت مین مشہور رہے۔ نیز ایک بہت دولتمند اور مالدار آدمی ہے اس نے اپنی دولت کا بڑا حصہ آبشار نیاگرا کی عظیم قوت سے فائدہ اوٹھا کے حاصل کیا ہے کیونکہ آبشار نیاگرا ہر سیکنڈ مین ۷ ہزار۔ ۵ سو میٹر مربع پانی بہاتا ہے اور اوس پانی سے ساتھہ ملین گھوڑون کی طاقت کی بھاپ حاصل ہوتی ہے۔ چونکہ یہ قوت اُن کارخانون مین تقسیم ہو جاتی ہے جو آبشار کے گرد واقع ہین اور جن سے پانچسو ملین سالانہ نفع حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے پروڈینیٹ نے ایک کمپنی قائم کر کے اپنے علم وصنعت کے زور سے، اس طبعی قوت کی بدولت بڑی دولت وثروت حاصل کی ہے۔

انکل پروڈنیٹ ایک تنہا آدمی ہے جو بال بچون کی فکر سے آزاد وفارغ البال ہے تنہائی اور سلامتی کی ساتھہ زندگی گزارتا ہے۔ صرف فریکولن نام کا ایک زنگی خدمت گار ضرور ہے۔ آپ فریکولن کی عادتون سے واقف ہو کر بہت تعجب کیجیے گا کہ کس طرح ایک ایسا بزدل اور ڈرپوک آدمی ایک ایسے بہادر وجری آدمی کے ساتھہ زندگی بسر کرتا ہے؟ ثروت ودولتمندی، اور کمال علم وہنر کی بدولت پروڈینیٹ کے بہت دوست آشنا ہو گئے ہین ساتھہ ہی کلب کے صدر ہونے کے سبب سے اس کے حاسد ودشمن بھی بہت ہین ــ پروڈنیٹ کو جو غیر معمولی رشک وحسد کی نظرون سے دیکھتے ہین اور اوس کی صدارت سے للہی بغض وعداوت رکھتے ہین اون مین سے کلب کے سیکریٹری کا ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

اس کا نام فیل ایوانس ہے، یہ شخص بھی بڑا دولتمند اور مال دار آدمی ہے۔ کیونکہ فیل ایوانس بھی فلیڈ لفیا مین ایک بہت بڑے گھڑی سازی کے کارخانہ کا مالک ہے

جہان وزانہ پانسو جیسی گھڑیان تیار ہوتی ہین اور اپنی نفاست وخوبصورتی مین سوئٹزرلینڈ کی جیسی گھڑیون سے کسی طرح کم نہین ہوتین ۔۔ پروڈمنیٹ کی طرح فیل ایوانس بھی مجرد اور بڑا دولت منداور صاحب علم وہنر ہے ۔ تنومند اور بہادر بھی ہے ۔ مگر لطف یہ ہے کہ کرمناسبت حالات اور مشابہت پر بھی صدر اور سیکریٹری کے خیالات مین ذرا بھی اتحاد ویکسانی نہین پائی جاتی اس کا سارا سبب یہ ہے کہ فیل ایوانس سیکریٹری بہت تنک مزاج وغصہ ور ہے ۔ پروڈینٹ صدر بہت خاموش ومتین آدمی ہے ۔ جبھی ہمیشہ ہر معاملہ مین ایک دوسرے سے بہت زیادہ اختلاف کرتے ہین ۔

فیل ایوانس کے صدر نہ ہونے کی وجہ کیا ہے ؟ ولڈن کلب کی صدارت کے لئے دونون آدمی انتخاب ونامزد ہوے تھے ۔ تقریباً ۲۰ بار رائین لی گئین مگر ہر دفعہ دونون طرف رایون کی تعداد برابر رہی ۔ یعنی اگر ۵۰ رائین پروڈینٹ کے موافق ہوتی تھین تو ۵۰ ہی فیل ایوانس کے موافق اس مساوات نے کثرتِ آرار کے اصول کو نہایت دشواریون مین ڈال دیا تھا ۔ اور اگر ایک چارۂ کار پیدا نہ ہو جاتا تو غالباً دونون کی عمر بھر یہ معاملہ طے نہ ہوتا ۔

لیکن ہزار شکر کہ جیم سیپ نامی کلب کے خزانچی نے ایک تدبیر نکالی ۔ جیم سیپ امریکہ کے سبزی خور فرقے مین سے ہے یعنی اوس گروہ مین ہے جو کسی جانور کا گوشت نہین کہاتا ، صرف نباتات پر اکتفا کرتا ہے ۔ جیم سیپ کی اس تدبیر کو ولیم کارب نامی ایک ممبر نے بھی بہت پسند کیا ۔ ولیم کارب شکر کے ایک بہت بڑے کارخانہ کا مالک ہے یہ کارخانہ شہر کا تمام کوڑا کرکٹ اور پھٹے پرانے چیتھڑے جمع کرکے اونہین گندہک مین ملاکر پھر اُس سے قند بناتا ہے ۔

جیمس سیپ سبزی خور نے جو چارہ کار سوچا اور ولیم کاربٹ شکرساز نے جس سے اتفاق کیا وہ نقطۂ متوسط کا دریافت تہا۔ درمیانی نقطہ کے دریافت کا اصول یہ ہے کہ پہلے دو بڑے صاف، اور سفید تختون پر ایک بہت سیدہا خط کھینچا جاے۔ پہر کوشش کے ساتہہ پیمائش کرکے ایک دوسرے کے برابر لگاے جائین پہر دونون تختے دالان مین رکہہ دیے جائین پہر یہ دونون ایک ایک سوئی ہاتہہ مین لئے ہوے بالکل برابر ایک دوسرے کو نہ دیکھتے ہوے اُن تختون کے قریب جائین اور صرف آنکھہ کی پیمائش سے دونون خطون کے بیچون بیچ مین اپنی اپنی سوئیان چھید دین جس شخص کی سوئی مرکز یعنے درمیانی نقطہ سے زیادہ قریب ہوگی وہی صدر انتخاب کیا جائیگا۔

پروڈینٹ اور فیل ایوانس نے اپنی اپنی سوئیان ایک ہی وقت مین چھید دین مگر تعجب یہ ہے کہ دونون حریفون کی سوئیان درمیانی نقطون سے اتنی قریب تھین کہ اُن مین کوئی فرق نہ معلوم ہوا۔

اب کیا کرنا چاہئے ہا کلب کے ممبرون مین سے ایک شخص نے خطون کی پیمائش کے لئے ایک نئے آلہ سے کام لینے کی راے دی۔ وہ نو ایجاد آلہ ایسا تہا کہ ایک خوردبین لے کے ذریعہ سے ایک میلی میٹر کو ایک سو پچاس حصون مین تقسیم کرکے اوسے ناپ سکتے تھے

لے خوردبین ایک آلہ ہے جسکے ذریعہ سے ہم بہت چھوٹی چیزین دیکھہ سکتے ہین یہ دو قسم کی ہوتی ہے سادہ اور مرکب سادہ خوردبین مین ایک شیشہ بہ نسبت عینک کے بہت موٹا ہوتا ہے جب ہم اوس شیشہ سے کسی چیز کو دیکھتے ہین تو وہ اوس چیز کو بہت قریب اور بڑا دکہاتا ہی۔ مرکب خوردبین مین کم سے کم دو شیشے ہوتے ہین ایک شیشہ پر اوس چیز کی تصویر بنتی ہی اور دوسرا شیشہ اوس تصویر کو بڑا دکہاتا ہے اس لئے مرکب خوردبین کی طاقت بہ نسبت سادہ خوردبین کے بہت زیادہ ہوتی ہے (مترجم اُردو)

یہ راے بہی قبول کی گئی اور نیا آلہ پیمائش لایا گیا، دونون کی سوئیون اور درمیانی نقطون کا فاصلہ ناپا گیا تو معلوم ہوا کہ پروڈینیٹ کی سوئی درمیانی نقطہ سے نصف میلی میٹر کے ایک سو پچاسوان حصہ قریب ہے اور فیل ایوانس کی سوئی نصف میلی میٹر کو ۱۴۹ $\frac{2}{3}$ حصہ پر ہے۔

اس لئے اس بال برابر فرق سے انکل پروڈینیٹ کلب کا صدر اور فیل ایوانس سیکرٹیری مقرر ہوا۔ اور پروڈینیٹ کے ساتھ فیل ایوانس کے رشک وحسد کی زیادہ تر وجہ بہی یہی تہی۔

ہم بتا چکے ہین کہ ولڈن کلب خاص طور پر غبارہ رانی، ہوا پر حکومت، غبارون کو اپنی مرضی کے موافق چلانے، اور ہوا پر چلنے کے مسئلون پر گفتگو کرنے کیلیے قائم ہی ہمارے قصہ کا جس زمانہ سے تعلق ہے اوس مین غبارون کے حسب مرضی رفتار کے متعلق بہت تجربے ہوے تھے اور کئے جا رہے تھے، لیکن افسوس کہ ان تجربات سے جو کچھہ نتیجہ نکلا اوس سے صرف اسی قدر معلومات حاصل ہوئی نہین کہ اگرچہ غبارون کا ہوا کے اوپر لیجانا اور چلانا ممکن ہے لیکن اپنے حسب مرضی اور تیز ہوا مین چلانا ناممکن ہے، اس لئے اس فن کے بہت سے جاننے والے اس تدبیر مین بڑی کوشش کر رہے تھے یہ معلوم ہے کہ حکیم آرشی میڈس[1] اس سے بہت پہلے زمانہ مین حکمت کا یہ قاعدہ بیان کر چکا ہے کہ جس چیز کا وزن اضافی پانی کے وزن اضافی سے زیادہ ہوگا وہ پانی مین ڈوب جائے گی اور جس شئی کا وزن اسکے برعکس ہوگا وہ پانی کے اندر نہ ڈوب سکے گی یعنی جس جسم کا حجم اوسی حجم کے پانی سے زیادہ بہاری ہوگا وہ جسم پانی کے اندر ڈوب جائے گا

---

[1] حکیم آرشمیدس یا آرشی میڈ علم ہندسہ کا ماہر اور یونان کا مشہور فلاسفر ہے۔ حضرت عیسیٰ سے ۲۸۷ یا ۲۱۲ سال قبل گزرا ہے۔

اور ہلکا ہوگا تو نہ ڈوبے گا۔ اسی قاعدہ کو رفتہ رفتہ ہوا مین بھی جاری کرنا چاہا اور یہ
کوشش کی گئی کہ ایک ایسی چیز بہم پہونچائی جاے جو ہوا سے ہلکی ہو تاکہ وہ ہوا پر رہ سکے
یہان تک کہ لوگون نے ہائیڈروجن گیس کو دریافت کیا جو ہوا سے کئی درجہ ہلکی ہے
اور غبارہ کو اس گیس سے بھر کر ہوا پر سے اوڑے غبارہ کو اس ترکیب سے ہوا پر لے جانا تو
آسان ہوگیا مگر اوسے اپنی مرضی کے موافق چلانے اور اُتارنے چڑہانے کا مسئلہ اوسی طرح
حل طلب رہا چنانچہ اس زمانہ مین غبارون کو منزل مقصود پر لیجانے، اوسکی قوت کو گھٹانے
بڑہانے والا آلہ ایجاد کرنے کا مسئلہ معرض بحث بنا ہوا تھا۔
بھاپ کی مشین جیسے ہنری جیکر نے ایجاد کرکے اپنے ایجاد کئے ہوے غبارہ مین لگایا تھا
اور دستی مشین جیسے دوپوے ڈوملو نے ایجاد کیا تھا اون کی جگہہ برقی مشینین قائم ہوگئی ہین
ٹیسانڈے نامی ایک موجد برقی ڈائینامو الکٹریک بناکر اوسے اپنے غبارہ مین نصب
کرکے چار میٹر فی سکنڈ کی رفتار پیدا کرسکا ہے۔ ٹیسانڈے کے بعد کپتان کرپ روٹر نے
۱۲ گھوڑون کی طاقت کی ایک دوسری ڈائینامو الکٹریک ستی مشنری بنائی جس کے
ذریعہ سے اوسکے غبارہ مین فی سکنڈ ۶½ میٹر کے رفتار کی سرعت پیدا ہوگئی۔
اس ڈائینامو الکٹریک ستی مشنری کے ذریعہ سے غبارہ اوڑانے کے اہم مسئلہ نے
تمام انجنیرون مین ایک ہل چل ڈال دی، اور سب نئی نئی ایجادون اور طرح طرح کی تدبیرون کی
فکر مین پڑ گئے۔ سب کی یہ خواہش تھی کہ گھڑی کے برابر ڈبیا مین ایک گھوڑے کی طاقت
سما سکین۔ اگرچہ اس حد تک کامیابی نہ حاصل کرسکے تاہم رفتہ رفتہ ٹیسانڈے کی
ڈائینامو اور روٹر بہت کم قوت اور چھوٹی چھوٹی مشینین بنا سکے۔ اس کامیابی کی
وکارگزاری نے شوقین غبارہ بازون کو آہستہ آہستہ فضاے ہوا مین سیر کرنیکا قائل کرد

حالانکہ بہت سے دوراندیش اب تک اس راے کو کچھ وقعت نہین دیتے تھے اکہ ایسی مشینین اور ڈائمینا مو جو شدید ہواؤن کی طاقت کا مقابلہ کرسکین اون کا غبارون مین بہم پہونچا لینا بہت دشوار بلکہ امکان سے باہر ہے، کیونکہ جو مشینین اور ڈائینا مو تیز ہواؤن کو مغلوب کرسکین وہ کس قدر مضبوط ہون گی اور غبارون مین کتنا بوجھ پیدا کردین گی؟ یہ مسئلہ ہمیشہ مبہم اور اولجھا ہوا رہا۔ پھر بھی شوقین غبارہ بازون کا ذوق شوق کچھہ ایسا نہ تھا کہ اس قسم کی اولجھنون اور گتھیون سے وہ اپنے جذبات کو ٹھنڈا کرسکتے۔ بلکہ وہ برابر اسکے درپے رہے کہ جتنا ممکن ہو غبارون کو بڑا بنائین اور جس قدر بھی ہو سکے مشینون کا حجم اور وزن کم کرین تاکہ ڈائینا مو کی قوت سے حتے الامکان اوسکی قوت بڑھا سکین۔ ایسی مشینون کی تلاش مین جن کی طاقت زیادہ اور حجم و وزن کم ہو مقابلہ دوسری قومون کے امریکہ والون نے بہت زیادہ سعی و کوشش کی چنانچہ امریکہ کے ایک مشہور انجنیر نے ایک نئی مشین ایجاد کی تھی جو ایک برقی زور سے حرکت کرتی تھی۔ اور جب یہ مشین ایک متوسط حجم کے غبارہ مین لگائی جاتی تو معلوم ہوتا تھا کہ غبارہ ۱۸ سے ۲۰ میٹر تک فی سکنڈ مسافت طے کرسکتا ہے،

اس سے بہتر کیا ہے؟ چنانچہ اوس مشین کا حقِ ایجاد انجنیر مذکور سے خرید لیا! یہ غور فرمائیے کہ اسے خریدنے والا کون ہوگا؟ ہم بتاتے ہین وہ ولڈن کلب کے صدر مسٹر انکل پروڈینیسٹ تھے ین کلب کے ممبرون کو یہ نعمت عظیم ہاتھہ لگ گئی تو اونھین صبر و تاخیر کی تاب کہان تھی، اوسی وقت دونھون نے کام شروع کردیا۔ جمہور متفقہ کے مشہور غبارہ ساز ہنری ٹنڈر کی نگرانی مین بہت مضبوط اور مکمل تر غبارہ بنانا شروع کردیا گیا۔

امریکہ کے لوگ ایسے کامون مین جن سے فوائد عامہ کو تقویت پہونچے اور ملک کی خدمت ہو

اپنی اپنی تھیلیان جلد کھول دیتے ہین، لہذا اس کمپنی کے قائم ہونے سے پہلے ہی ہر طرف سے بارشس زر شروع ہوگئی۔ اور جس وقت کام کا آغاز ہوا ہی اس کے پاس ۳ لاکھہ فرانک کا سرمایہ جمع ہو چکا تھا۔

ہنری ٹنڈر غبارہ ساز اس کام مین پوری مہارت رکھتا تھا اس شخص نے ہزار ونبار غبارہ کے متعلق تجربے کئے تھے، لیکن اپنے تین تجربون کی بدولت بہت شہرت پائی تھی۔ وہ پہلے تجربہ مین تقریباً بارہ ہزار میٹر سطح زمین سے اونچا ہو کر ہوا مین اڑا اور نہایت کامیابی کے ساتھہ پھر اپنے بیلون کو نیچے اوتار لایا۔ دوسرے تجربہ مین نیویارک سے سان فرانسسکو تک ہوا مین سفر کیا جو مغربی امریکہ کی انتہائی حد ہے تیسرے تجربہ مین ایکہزار پانچ سو میٹر کی بلندی سے اس کا غبارہ زمین پر گر پڑا لیکن اپنے کمال مہارت کے بدولت اس نے اپنے کو ہلاکت سے بچا لیا، البتہ ایک پائون پر بیتی،

اب معلوم ہوگیا ہوگا کہ ولڈن کلب نے جو مشین خرید کی ہے۔ اوس کی بدولت مشین کی طاقت سے غبارے چلانے کے مسئلہ کو کلب بہت آگے بڑہا لے گیا تھا۔ ٹورنر کے مشہور کارخانے مین جو فلیڈ لفیا مین واقع ہے ایک بہت بڑا غبارہ بنایا جانے لگا کہ اوس سے پہلے اتنا بڑا غبارہ کبھی نہین بنایا گیا تھا۔ اس غبارہ کی مضبوطی و طاقت کا اندازہ کرنے کے لئے اوس کے اندر ٹھونس ٹھونس کر ہوا بھر کے اندازہ کرتے اور دیکھتے تھے کہ وہ کتنا مضبوط ہے اگرچہ نیڈر نامی غبارہ ران نے ۱۸۶۳ء مین جو غبارہ بنایا تھا وہ ۶ ہزار میٹر مکعب اور چرڈن ڈینر کا غبارہ ۲۰ ہزار میٹر مکعب، اور چیگر کا غبارہ جو ۱۸۷۸ء کی نمائش مین اوڑایا گیا تھا ۳۰ ہزار میٹر مکعب حجم کا تھا۔ مگر ولڈن کلب کے اس غبارہ کا حجم ۴۰ ہزار کیلو میٹر مکعب ہے۔ اگر پریزیڈنٹ صدر کلب اور اوس کے ساتھی خوشی کے مارے

اوتناہی پھولین جتنا یہ غبارہ پھولا ہوا ہے، اور جتنی اوس کی پرواز ہے اوتناہی اونکے دماغون مین غرور سما جاے تو بیجا نہین!

یہ غبارہ صرف ہوائی طبقہ مین بلند ہونے کے لئے مخصوص نہین ہے بلکہ اس کا نام گوآہڈ یعنے ہمیشہ آگے جلنے والا رکہا ہے۔ اسلئے اگر پریذیڈنٹ اور اوسکے سیکریٹری کے مقدر نے یاوری کی اور اونکا غبارہ اس نئی مشین کی طاقت سے ہوا کے زور و قوت کا مقابلہ کرسکا تو بیشک اسم بامسمی ہوگا!۔

ولڈن کلب کے ممبر ہر روز پریذیڈنٹ اور فیل ایوانس کے زیر صدارت کلب کے بڑے دالان مین جمع ہوکر اپنے گوآہڈ نامی غبارہ کی تکمیل اور اوس کے نقائص کی درستی کے متعلق بحث و مباحثہ کرتے رہتے تھے۔ کیونکہ گو تمام لوگون کی یہ راے تہی کہ ایک ہفتہ کے بعد گوآہڈ اپنی نئی مشین کے ذریعہ سے ہوا پر سفر کرنا شروع کردیگا۔ لیکن ابھی تک گوآہڈ اسقدر تکمیل کو نہین پہونچا تہا اور بہت سی ایسی مشکلین پیش آرہی تہین جن کا حل ہونا ضروری تہا! بحث طلب معاملات مین ایک پنکہے لگانے کا معاملہ بہی تہا بعض کہتے تھے کہ پنکہا سامنے ہونا چاہئے اور بعض کا خیال تہا کہ دنبالہ مین چنانچہ ہم اسی بحث کا کچہ حصہ اس باب کے آغاز مین سُن چکے ہین۔

پنکہا لگانے کی جگہہ پر مباحثے نے اسقدر طول کہینچا اور بات ایسی بڑہی کہ زبانی حجت و تکرار سے گزر کر ہاتہا پائی اور گالی گلوچ تک نوبت آگئی۔ دنبالہ مین پنکہا لگانیوالے اور سامنے لگانے والے دونون فریق کی تعداد مساوی تہی اس لئے دونون طرف سے کچہہ ایسی بدکلامی اور گلخپ بڑہی کہ آخر لات اور گہونسون تک نوبت پہونچ گئی۔ اس سے بہی گزر کر لکڑیون سے مار پیٹ ہونے لگی۔ کچہہ دیر باقی نہ رہی تہی کہ ممبران کلب کے دونون فریق مین

ڈوئل چھڑ جاے اتنے مین مجلس مین ایک دم تبدیلی ہوگئی۔
تبدیلی، یہ تہی کہ کلب کا ایک خدمت گار ارکان مجلس کی بحثین بے پروائی کے ساتھہ
سنتا ہوا، صدر کی کرسی کے سامنے آیا اور ایک شخص کا ملاقاتی کارڈ صدر کو دیا۔
صدر نے بہت زور سے گھنٹی بجائی، تمام حاضرین مجلس خاموش ہوگئے کیونکہ
اس گھنٹی کا بجانا، گویا رئیس مجلس کا حاضرین کو خاموش ہوجانے کا حکم ہے۔

صدر نے کہا: مین کچھہ کہنا چاہتا ہون!

سب ممبر: کیا کہنا چاہتے ہین؟ فرمائیے!

ایک اجنبی آدمی اس مباحثہ کے میدان مین آنا چاہتا ہے

پھر سب ایک زبان ہوکر: نہین! یہ نہین ہوسکتا! یہ ہرگز جائز نہین!

یہ اجنبی آدمی اپنے وزیٹنگ کارڈ مین لکھتا ہی کہ اوسکے پاس ایسے دلائل اور ثبوت موجود ہین
جنکے ذریعہ سے وہ غبارون کو حسب مرضی ہوا مین اُڑاے جانے کا خیال غلط ثابت کریگا۔ یہ سنکر
کلب کے ممبرون مین پھر شور و غل پیدا ہوگیا اور سب نے یکبارگی چلاکر کہا:

یہ کون گستاخ آدمی ہے؟ آئے ہم بھی اوسے دیکھین!

تیسرا باب

(ولڈن کلب مین ایک اجنبی آدمی کیونکر اپنے کو پیش کرتا ہے؟)

کلب کے سب ممبرون کی آنکھین دروازہ کی طرف لگی ہوئی تہین اور سب
اوس اجنبی آدمی کے آنے کے منتظر تھے جو غبارون کی کامیابی کے خیالات کو غلط ثابت
کرنے کی گستاخانہ جرأت کرتا ہے۔ اسوقت تمام دالان مین ایک سناٹا اور خاموشی
چھائی ہوئی تہی لیکن تعجب یہ ہے کہ کلب کے ممبر اس گستاخ اجنبی شخص کے کلب مین

آنے پر راضی کیون ہو گئے ؟ اون کی رضامندی کا سبب کہین یہ تو نہین کہ وہ خود خدا سے چاہتے تھے کہ کوئی ایسا آدمی آجاے جسپر وہ اپنا بخار نکالین ! اور اپنا تمام جوش وخروش اور قہر وغصہ اوسپر اوتارین - ہال کا دروازہ کہلا اور ایک میانہ قد ، سفید رنگ ، توانا ، زرد بالون اور چہوٹی ڈاڑہی والا آدمی دالان مین داخل ہو کر بے تکلف میز کے سامنے آیا اور اپنے دونو ہاتہہ بے پروائی کے ساتہہ میز پر رکہکر بلند آواز سے کہنے لگا :

اے امریکہ والو ! میرا نام رابر اور میری عمر تیس سال کی ہے - میرا جسم نہایت تندرست اور میرا معدہ اتنا قوی ہے کہ ہر چیز کو اچہی طرح ہضم کرسکتا ہے مین بہت طاقتور ہون ، میری آنکہین بہت تیز ہین - مجہہ ایسے بیگانہ آدمی کا یہ تعارف کافی ہے !

لوگون نے سنا ، اور کچہہ نہ بولے ! گویا اس قسم کی گفتگو اونہون نے شروع سے آخر تک کچہہ سنی ہی نہین - کیا یہ آدمی دیوانہ ہے ؟ یا نشہ باز ہے ؟ یا کیا ہے ؟ خیر جو ہو سو ہو ! لیکن یہ ضرور ہے کہ اس کی تقریر مین کچہہ عجیب تاثیر ہے جس نے ان تمام شور وغل مچانے والے اور ایک دوسرے پر حملہ کرنے والے ممبرون کو خاموش ہو جانے پر مجبور کر دیا ہے ، یعنے جس عظیم طوفان کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہین اوس کے بعد تمام دالان مین ایک عجیب وغریب سناٹا پہیل گیا -

سچ یہ ہے کہ رابر نے اپنی جتنی تعریف بیان کی وہ بالکل ٹہیک تہی اوس کا قد متوسط اوس کے بدن کے تمام اعضا مناسب اور گٹہیلے تھے - جو خط اوسکے شانون سے پاؤن تک اوترتا چلا آیا ہے وہ بہی بالکل برابر ہے - اس جسم پر جس کے دونون طرف برابر خط کہنچے ہین ایک گول کلہ ، ایک قوی اور موٹی گردن ، دو چوڑے اور مضبوط شانے ہین ایک آب

تصور مین ابر کی تصویر کھینچئے یہان تک کہ اوس کا کلہ دیکھہ سکین! اوسکے کلہ کو آپ گاے کے
کلہ سے تشبیہہ دین گے مگر جب زیادہ غور سے کام لیجئے گا تو اوسکے چہرہ پر ایسی ذہانت اور
ہوشیاری نمایان دیکھئے گا کہ آپ حیران رہ جائیگا۔ اوس کی آنکھین چمکدار اور ابرو کے قریب
مگر پلکین کم رکھتی ہین، اوپر کی پلکین ابرو کے ساتھہ اور نیچے کی پلکین ہٹھون کی وجہ سے
ہمیشہ حرکت کرتی رہتی ہین۔ اوس کے زرد بال سنہراپن لئے ہوے، کسی قدر گھونگروالے،
اور بہت چمکدار ہین۔ اوس کا سینہ چوڑا ہے جس مین سانس لُہار کے دہونکنی کی طرح
اوپر نیچے آتی جاتی ہے۔ اوس کے بازو، ہاتھہ، پنڈلیان، قدم، ایک قوی اور مضبوط
درخت کی شاخون کی طرح نظر آتے ہین۔

اوس کے نکیلے ہونٹون پر مونچھون کا کوئی نشان نہین لیکن ٹھڈی کے نیچے تنگ
اور چھوٹی ڈاڑھی کی دو شاخین بکرے کے سینگون کی طرح دکھائی دیتی ہین۔ ٹھڈی
بھی کیسی ٹھڈی! ایسی ٹھڈی کہ قوت مین بکری کی ٹھڈی سے کچھہ غیر مشابہ نہ ہوگی۔

آخر یہ کس ملک کا آدمی ہے؟ اس کا پتہ لگانا ذرا دشوار ہے پھر بھی ہم اتنا بتائے
دیتے ہین کہ یہ انگریزی بہت خوب بولتا ہے اور جس طرح امریکہ والون کے لہجہ مین انگریزون سے
فرق ہے وہ اس کی زبان مین نہین معلوم ہوتا۔

اس نامعلوم شخص کے متعلق ہم اتنی راے تو قایم کر چکے اب سننا چاہئے کہ وہ
کہتا کیا ہے۔ رابر نے اپنی تقریر کا سلسلہ آگے بڑھا کر کہا:

اب مین آپ حضرات کو اپنی معنوی شخصیت بتاتا ہون۔

مین ایک انجنیر ہون۔ میرے اخلاق کی استواری میری جسمانی
مضبوطی اور قوت سے کم نہین رہتی ہے۔

مین کسی چیز اور کسی آدمی سے نہین ڈرتا۔ میری راے مین ایک ایسا استقلال موجود ہے کہ مین کسی کام مین عاجز نہین رہتا ہین جس کام کی نیت اور ارادہ کرلون اوسکے خلاف اگر تمام امریکہ اوٹھہ کھڑی ہو ساری دنیا مخالفت پر آمادہ ہو جاے لیکن مجھے باز رکھنے مین کامیابی نہین ہوسکتی مین جو راے قائم کرلیتا ہون پھر اوسپر اعتراضی قوت کو غالب نہین آنے دیتا اس تفصیل سے میرا مطلب یہ ہے کہ مین اپنے کو آپ سب کے سامنے پہچنوا دون۔ شاید آپ کہین کہ اپنے منھہ میان مٹھو بنتا ہے، جو آپ کا جی چاہے کہئے، مجھے پروا نہین۔ لیکن صرف یہ چاہتا ہون کہ اب ذرا آپ لوگ غور سے کام لین اور جو بات مین کہنا چاہتا ہون اوسے سنئے کیونکہ مین یہان کچھہ ایسی باتین کہنے آیا ہون جو یقیناً آپ حضرات کو ناگوار خاطر ہون گی اور آپ اونہین پسند نہ کرین گے۔

رابر کی اس گفتگو سے ولڈن کلب کے ممبرون کی پہلی صف مین کچھہ خفیف سا شور اوٹھا۔ یہ گڑبڑ اس بات کی علامت تھی کہ ممبران کلب کے دماغون مین جوش کا ایک طوفان اوٹھہ رہا ہے۔ صدر پریذیڈنٹ بہ مشکل اپنا جوش ضبط کرسکا اور اپنے کو سنبھال کر کہا۔

فرمائیے! فرمائیے! ہم سنین تو آپ کہتے کیا ہین؟

رابر۔ مین جانتا ہون کہ یہان ایسے دماغ موجود ہین جن مین یہ بات سما گئی ہے کہ غبارے جدہر دل چاہے چلاے جاسکتے ہین، اور ایک عرصہ سے جو کچھہ تجربے اسکے متعلق ہو رہے ہین اور جن سے ابتک کوئی مفید نتیجہ نہین نکلا ہے، اونپر کچھہ غور نہین کرتے اور چاہتے ہین

کہ اپنے پرانے دھرانے اور سڑے گلے غباروں کو برقی ڈائینامو، یا بھاپ کی مشینون کے ذریعہ سے جہان جی چاہے لیجائین - یہ خام خیالات بالون سازی کے کمرون، اور ذرا سی ہوا مین متعدد ناقص تجربون کے بعد کچھہ عمل مین بھی آ چکے ہین - اس سبب سے تم سیکڑون آدمی اسی عقیدے اور خیال پر جمے ہوے ہو - اور محض اس لئے کہ تمھارا یہ جنون حقیقت سے بدل جاے تم اپنی ہزارہا گنیان بیکار برباد کر چکے ہو -

تعجب ہے کہ غصہ ور، آتش مزاج حاضرین نے مغرور رابر کے ان طعن و تشنیع آمیز فقرون کو سکوت اور متانت کے ساتھہ سنا اور کچھہ نہ کہا! کیا یہ بہرے تو نہین ہو گئے؟ یا اس دھن مین ہین کہ دیکھین یہ مجہول و جبری اجنبی اپنی گستاخیون کو کہانتک طول دیتا ہے -

بہر حال رابر نے اپنی تقریر کو اور وسعت دیتے ہوے کہا:

ذرا سوچو تو! ایک غبارہ جو زمین سے ایک کیلوگرام بوجھہ اوٹھا کر ہوا پر جاتا ہے اوسے ایک میٹر مکعب گیس کی ضرورت ہوتی ہے اور فی کیلوگرام کے انداز سے گیس کی تعداد بھی بڑہتی جاتی ہے - جس مین گیس بھری جاے وہ بھی اسی گیس کے مکعب میٹرون کے لحاظ سے بڑی اور پھولی ہوئی ہونا چاہئے - اب انصاف کرو کہ ایک چھوٹی سی کشتی صرف ایک بادبان سے جب ہوا تھوڑی بہت تیز ہو تو اوس مین کم سے کم ... ہم گھوڑون کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے پھر کیونکر یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ ایک غبارہ ایک چھوٹی سی مشین کی بدولت جو خود اوس مین بنائی گئی ہے، ایسی تیز ہوا کے مقابلہ مین ٹھہر سکتا ہے جو خود ہوا پر قائم ہے - آپ لوگ غور نہین کرتے

کہ طوفانی ہوا ایک میٹر مربع مقام پر ۴۰۰ کیلوگرام وزن پیدا کرتی ہے!
ہم فرض کرلیں کہ آپ کے غبارے کی سطح سو میٹر مربع ہے! تو کیا اس پر چالیس ہزار کیلوگرام وزن نہ بڑھ جائیگا۔ اور کیا خالق کائنات نے آپکے غبارہ کے مشابہہ کوئی اور بھی مخلوق بنائی ہے؟ کیا آپ دعوی کر سکتے ہین کہ پرندے ہوا سے ہلکے ہین اس لئے ہوا پر آگر اُڑ سکتے ہین؟ اگر آپ ایسا دعوی کرین تو لیجئے، یہ ترازو ہے، یہ پرند اور یہ ہوا موجود ہے! پھر بھی ہم یہ نہین کہتے کہ اگر واقعہ یہ ہے تو آدمیون کو کرۂ ہوا پر حکومت کرنے کا کیا خیال چھوڑ دینا چاہیے، اور کرہ ہوا کو اپنے قبضہ مین لانے کے خیال سے ہاتھہ دھو لینا چاہیے! نہین نہین! جس طرح انسان زمین اور سمندرون کو اپنی نئی نئی ایجادون سے دست تصرف مین لے آئے ہین اوسی طرح انہین فضائے نسیم پر بھی حاکم ہونا ضروری ہے۔ مگر اس صورت سے نہین جو آپ لوگون نے سوچی ہے کہ ہوا سے بہت ہلکے ہوکر ہم ہوا پر جا سکتے ہین! نہین نہین! ہوا سے بہت زیادہ بوجھل اور بھاری مشینون ہی سے ہمین عالم ہوا کی حکومت مل سکتی ہے۔

رابر کی یہ گفتگو کلب کے تمام ممبرن کو جوش و خروش مین لے آئی، اور ہر شخص کی زبان رابر کے لئے کھل گئی، ہر طرف چیخ پکار مچ گئی، بھاری بھاری آوازون سے رابر پر بوچھار ہونے لگی۔ گویا رابر کی یہ گفتگو ولڈن کلب کے ممبرن سے کھلم کھلا اعلان جنگ تھا اس سے معلوم ہوا کہ رابر ہوا سے بھاری ہونے کے مسئلہ کا طرفدار ہے حالانکہ ولڈن کلب ہوا سے ہلکے ہونے کے مسئلہ کی بنیاد پر قائم ہوا ہے۔

امیدوارون کے یہی دو فرقے ہین جن کے درمیان مین ہمیشہ لڑائی جھگڑے ہوتے رہتے ہین
رابر نے اس جوش وخروش کی کچھہ پروانہ کی، وہ سب کے سکوت کا انتظار کرنے لگا پروڈنٹ نے
لوگون کو خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔ شور وغل کم ہوتے ہی فوراً رابر نے پھر اپنی گفتگو کا
سلسلہ شروع کر کے کہا:

ہان ہان! کرۂ ہوا پر حاکم ہونے کا مسئلہ ایسی ہی اُڑنے والی مشینون پر موقوف ہے جو ہوا سے زیادہ بھاری ہون! فضائے نسیم مین قائم رکھنے کی طاقت قوی موجود ہے۔ کیونکہ اگر ہوا مین فی سیکنڈ ۴۵ میٹر کی تیزی پیدا کر دیجاے۔ تو وہ آدمی جس کے پاؤن کے نیچے ایک مربع میٹر کی دسوان حصہ سطح ہو اس پر کھڑا ہو سکتا ہے۔ اور اگر وہ تیزی فی سیکنڈ ۹۰ میٹر تک پہونچا دی جاے تو انسان پاؤن سے ہوا پر چل سکتا ہے۔ اس بنا پر مین کہتا ہون کہ اگر ایک پنکھے کی حرکت دوری کے ذریعہ سے ہوا اسی تیزی کے ساتھہ واپس لائی جاے تو ہم ہوا پر چل سکتے ہین اور کامیاب ہو سکتے ہین ایسی اوڑنے والی مشینین اپنے قبضہ مین نہ لاؤگے جو اتنی بلکہ اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ پنکھے کی قوت سے ہوا کو اٹھا سکین، اور اس غیر صحیح خیال مے رہوگے کہ ہوا سے سبک تر ہونا چاہیئے تو کبھی اپنے مقصد مین کامیابی و فتح نہین پا سکتے۔ اگر یہ کہتے ہو کہ پرندون کے پیٹ مین ہوا گرم ہو جاتی ہے اس لئے وہ ہوا سے ہلکے ہو کر اوڑتے ہین "تو یہ محض غلط ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہو تو حساب لگا لو کہ ایک بڑی چیل کو اُڑنے کے لئے ۷۰ میٹر مکعب

گرم ہوا کی ضرورت ہے مگر چیل کا اتنا بڑا پیٹ کہاں ہے؟ یاد رکھو کہ تمہارے یہ بیکار پھولے ہوئے غبارے تمہیں کسی صورت سے کامیاب نہیں کر سکتے!

پروڈینیٹ صدر نے جو اسوقت تک اپنا جوش بڑی طاقت سے ضبط کئے ہوئے تھا۔ کہا دوست تم شاید فرانکلن کا مشہور قول بھول گئے جس نے غبارہ کو پہلی بار دیکھکر کہا تھا" ابھی بچہ ہے، لیکن بڑا ہوگا" اب غبارہ بڑا ہوگیا ہے۔

جناب صدر صاحب، معاف کیجئے! غبارہ بڑا نہیں ہوا بلکہ سوج گیا ہے۔ شاید آپ نے یہ مقولہ نہیں سنا ہے کہ، فربہی چیزے دگر آماس چیزے دیگراست"

حضرات! اچھی طرح یاد رکھیے کہ آپ کے غبارے بڑے نہیں ہوے بلکہ پھول گئے ہیں۔

بڑا ہونا، کامیاب ہونا، اور فتح پانا، اوڑنے والی مشینوں کے لیے ہی آپ کے پھولے ہوے غباروں کے لئے نہیں ہے!

رابر کی یہ تقریر ویلڈن کلب کی بڑی ذلت سمجھی گئی جو ممبران کلب کے برسوں کی دل و دماغ میں پالی ہوئی فکر پر ایک سخت حملہ تھی۔ اسلئے رابر کے پر ہر طرف سے طرح طرح کے مدافعانہ عتاب کے وار ہونے لگے، اور چاروں طرف سے یہ آوازیں آنے لگیں:

اس بیہودہ گستاخ کو باہر نکالو!

اس ذلیل دشمن کی باتیں نہ سنو!

ہاں ہاں! اسے بیں دے مارو تاکہ ثابت ہوجاے کہ یہ ہوا سے زیادہ بھاری نہیں ہے! اس قسم کی باتوں کے علاوہ ہر طرف سے سیکڑوں حقارت آمیز سیٹیاں بجنے لگیں۔ مگر شکر ہے کہ ابھی تک معاملہ زبان و قول ہی تک تھا اور ہاتھ تک نہیں بڑھنے پایا تھا۔

متین و مستقل مزاج رابر نے کسی کی باتون پر توجہ نہ کی اور پہر اس طرح کہنے لگا:

غبارہ باز حضرات سمجھہ لیجئے کہ ترقی آپ کے لئے نہین ہے،

ترقی و کامیابی اوڑنے والی مشینون کے طرف دارون کے لئے ہے

پرندے اوڑتے ہین لیکن غور کیجئے کہ وہ غبارہ نہین ہین بلکہ اوڑنے

والی مشینین ہین . . . .

ایک ممبر۔ نہین نہین، میکانک اصول کے خلاف اُڑتے ہین!

رابر۔ غلط ہے۔ اگر پرندون کے اُڑتے وقت غور کی نظر سے دیکھئے گا تو ثابت ہوگا کہ قدرت کے ہاتھون نے اونہین میکانک اصول کے موافق اوڑنا سکھایا ہے اور اوسی دن سے حقیقت شناسون نے بخوبی سمجھہ لیا ہے کہ کرۂ ہوا پر جانے کے لئے انکی تقلید کے سوا اور کوئی تدبیر نہین۔ البتہ آس جو باز کی ایک قسم ہے ایک منٹ مین دس بار پر پہڑپہڑاتا ہے اور کاچکنجی پرندہ جو ایک قسم کا آبی پرندہ ہے فی منٹ ۷۰ مرتبہ پر دن کو پہڑپہڑاتا ہے، اور . . . .

ممبر۔ نہین، اکہتر بار!

رابر۔ یہ ایک سکنڈ مین بانوے مرتبہ پر . . . .

ممبر۔ نہین نہین، اترانوے مرتبہ پر ہلاتی ہے!

رابر۔ اور مکھی ایک سکنڈ مین تین سو تیس بار پر ہلاتی ہے، اور . . . .

ممبر۔ نہین نہین ہرگز نہین، ۳۳۰½ مرتبہ!

رابر۔ مچھر ایک سیکنڈ مین کئی ملین مرتبہ . . . .

ممبر۔ نہین نہین، کئی ملیارد مرتبہ!

رابر آپ کا جو جی چاہے کہئے! لیکن یہ خوب سمجھ لیجئے کہ دست قدرت نے ان تمام پرندون کو بجاے خود ایک اوڑنے والی مشین بنایا ہے اور اونکے مشنری آلون کلوانکی سرعت پرواز کے لحاظ سے، پروانہ کے مطابق بنایا ہے۔ اور انسان بہی اون کی تقلید مین اب تک ۰ ۲ مختلف آلے تجربے کے لئے بنا چکے ہین کہ . . . . . .

ایک ممبر۔ ہان! لیکن ایسے آلے کہ اوڑنے مین اب تک ایک بہی کارآمد نہوا

رابر۔ سخت افسوس ہے، جب تک آپ لوگ اپنے غبارون کو پہلانے مین مصروف رہینگے۔ اوسوقت تک ان آلات مین سے ایک شاید آلہ زمین کے گرد ہوا پر پورا سفر کرکے واپس بہی آجائیگا۔

فیل ایوانس۔ غالبًا جناب کوئی ڈرایور ہین جب ہی اُڑنے والی مشینون کی ثناو صفت مین بلند پروازی دکہا رہے ہین۔ کیا خود آپ اس طرح کی کوئی مشین بنا کر دنیا کے گرد سفر کر چکے ہین؟

رابر نے اس کا بلاتردد اور بہت بے پروائی کے ساتہہ جواب دیا

ہان! اس مین کچھ شبہہ نہ کیجے!!!

واہ واہ! معلوم ہوتا ہے کہ جناب فضاے ہوا مین دورہ کر چکے ہین، کرہ ہوا پر حکمرانی فرما چکے اور فتح پا چکے ہین۔

ممبر۔ قہہ، قہہ، قہہ!!! اگر یہی ہے تو جیتے رہو بہادر فتحمند رابر!

رابر۔ بہت خوب! مین بہی فتحمند رابر کا لقب قبول کرتا ہون کیونکہ مین اس کا حقدار بہی ہون۔

جیمس سیپ۔ اگر اجازت ہو تو آپ کے استحقاق پر اپنا کچھ شبہہ ظاہر کرون، اور

اسپر یقین نہ کرنے کا حقدار اپنے کو ثابت کر دکھاؤں۔

رابر کو جیم سیپ کی اس گفتگو پر جس نے صراحتاً اوسپر دوروغ گوئی کا الزام لگایا تھا غصہ آگیا وہ کہنے لگا:

جناب! جب ایک نئے مسئلہ کی تحقیق کے متعلق بحث ہو رہی ہو تو مذاق اوڑانا اور جھٹلانا مجھے کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ میں پوچھتا ہوں کہ اس گستاخ شخص کا کیا نام ہے جس نے مجھے جھٹلا کر میری توہین کی ہے؟

میرا نام جیم سیپ ہے۔ اور میں سبزی خور گروہ میں ہوں۔

رابر۔ مسٹر جیم سیپ سبزی خور لوگوں کی آنتیں بہ نسبت اور لوگوں کے زیادہ بڑی ہوتی ہیں میں خیال کرتا ہوں کہ آپ کی زبان نے بھی اس معاملہ میں آپکے آنتوں کی شاگردی کی ہے؟

رابر کی اس گفتگو سے چونکہ ولڈن کلب کے ایک بڑے معزز ممبر کی توہین ہوئی تھی اس لئے جوش و خروش اور شور و شر کا طوفان جو ایک ٹھیس کا منتظر تھا دفعتاً اوبل پڑا اور ہر ایک کی زبان سے صلواتیں اور گالیاں رابر پر پڑنے لگیں۔

ایک نے کہا، اس بے ادب ذلیل کو باہر نکالدو!

دوسرا بولا: اوڑنے والی مشین کی طرح اسے اوڑادو!

تیسرا۔ اتنا مارو کہ سوج جاے۔

چوتھا۔ اس کی آنتیں اس کے قد سے بڑھادو!

اور اسی طرح کی ہزاروں باتیں ہتیں! غرض ولڈن کلب کے غبارہ بازوں کا غصہ اتنا بڑھ گیا تھا کہ سب لوگوں نے اپنی اپنی جگہہ سے اوٹھکر اوس میز کو چاروں طرف سے گھیر لیا جسکے پاس رابر کھڑا ہوا تھا، اور ہاتھہ، ڈنڈے، جوتے، رابر کے سر پر برسنے لگے۔

رابرنے اپنا ہاتھہ جیب مین ڈالکر دو چھ نالی طپنچے نکالے اور اوس مجمع پر پانچ فیر کیے
کلب کے کمرہ مین نہایت کثیف دہوان پہیل گیا اور ابر اوس سیاہ دہوئین مین صد ہا ہاتھون کے
درمیان سے جو دریائی موجون کیطرح اوٹہہ رہے تھے غائب ہو گیا۔ طپنچہ چونکہ ہوا مین
چلایا گیا تہا اس سبب سے کوئی جانی حادثہ وقوع مین نہین آیا۔

چوتھا باب

رفری کولن خدمت گار کا بدن کہان ڈر کے مارے کانپنے لگتا ہے ؟)

ولڈن کلب کے ممبرون کی ہمیشہ سے یہ عادت ہے کہ روزانہ جب بحث ومباحثہ کر کے بعد سڑک پر آتے ہین تو اتنا شور وغل اور گلخپ مچاتے ہین کہ ادہر اودہر کے لوگون کو بہی سخت تکلیف پہونچتی ہے اور سب کو اس کلب کی ہمسائگی سے بیزار کر ڈالتے ہین اسی وجہ سے کئی بار محلہ کے لوگون نے ان آدمیون کی شکایت کی جو اپنے علمی مباحثون سے لوگون کو راستہ مین بہی پریشان کئے بغیر نہین رہتے۔ لیکن اس غبارہ باز کلب کے ان عجیب الاحوال ممبرون کا اتنا زبردست شور وغل کبھی نہ دیکھا اور نہ سنا گیا جتنا آج تہا۔ ان کا غل غپاڑہ اور جوش وخروش سڑک پر اسقدر زور شور سے بلند ہوا کہ پولیس مداخلت کرنے پر مجبور ہوئی۔

لیکن کلب کے ممبرون کی یہ ہاہو اور یہ شور وغل ایک حد تک حق بجانب تہا کیونکہ وہ بیچارے بہت شوق ذوق کے ساتھہ اپنے غبارہ بازی کے کاروبار کا ذکر کر رہے تھے اور غبارہ مین پنکہا لگانے کی فکرون مین مشغول تھے کہ ایک گستاخ و نامعلوم شخص دفعۃً آگیا اور ہوا سے بہاری ہونے کے مسئلہ پر اڑنے کے علاوہ گوہٹہ نامی غبارہ اور ایک معزز ممبر کی توہین کرنیکی نالائق جرأت کی جب انہون نے اوس سے انتقام لینا چاہا، تو حریف اون مین سے غائب ہو گیا۔

لہذا کلب کے ممبر جس قدر بہی جوش خروش دکہائین اور جتنا غل غپاڑہ مچائین وہ سب بجا ہے اس توہین کو برداشت نہ کرنیکی وجہ سے سب الگ الگ ہو گئے اور سڑک پر نکل کر جو راستہ اون کے سامنے آگیا اوسی پر چل پڑے چیختے چلاتے زور زور سے ایک دوسرے سے باتین کرتے ہوے ایک ایک سمت کو روانہ ہو گئے۔ لوگون کے گہرون مین، میخانون اور قہوہ خانون مین گہس پڑے کہ کہین نہ کہین رابر کو پاکر مل ڈالین۔ لیکن افسوس کہ کہ تمام شہر فلیسڈلفیا مین چپہ چپہ، اور گوشہ گوشہ ڈہونڈہ مارا لیکن رابر تو گیا اوس کا پتہ نشان تک کہین نہ پایا۔ اس وجہ سے ممبرون کا غصہ اور بہڑک اوٹہا۔ اونہون نے قسم کہائی کہ رابر کو تمام امریکہ مین تلاش کرین گے اور پکڑ لین گے۔ اس بات کا عہد کرکے سب لوگ جدا جدا ہو کر اپنے اپنے طرف چلے گئے۔

مگر ان مین سے صرف دو آدمیون کا ارادہ اپنے گہر واپس جانے کا نہ تہا۔ ایک صدر پریزیڈنٹ اور دوسرا اسیکریٹری فیل ایوانس۔ دونون نے اپنی سخت باہمی رنجش کی وجہ سے اس واقعہ کو آپس کی حجت و تکرار کا اچہا ذریعہ سمجہ لیا اور حتے المقدور ایک دوسرے کے مقابلہ مین اپنی آوازون کو اور قوت دیتے جاتے تھے، ایک دوسرے پر اعتراض کرتے جاتے اور راستہ بہی چلتے جاتے تھے۔

فریکولن زنگی جو صدر پریزیڈنٹ کا خدمتگار تہا اپنے آقا کے پیچہے پیچہے جارہا تہا جو باتین صدر و سیکریٹری مین ہو رہی تہین اونہون نے مباحثہ سے گذر کر لڑائی کی صورت اختیار کر لی تہی فیل ایوانس نے کہا:

نہین جناب نہین! اگر کلب کی صدارت کا شرف مجہے حاصل ہوتا تو کبہی ایسی ذلت نہین ہو سکتی تہی۔

خوب۔ اگر آپ صدر ہوتے تو کیا کرتے؟

— اس سے پہلے کہ وہ اپنا منھہ کھولے مین اوس بیہودہ کی بات کاٹ دیتا

— یہ آپ کیا بات کہہ رہے ہین؟ بات کاٹنے کیلیئے اوس کا منھہ کھولنا ور بات کرنا لازمی تھا حالانکہ آپ کہتے ہین: منھہ کھولنے سے پہلے مین اوس کی بات کاٹ دیتا! مین آپ کی اس بات کے معنے نہین سمجھا!

ان دونون رفیقون کے سوال وجواب کا یہ ایک نمونہ ہے اون کی اور باتین بھی اسی پر قیاس کر لیجئے۔ یہ دونون ہمراہی اسیطرح بحث کرتے ہوے جو سڑک سامنے آتی تھی اوسی پر چلے جا رہے تھے رفتہ رفتہ دور کے محلون مین پہونچکر اپنے مقامات سے بہت دور ہو گئے۔ بزدل وخوف زدہ فریکولن بھی اونکے پیچھے پیچھے جا رہا تھا اور وہ جب یہ سوچتا تھا کہ اوس کا آقا اپنی جگہہ سے بہت دور تن تنہا جا رہا ہے تو بہت پریشان ومتفکر ہو جاتا تھا۔

یہ معلوم ہے کہ فریکولن ویرانہ اور سنسان مقامات سے کچھہ خوش نہین ہوتا، خصوصاً ایسی آدہی رات کے وقت! حالانکہ اندہیری بھی زیادہ چھائی ہوئی ہے۔ چاند چونکہ بہت گہٹ رہا ہے اس لئے روشنی بہت کم دیتا ہے بیچارہ فریکولن راستہ پر چلتا تو جا رہا ہے مگر بہت سے اندیشے اور خوفناک وسوسے اوس کے خیالات کو درہم وبرہم کر رہے ہین اور ہر وقت وہ اپنے داہنے بائین جانب آنکھین پہاڑ پہاڑ کر دیکھتا ہے تو بعض وقت جن اور پریون کے خیالات اوس کی آنکھون کے سامنے مجسم ہو کر پہر جاتے ہین۔

صدر پریزیڈنٹ اور سیکریٹری فیل ایوانس رفتہ رفتہ بحث ومباحثہ مین اسقدر ازخود رفتہ ہو گئے کہ اونہین یہ بھی ہوش نہ رہا تھا کہ کہان جا رہے ہین دونون اپنی

ڈہن مین شہر کے باہر نکل کر فرد ہون پارک اور جنگل کے راستہ پر آگئے پہر برابر لڑتے جھگڑتے دریاے شوئیلکل کے پل پر سے گزر کر ایک میدان مین جا پہونچے جو ایک طرف چمن زار اور دوسری طرف گھنے درختون سے گھرا ہوا تہا۔

یہان فری کولن کا خوف اور بہی بڑھ گیا خصوصاً جب یہ لوگ پل پر سے گزر رہے تہے تو اوسے شک ہوا کہ پانچ چھہ آدمی اون کا تعاقب کر رہے ہین اس خیال نے بیچارہ کا خوف وہراس اور بڑہا دیا یہان تک کہ اوس کا تمام بدن تہر تہر کانپنے لگا۔

فری کولن کا یہ خوف وہراس ایک حد تک بجا ہے کیونکہ فری کولن بیچارہ زنگی ہے اوس کا چھوٹا سا چپٹا سر جو اوسکے ضعیف بدن پر رکہا نظر آتا ہے بتاتا ہے کہ یہ جنوبی کیرولینا کے باشندون مین سے ہے۔ اس کی عمر ابہی ۱۲ سال کی ہے اس کی عادتین ابہی بہت بے ڈہنگی ہین یہ بڑا کہانے والا بڑا ڈرپوک بڑا کاہل آدمی ہے۔ پروڈنیٹ کی خدمت مین اسے تین سال ہوے ہین۔

اس عرصہ مین دونون کی بحث اتنی بڑھ گئی تہی کہ زبانی بحث سے گزر کر اچہی خاصی تکرار ہونے لگی، اور بدکلامی تک نوبت پہونچ گئی۔ لیکن تہوڑی دیر کے لئے۔ اپنا جھگڑا چہوڑ کر اپنے دائین بائین جانب نظر کرتے تو اونکے لئے بہتر ہوتا۔ کیونکہ جنگل کے ایک طرف ایک مہیب جسم دکہائی دے رہا تہا جو بالکل بے حس وحرکت اور بالکل خاموش کہڑا ہوا تہا اور ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا سیکڑون ہوائی چکیون کو ملا کر یہ جسم بنایا گیا ہے۔

اگرچہ بیچارے فری کولن نے اس جسم کے علاوہ کئی آدمی اور بہی دیکہے تہے جو درختون کی آڑ مین تاک لگاے ہوے گہات مین تہے اس لئے وہ ڈر کے مارے بید کے پتے کی طرح کانپ رہا تہا مگر اپنے آقا کے خوف سے کچہہ کہہ نہین سکتا تہا لیکن رفتہ رفتہ اوسے صبر وضبط کی

تاب نہ رہی اور وہ مجبور ہو گیا کہ اپنے آقا کو خبر دے آخر اوس نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا:

مسٹر آنکل، مسٹر آنکل!

لیکن مسٹر آنکل یعنی پروڈنیٹ جسے فسری کولن ہمیشہ اسی نام سے مخاطب کیا کرتا تھا فیل ایوانس سے لڑنے جھگڑنے میں کچھ ایسا مصروف نہ تھا کہ فری کولن کو جواب دینے کی طرف کچھ توجہ کر سکتا۔

فری کولن پھر چاہتا تھا کہ زور سے چلائے لیکن افسوس کہ بیچارے کو آواز نکالنے کی فرصت بھی نہ ملی کیونکہ اس عرصہ میں جنگل کے درختوں میں خفیف آواز سے سیٹی بجائی گئی اور آن واحد میں ۶ قوی اور تنومند آدمی ان پر ٹوٹ پڑے۔ ہر آدمی پر دو دو آدمیوں نے اتنی پھرتی اور زور کے ساتھ حملہ کر کے بیچاروں کو پکڑ لیا کہ اونہیں مدافعت اور مقابلہ کا موقعہ ہی نہ دیا۔

صرف چند سیکنڈ کے اندر، اونکی آنکھیں اور منھ بند کر دیے، اون کے ہاتھ پاؤں بھی خوب کسکر باندہ دیے اور مال کے تھیلوں کی طرح اونہیں پٹھوں پر لاد لیا!

پروڈنیٹ اور فیل ایوانس پہلے تو یہ سمجھے کہ اس آدھی رات کو چوروں کے ہاتھ میں پڑ گئے ہیں، جو رات کو گھومتے ہیں اور اس قسم کے حملوں کو اپنا ذریعۂ معاش بنائے ہوئے ہیں لیکن اونہوں نے دیکھا کہ ان حملہ آوروں نے اپنے شکاروں کی جیبیں نہیں ٹٹولیں، حالانکہ دونوں رفیقوں کی جیبوں میں کئی ہزار طلائی پونڈ، گنیاں، اور بنک نوٹ بھی موجود تھے مگر اوس سے کوئی واسطہ نہیں!

ایک منٹ گزرنے اور دو تین زینے اوترنا چڑھنا محسوس کرنیکے بعد اُنھوں نے سمجھ لیا کہ وہ ایک تختہ کی ہموار سطح پر چھوڑ دیے گئے ہیں۔

ان واقعات کے بعد جو ایک عجیب و غریب چالاکی اور پہرتی سے عمل مین آئے تھے
کچھ عجیب طرز کی آوازین، اور ایک قسم کی فرفراہٹ اور گڑگڑاہٹ کی آن کے
کان مین آنے لگی۔ یہ آوازین ہیم فرر فرر فرر فرر کی آواز سے مشابہ تہین اور ہیم فرز
فرز فرر فرر کی گئی آوازون کے سوا اور کچھ سمجھ مین نہ آتا تہا۔

دوسرے دن جس قدر ہل چل اور گڑبڑ فلیڈلفیا مین برپا ہوئی ہے وہ بیان سے
باہر ہے! ابھی صبح کا وقت ہی تہا کہ ولڈن کلب کے بحث و مباحثہ والے کمرہ مین
شب گذشتہ کو ایک اجنبی شخص کے داخل ہونے کی (جس کا نام رابر اور لقب
فتمندرابر تہا) اور کلب کی سخت توہین و تحقیر کرنے کے بعد وہان سے غائب ہو جانے کی
ساری داستان تمام شہر مین پہیل گئی۔ لیکن اسکے بعد ہی جب کلب کے صدر و سیکریٹری کے
اوسی رات گم ہونے کی خبر مشہور ہوئی تو کچھ اور ہی حالت ہو گئی!

شہر مین ہر طرف، اندر باہر جستجو و تلاش کی گئی، چپہ چپہ ڈہونڈہ ڈالا، کوئی گوشہ
اور کوئی کونا ایسا نہین رہا جہان تلاش نہ ہوئی ہو لیکن ہزار افسوس کچھ نتیجہ نہ نکلا اور
اور کچھ پتہ نہ چلا۔ ہر طرف تار دیے گئے، اخبارون مین اشتہار دیے گئے لیکن
سب بیکار، اگر زمین پہٹ جاتی اور صدر و سیکریٹری اوس مین سما جاتے . . . . .
. . . . تو بہی اتنے جلدی غائب نہ ہو سکتے تھے اس واقعہ کے
بعد اخبارون مین امریکہ کے غیر محفوظ مقام ہونے کی نسبت بحثین چہڑ گیین، پولیس مین
اضافہ کرنے کے مطالبے ہونے لگے یہان تک کہ بعض فرقے جو حکومت کے خلاف ہین
بہت زیادہ بحثین کرنے اور کہنے لگے:

جب ایسے بڑے اور آباد شہر مین اس طرح آدمیون کی چوری ہونے لگ

تو پہر پولیس کی کیا ضرورت ہے، پولیس کو الگ کر دینا چاہیئے۔

لیکن ان باتون سے کوئی فائدہ نہ پہونچا نہ پولیس الگ ہوئی نہ گم شدہ ملے! صدر و سیکریٹری جہان سے گئے تھے وہان ہی اونکا اتہ پتہ نہ چلا۔ اگرچہ کلب کے طرف سے پتہ لگانے والون کے لئے بہت سے بڑے بڑے انعام واکرام کے وعدے بخشش اور صلے کے اعلان کیئے گئے، صرف اسلئے کہ اون کی ذرا سی خبر یا کچھہ نشان مل جائے، مگر افسوس کوئی نتیجہ نہ نکلا!

پانچوان باب

(صدر و سیکریٹری کی عداوت و خود غرضی کہان ختم ہوتی ہے؟)

ہمارے قیدیون کی آنکھین، ہاتھہ اور منہہ، چونکہ خوب مضبوط باندہ دیئے گئے تھے اس وجہ سے وہ بولنے، بات کرنے، دیکھنے، اور حرکت کرنے سے بالکل معذور تھے۔ بیشک یہ حالت ضرور انسان کو بہت زیادہ پریشان اور غمگین کر دیتی ہے! خصوصاً پروڈنیٹ اور فیل ایوانس جیسے غصہ ور اشخاص کو! سب سے زیادہ مصیبت یہ تہی کہ وہ غریب ہنوز اس سے واقف نہ تھے کہ اس بیہودہ حرکت کا مرتکب کون ہے اور یہ ہی نہین جانتے تھے کہ جس جگہہ مال کے بہرے ہوئے تھیلون کی طرح وہ لاکر رکھہ دیئے گئے ہین، یہ کونسی جگہہ اور کہان ہے؟ لطف یہ کہ اونہین یہ خبر بہی نہ تہی کہ آئندہ اون کے سر پر کوئی اور آفت آنے والی ہے؟ اور یہ فرفر فرفر کی آواز

کیا بلا ہے؟ غرض ہم ان ناگوار و نا معلوم واقعات کو دیکھتے ہوے اور ادہر دونون کی تنگ مزاجی و تند خوئی پر نظر کرتے ہوے اندازہ کر سکتے ہین کہ صدر پروڈینٹ اور سیکرٹری فیل ایوانس کے غیظ و غضب کی کیا حالت ہوگی؟

پروڈینٹ اور فیل ایوانس گو یہ نہین جانتے تھے کہ اب کیا ہونے والا ہے لیکن یہ خوب سمجھتے تھے کہ وہ کل ولڈن کلب مین اپنا فرض صدارت و ادارت ادا نہین کر سکتے!

اب اگر فریکولن کے نسبت آپ پوچھین کہ وہ کس خیال مین ہے؟ تو ہم بتاے دیتے ہین کہ اوس غریب مین کچھہ سوچنے، سمجھنے اور غور و فکر کرنے کی قوت ہی باقی نہین رہی ہے جب سے وہ اس ناگہانی آفت مین پھنسا ہے اوسوقت سے اب تک اوسے ہوش ہی نہین آیا، اوسکے حواس ہی بجا نہین رہے، گویا وہ زندہ آدمیون کی فہرست سے خارج ہوکر مردون کے ذیل مین آگیا ہے! کوئی ایک گھنٹہ تک سب اسی طرح رہے، کوئی شخص اُنکے پاس تک نہ آیا۔ ہمارے دوست روتے تھے، جس رومال سے ان کا منہہ بندہا ہوا تھا اُس مین کچھہ بڑبڑانے اور غصہ مین بکنے کی آوازین نکالنے کی کوشش کرتے تھے، اور بجاے خود بہت کچھہ پیچ و تاب کہاے ہے تھے، جس سے اون کے خاموش غیظ و غضب کی شدت نمایان ہوتی تہی۔ آخر تہوڑی دیر تک اسیطرح پیچ و تاب کہانے کے بعد جب اپنے ہاتھہ چھوڑانے کی کوئی صورت نہ دیکھی تو مجبوراً تھک کر چپ بیٹھ رہے تاکہ اپنی قوت سامعہ ہی سے کچھہ فائدہ اوٹھائین، اور جو چیز آنکھون سے نہین دیکھہ سکتے ہین اوسے کانون ہی سے سنین لیکن افسوس ہے کہ سواے فرفر فرفر کی آواز کے جو بالکل ایک انداز سے اُنکے کانون مین آرہی تہی اور کچھہ سنائی دینا ممکن نہ تھا!

اس عرصہ مین فیل ایوانس نے اپنے کو چھوڑانے مین زور و طاقت آزمائی کر

کچھ نتیجہ نکلتے نہ دیکھا تو اپنی رہائی کے لئے سکون و آہستگی سے کام لینا اختیار کیا، اور اور بیحد کوشش و محنت کے بعد وہ اپنے ہاتھہ ڈھیلے کر سکنے مین کامیاب ہو گیا۔ پہر اوسی انداز سے کوشش شروع کی، آخر گرہین کھل گئین اور اوسکے ہاتھہ آزاد ہو گئے اوسی وقت اوس نے اپنی آنکھین اور منہہ بہی کھول ڈالا اور جو امریکن چاقو اپنی جیب مین رکھتا تہا اوسے نکال کر اپنے پائون بہی چھوڑا لیے۔ فیل ایوانس گو اپنی اس کامیابی کے بدولت حرکت کرنے اور بولنے پر قادر ہو گیا لیکن اوس کی آنکھین اب بہی کچھہ دیکھہ سکنے مین کامیاب نہ ہوئین کیونکہ جہان یہ لوگ تھے وہان کچھہ اس طرح کا شدید اندہیرا چہایا ہوا تہا کہ کچھہ دیکھنا ممکن نہ تہا صرف ایک طرف کی دیوار مین پانچ چھہ قدم اوپر ایک چھوٹا سا سوراخ تہا جس سے بہت ہی خفیف روشنی آتی تہی۔ ہم یہ بہی کہے دیتے ہین کہ فیل ایوانس نے اپنے رقیب کو چھوڑانے مین بہی کوتاہی نہین کی۔ جب پروڈنیٹ کے ہاتھہ پائون کھل گئے تو اوسوقت اوس نے وہ رومال بہی ہٹا دیا۔ جو اوسکے منہہ اور آنکھون پر بندہا ہوا تہا۔ اور دو زانو بیٹھہ کر غصہ بہری آواز مین کہا:

شکریہ ادا کرتا ہون!

۔نہین، شکریہ کی ضرورت نہین!

۔فیل ایوانس؟

۔پروڈنیٹ؟

۔ ہان یہان اسوقت کوئی کلب کا صدر ہے، نہ سیکریٹری! لہذا دونون مین جو جہگڑا تہا وہ بہی دور ہو گیا۔

بیشک بیشک، آپ بالکل سچ فرماتے ہین، یہان ہم دو فریق نہین بلکہ محض

دو رفیق ہین جن پر ایک تیسرے شخص نے ظلم کیا اور دہوکہ دیا ہے اور وہ اوس سے بدلہ لینے پر مجبور ہین۔

-آخر یہ تیسرا شخص کون ہے ؟

-رابر!

-کیا رابر؟

اس نقطۂ خیال پر دونون متفق ہوگئے کہ اون کا دشمن رابر ہی ہے اور اس معاملہ مین اختلاف و مباحثہ بے سود خیال کیا۔ فیل ابو انس نے فری کولن کی طرف اشارہ کرکے کہا:

اسے بھی چہوڑنا چاہیئے، ہم بیچارے کو رہائی دلا دین۔

تہوڑی دیر ٹہیرو اگر اس کا منہہ کہل گیا تو یہ چیخ پکار مچا کر دنیا سر پر اوٹہا لیگا اور کہل بلی ڈال دیگا، حالانکہ اسوقت ہمین بالکل خاموشی کی ضرورت ہے کیونکہ ہمین ابہی بہت ضروری کام درپیش ہین!

-کیا کام؟

-اگر ممکن ہو تو بہاگ جانا!

— بیشک، بیشک! اگر ممکن نہ ہو تب بہی بہاگ جانا!

— پروڈینیٹ اور فیل انوانس نے یقین کرلیا کہ یہ جال اُن کے لئے رابر ہی نے بچھایا ہے۔ اگر کوئی چور ہوتا تو یقیناً جو کچھہ نقدی اُنکے پاس تہی وہ جیبون سے نکال لیتا، پہر اُن کے کپڑے لے کر ایک ایک چہری اُن کے گلون پر پہیر کر لاشین دریای شوئیلکل مین ڈال دیتا اور ایسی تنگ و تاریک جگہہ مین قید نہ رکہتا۔ لیکن یہ جگہہ کون سی ہے؟ اور کس قسم کے مکان مین یہ لوگ قید ہین؟ اب سب سے پہلے اس مسئلہ کو حل کرنا چاہیئے

اور یہ معلوم کرنا چاہیے کہ اون کا قید خانہ کس قسم کا مکان ہے پرو ڈنیٹ نے کہا:
— فیل ایوانس! اگر ہم بحث و مباحثہ کے دائرہ سے نکل کر لڑائی جھگڑے مین نہ پڑ جاتے اور یہان تک نہ آجاتے تو یہ بلا ہم پر نازل نہ ہوتی! اس مین کچھہ شک نہین کہ رابر نے کلب کے کمرہ سے بھاگ کر اپنے چند مددگارون کے ساتھہ پیچھا کیا، ہم کو جنگل اور ویرانہ مین پاکر اوس نے اس موقع کو غنیمت جانا اور حملہ کر کے یہان لا کر قید کر دیا۔

-ہان آپ سچ کہتے ہین۔

— اچھا اب ان باتون کو چھوڑ کر ہمین یہ سوچنا چاہیے کہ جنگل مین گرفتار ہونے اور اس مکان مین ڈالے جانے مین صرف دو منٹ صرف ہوے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے دشمن ابھی تک ہمین فرمون جنگل کے باہر نہین لیگئے ہین

— آپ سچ فرماتے ہین! اگر ہم وہان سے چلتے تو ضرور احساس کر سکتے!

— تو مین خیال کرتا ہون کہ ہمین ایک گاڑی مین قید کیا ہے اور اس گاڑی کے نسبت میرا گمان ہے کہ حقہ بازون کی لمبی گاڑیون مین کی کوئی گاڑی ہے!

ہان ہان! ایسا ہی ہے، کیونکہ اگر دریا مین کسی کشتی پر ہوتے تو پانی کے موجون کی حرکت سمجھہ لیتے۔ اس مین کوئی شبہہ نہین کہ ہم گاڑی مین قید ہین!

مین یہ بھی کہتا ہون کہ ہم ابھی جنگل مین ہین، کیونکہ جس گاڑی مین ہم قید ہین وہ ابھی تک چلی نہین ہے۔ کیونکہ اگر چلی ہوتی تو ضرور ہم اوس کی حرکت کو محسوس کر لیتے۔ اسلیے ہمین سب سے پہلے جلد بھاگنے کی کوئی تدبیر نکالنا چاہیے، اس سے پہلے کہ گاڑی چلے اور ہمین کہین دور لیجاے ہم اپنے کو چھوڑا لین۔ رہائی پانے کے بعد رابر سے بدلہ لینے اور

اوسے سزا دینے کی فکر مین مشغول ہو جائین !

— ہان ! سزا بھی بہت بڑی دینا چاہئے تاکہ اوسے معلوم ہو جاے کہ امریکنون پر استبدادی قوت صرف کرنا کیسا ہوتا ہے

— آہ ۔ رابر کا پتہ لگانا چاہئے اور اوسے اوسکے کیفر کردار کو پہونچانا چاہئے !

— آخر یہ رابر ہے کون ؟ کہان سے آیا ؟ نہ معلوم انگریز ہے، یا فرانسیسی، یا جرمنی ہے، کون ہے ؟

— مختصر یہ کہ ایک پست ہمت کمینہ آدمی ہے ۔ آؤ اب اوس ملعون کے ذکر کو چھوڑ کر اپنا کام شروع کرین ۔

یہ کہکر دونون اوٹھ کھڑے ہوے اور اپنے ہاتھ آگے بڑہا کر جس کال کوٹھری مین مقید تھے اوسے ٹٹولتے ہوے آگے بڑہے اور دیوار کے قریب جا پہونچے مگر دیوار گاڑی یا مکان جیسی نہ پائی ، کیونکہ کسی درز یا سندہ کا کچھہ نشان نہ معلوم ہوا جس سے جڑائی کا کچھہ اندازہ ہوتا لطف یہ کہ دیوار لکڑی کے تختون کی بنی ہوئی بھی نہین معلوم ہوتی تھی رفتہ رفتہ مکان کا دروازہ اوسکے چوکھٹ کے نشان سے مل گیا ، لیکن دروازہ مین بھی کوئی دراز وغیرہ نظر آئی ! اور دروازہ بھی بہت مضبوطی سے بند تھا کہ اوسکے کہلنے کی کوئی امید نہین ہو سکتی تھی ! اب صرف اون کی کارگزاری کا تمام تر دار و مدار چاقوون پر تھا مگر دیکھنا یہ ہے کہ اُن سے دیوار مین کوئی سوراخ کیا جا سکتا ہے یا نہین ؟

یہان فیل ایوانس نے پیہم فرر فرر فرر کی آواز سنکر حیرت کے ساتھہ پوچھا کہ :

— اچھا یہ مسلسل آواز کس چیز کی ہوگی ؟

— ہوا ہوگی !

— لیکن ہم جب آئے ہین تو ہوا بہت ساکن تہی!

— پہر اگر ہوا نہین ہے تو اور کیا سمجہا جا سکتا ہے؟

دونون دوست خاموش ہو گئے فیل ایوانس نے اپنا بہت چہوٹا مگر مضبوط، اور تیز چاقو نکال کر دروازہ کے قریب دیوار پر زور سے مارا، اور چاہا کہ وہین ایک سوراخ کر لے اور اپنا ہاتہہ ڈال کر باہر سے دروازہ کا پیچ کہول لے اوس نے کئی منٹ تک برابر کوشش صرف کی مگر سوا اسکے کہ چاقو آری ہو گیا اور کوئی فائدہ نہوا۔

— پروڈنیٹ نے پوچہا کہ:

— یہ کیا بات ہے؟ کیا چاقو کام نہین دیتا؟

— نہین۔

— تو کیا ہم ایسے کمرے مین قید ہین جس کی دیوارین تانبے کی ہین۔

— نہین، کیونکہ مین جب دیوار پر چاقو مارتا ہون تو تانبے کی آواز نہین ہوتی!

— تو کیا لوہا، یا مضبوط لکڑی کی بنی ہوئی ہین؟۔

— نہین، نہین! نہ تانبا ہے، نہ لوہا، نہ لکڑی!

— خوب پہر یہ دیوار کاہے کی ہے؟

— یہ مین بہی نہین جانتا! صرف اتنا جانتا ہون کہ دیوار کسی ایسی چیز کی بنائی گئی ہے جسپر چاقو کام نہین کرتا۔

پروڈنیٹ کو حد سے زیادہ جوش وغصہ آگیا اوس نے بہت ہی خشمگین آواز سے چلا کر دیوارون پر گہونسے مارنا شروع کیا، اور کچہہ ایسی حرکتین کرنے لگا کہ گویا رابر اوسکے سامنے کہڑا ہوا ہے اور وہ اسپر حملہ کر رہا ہے! فیل ایوانس نے کہا:

ذرا ٹہریے پروڈنیٹ! تھوڑی دیر آپ بہی کوشش کیجیے تو شاید ہم کچھہ زیادہ کام کر سکین
پروڈنیٹ نے بہی زور لگایا لیکن ہزار افسوس کہ اوسکی محنت بہی بیکار گئی دیوارین
گویا بلور کی تہین جن پر چاقو کا نشان بہی نہ پڑتا تہا! اب صبر کرنے کے سوا کوئی چارہ کار
باقی نہ رہا تہا۔ حالانکہ صبر و سکون امریکہ والون کی عادت نہین! پروڈنیٹ اور
فیل ایوانس حد درجہ کے جوش و خروش مین آ گئے تھے جو کچھہ اُن کے منھ مین آتا بکتے' اور
رابر کو بے نقط سنا رہے تھے! لیکن رابر اگر وہی متین و سنجیدہ رابر ہے جسے ہم نے ولڈن
کلب کے دالان مباحثہ مین دیکھا تہا تو ہمین یقین ہے کہ اس سے دس گنی گالیان اور صلواتین
بہی وہ سنے گا تب بہی کچھہ غیض و غصہ ہم اوس کی طرف سے نہ دیکھین گے۔

اس عرصہ مین بیچارے فری کولن کی حالت اور زیادہ خراب ہوتی چلی جاتی تھی۔
وہ اوسی طرح بندہا ہوا ایک کونے مین پڑا تہا۔ ایک طرف خوف اور دوسری طرف بہوک،
تنگی، غصہ، اور بدحواسی کے خرخرنے اور زیادہ اوسے بیحال کر رکہا تہا پروڈنیٹ
اوسے کہولنے پر مجبور ہوا۔ گو وہ جانتا تہا کہ وہ بہت کچھہ غل شور اور واویلا مچائیگا تاہم
اوسے کہول ہی دیا منھ کہلتے ہی وہ چلا کر بولا:

مسٹر آنکل! مسٹر آنکل! کہان ہو؟ یہ کیا حال ہے؟

پروڈنیٹ نے اوسے مار کر کہا:

چپ رہو! اور خوب یاد رکہو کہ ہمین یہان اسلیے بند کیا گیا ہی کہ بہوک سے مر جائین
لیکن اپنی جان کو کچھہ عرصہ تک اور بچانے کے لیے جب تک جان مین جان باقی ہی
ہمین کوشش کرنا چاہیے، یعنی اگر ہمین آدم خوری کی ضرورت پڑے تو بہی ہم اوس سے
منھ نہ پہیرین۔

ـ فریکولن۔ خدا کی پناہ، یہ آپ کیا خیال فرماتے ہین؟ کیا مجھے کہانے کا ارادہ ہے۔

ــــ بیشک ہم خود بہوکون مرنے سے پہلے تجہے کہائینگے!

ــــ امان! امان! خدا تیری پناہ!!

ــــ امان، ومان، بیکار ہے، یہ سمجھ لو کہ ہم تمہین کہا جائینگے لیکن تمہارے لئے صرف ایک تدبیر ہے وہ یہ کہ تم خاموش ہو جاؤ اور بالکل شور وغل نکرو، تو ہم تمہین بہول جائینگے، اور پہر تمہین نہ کہائینگے۔

فریکولن محض اس لئے کہ اُن کے دلون سے اپنے کو فراموش کر دے، اور اپنی جان ان آدم خوردن سے بچاے، ایک کونے مین دبک کر چپکا بیٹھ رہا، اور چپکے چپکے رونے لگا۔

رفتہ رفتہ وقت گزرتا گیا مگر دروازہ کا توڑنا یا دیوار مین شگاف کر لینا بے نتیجہ رہا آخر یہ دیوار کس چیز کی بنائی گئی ہے؟ یہ معلوم کرنا بہی ناممکن ہے! نہ لکڑی کی ہے، نہ کسی دہات کی، اور نہ پتہر کی! پہر کس چیز کی ہے؟ کمرہ کی زمین بہی سمجھ مین نہین آتی جب اوسپر زور سے پاؤن مارا جاتا ہے تو ایک عجیب و غریب آواز پیدا ہوتی ہے ہر چند پروڈنیٹ نے غور کیا ہر قسم کی آواز سے ملانے کی کوشش کی مگر کسی آواز سے مشابہ نہ قرار دے سکا۔ پاؤن مارنے سے معلوم ہوتا تہا کہ اوسکے نیچے کا واک ہے اور ایسا محسوس ہوتا تہا کہ زمین سے ملی ہوئی نہین ہے فرر فرر فرر فرر کی آواز زمین ہی کمرہ کی سطح کے نیچے سے آرہی نہین، غرض اگر ایسے حیرت ناک حالات انسان کو دریاے حیرت مین ڈالدین تو بیجا نہین!

فیل ایوانس نے پروڈنیٹ سے پوچھا کہ:

۔ کیا ہمارا کمرہ جہاں تھا وہاں سے کسی دوسری جگہہ ہٹ گیا یا جہاں تھا وہین ہے

۔ کمرہ کے جگہہ سے نہ ہٹنے مین کوئی شک نہین!

لیکن جب ہم پہلی مرتبہ کمرہ مین مقید ہوے ہین تو ہر طرف سے پھولون اور سبزہ کی خوشبو آرہی تھی، مگر اب اوس کا کچھہ اثر نہین! اسے کیا کہنا چاہیئے؟

صرف یہی نہ کہیئے کہ ہمارے کمرہ نے اپنی جگہہ بدل لی ہے بلکہ اور جو جی چاہے وہ کہیئے! کیونکہ اگر ہم کسی گاڑی یا کشتی مین ہوتے اور وہ چلتی تو ہم اوس کی پیہم جنبش و لرزش معلوم کرتے۔

اتنے عرصہ مین فیل ایوانس نے بتایا کہ آفتاب نکلنے والا ہے۔ کیونکہ اوس بہت چھوٹی سی جھنجھری سے جو دروازہ کے اوپر چھت مین بنی ہوئی تھی ایک خفیف روشنی جو خاص طور پر صبح کے وقت ہوتی ہے اندر داخل ہوئی۔ یقیناً آدھی رات سے چار گھنٹہ گزر چکے ہیں فلیڈلفیا مین آغاز سحر کی شعائین چار بجے نمودار ہو جاتی ہین پروڈنیٹ نے اپنی گھنٹہ بجانے والی جیبی گھڑی کو دبا کر دیکھا تو گھڑی مین پونے تین بجے تھے۔ فیل ایوانس نے کہا:

تعجب ہے کہ آپ کی گھڑی مین پونے تین بجے ہین اس لحاظ سے یقیناً ابھی تک گویا رات ہے۔ آپ کی گھڑی غالباً پیچھے رہگئی ہے۔

کیا؟ میری گھڑی ہرگز پیچھے نہین رہی ہے!

جو کچھہ ہو! آفتاب نکل رہا ہے۔ کیونکہ شعاعین روشن دان سے دکھائی دے رہی ہین۔

اس مسئلہ نے رفقار زندان کو اور زیادہ مشکلات مین ڈال دیا! کیونکہ آفتاب کا طلوع فلیڈلفیا کے عرض البلد کے بالکل خلاف ہوا تھا!

فیل ایوانس نے کہا:

— مین خیال کرتا ہون کہ اگر اس روشن دان تک اوپر چڑھا جا سکے تو باہر دیکھنا ممکن ہو جائے گا؟

— حقیقت مین آپ نے یہ خوب بات بتائی!

صدر نے فریکولن کی طرف متوجہ ہو کر کہا:

— اُٹھو، اپنی پیٹھ اس دیوار سے لگاؤ۔ فیل ایوانس آپ فریکولن کی پیٹھ پر کھڑے ہو جائیے، کیونکہ آپ مجھ سے زیادہ ہلکے ہین۔ مین بھی فریکولن کو مدد دونگا۔

فیل ایوانس فریکولن کے کاندھون پر چڑھکر روشندان کے برابر پہونچ گیا۔ جھنجھری مین ایک معمولی شیشہ لگا ہوا تھا جو اگرچہ زیادہ موٹا نہ تھا لیکن خوب صاف شفاف نہ ہونے کی وجہ سے اوس سے کچھ نظر نہ آتا تھا۔ خصوصاً اس سبب سے کہ فیل ایوانس کی آنکھون کو ضعفِ بصر کی شکایت بھی تھی۔

پرڈوینٹ نے کہا،

— شیشہ توڑ ڈالیے تاکہ آپ اچھی طرح دیکھہ سکین۔

فیل ایوانس نے اپنے چاقو کا دستہ بہت زور سے شیشہ پر مارا۔ شیشہ تو نہ ٹوٹا مگر چاندی کی تختی کے مانند اوس سے آواز ہوئی وہ غصہ مین چلا کر بولا:

اوہ! عجب شیشہ ہے کہ ٹوٹتا ہی نہین!

درحقیقت یہ شیشہ ایک نئے اصول سے بنا تھا کہ اوس سے روشنی تو

اندر آتی تھی لیکن وہ ٹوٹ نہین سکتا تھا۔
جب شیشہ نہ ٹوٹا تو فیل ایوانس نے اوسی مین سے خوب نظر گرد و کر دیکھنا شروع کیا
پروڈنیٹ نے پوچھا کہ:
۔آپ کیا دیکھ رہے ہین؟
۔کچھ نہین!
۔کیا درخت یا درختون کی سیاہی کچھ نہین دکھائی دیتی؟
۔نہین۔
۔جناب من! آپ یہ کیا کہتے ہین؟ کیا ہم کل رات والے جنگل مین نہین ہین؟
۔نہین نہین، نہ جنگل ہے نہ درخت!
۔تعجب ہے! کیا کارخانون کی چمنیان یا مکانون کے کوٹھے بھی نہین دکھائی دیتے؟
۔نہین! نہ مکان ہین نہ چمنی!
۔(غصہ مین) آخر پھر ہم کہان ہین؟
۔مین کیا جانون! ہوا کے سوا امید ان مین اور کچھ نہین!
اتنے مین دروازہ کھلا اور ایک آدمی نظر آیا یہ آدمی رابر تھا جس نے کہا:
۔معزز غبارہ بازو! اب آپ پھرنے اور سیر کرنے کے لئے بالکل آزاد ہین۔
۔کیا ہم آزاد ہین؟
۔ہان، آلبیٹراس مین!
پروڈنیٹ اور فیل ایوانس بہت تیزی کے ساتھ باہر کی طرف لپکے۔ جس مکان مین وہ تھے اوس کی سطح باہر کی سطح کے برابر تھی، وہ اوس کٹہرہ کی طرف دوڑ کر لپکے جو سطح کے

آخر مین لگا ہوا تھا مگر اونھون نے کیا دیکھا؟ یہ دیکھا کہ جہان وہ کھڑے ہوے ہین یہ مقام سطح زمین سے تین چار ہزار میٹر بلند نظر آتا ہے۔ جس سے وہ موقع اور سرزمین ہی سمجھ مین نہین آتی!!!

باب ششم

(غبارہ بازی کے فن اور تاریخ کے متعلق تھوڑی سی بحث کہان ہوتی ہے)

کیمل فلیمارین نے جو مشہور مولفین مین ہے ایک صدی پہلے اپنی ایک تالیف مین یہ سوال کیا تھا کہ:

گیا انسان اس خاکی سرزمین مین رہنے سے فارغ ہو کر لطیف و راحت آگین فضاے ہوا مین زندگی بسر کر سکین گے؟

اس بات کا جواب اس وقت رابر دے رہا ہے! اس سوال کا یہی جواب ہے کہ جب مشینون (انجنیرنگ) کا فن ہوا مین اوڑنے کا مسئلہ حل کر دے گا اوسی وقت سے فضاے ہوا مین سکونت اور زندگی گزارنا ممکن ہو جاے گا!

چنانچہ فاضل انجنیر اور سائنس دان رابر نے اس مسئلہ کو حل کر لیا ہے۔

غبارہ کے پہلے موجد مانٹگالفیر[۱] دو بھائی تھے جنھون نے ایک اتفاقی واقعہ سے غبارہ کو معلوم کر لیا وہ ایک بالاخانہ پر بیٹھے ہوے اپنے کاغذات دیکھ رہے تھے

---

[۱] یہ فرانسیسی تھے (مترجم اردو)

اور ایک بڑا بکس جس مین کاغذات بہرے ہوے تھے اُن کے سامنے رکھا تہا کہ
اچانک ایک دیا سلائی بکس مین گر گئی، اور کاغذات نے آگ لے لی۔ اونہون نے
دیکھا کہ بکس ہوا مین اُڑ کر کہڑکی سے باہر نکل گیا، اور جب تک کاغذ جلتے رہے وہ
ہوا مین رہا اور آگ بجھ جانے کے بعد زمین پر گر پڑا، اس اتفاقی حادثہ سے وہ چھوٹے
چھوٹے غبارے ایجاد ہوے جو شادی بیاہ کی تقریبون کے موقعہ پر آتشبازرات کو
اُڑاتے ہین آہستہ آہستہ یہ ایک علمی مسئلہ کی حیثیت سے اس مرکز پر پہونچا کہ غبارے
ہوا سے خفیف تر ہو، اور جو ہوا ہمارے چارون طرف محیط ہے حرارت بہم پہونچا کر اوس سے
بہی خفیف تر ہوا تیار کر کے اوسے غبارون مین بہرنے لگے۔ اور اسی توازن کی مناسبت سے
بعض لوگون نے فضاے ہوا مین اُڑنے کی جرأت کی۔ یون ہی آہستہ آہستہ
سائنس و حکمت کا دائرہ وسیع ہوتا گیا، اور صناع ایسی چیز کی ٹوہ مین رہنے لگے جو ہوا سے
ہلکی ہو۔ آخر ہائیڈروجن گیس جو ہوا سے کئی درجہ ہلکی ہوتی ہے وجود مین آئی اور
ہوا سے خفیف تر ہونے کا مسئلہ غالب آگیا یعنی غبارون کو اوس سے بہر کر عالم ہوا پر
سیر کرنے مین سہولت بہم پہونچالی۔

حالانکہ مانٹگالفیر اور شارل نامی فلاسفر کا پہلا غبارہ بنائے جانے، اور ہوا سے
ہلکی گیس دریافت کرنے سے پہلے بعض دانایان فرنگ کی دوررس فکرین اس دہن مین
لگی ہوئی تہین کہ کسی مشین کے ذریعہ سے ہوا پر سیر و سفر کرنا چاہیے۔
ہوا پر اُڑنے کا یہ خیال دو صدی پیشتر سے بعض حضرات کے دماغون مین
سمایا ہوا تہا۔ ڈینٹ دی بروز لائونارڈینس اکیڈ ٹیٹی نامی مشاہیر کے آثار سے معلوم
ہوتا تہا کہ اون کے خیالات فضاے ہوا مین اوڑنے والی مشینون کی جستجو

و تلاش مین لگے ہوے ہین۔ مگر یہ لوگ ہوا سے خفیف تر غبارون پر نہین بلکہ ایسی مشینین ایجاد کرنیکے خیال مین تھے جن کی ساخت پرندون کے بازوون سے مشابہہ ہو۔

اسکے نصف صدی بعد اس قسم کے موجدون کی تعداد مین اور اضافہ ہوا سنہ ۱۷۴۲ء مین مارکوئی دی باکوئیل نامی ایک شخص نے اپنے لئے ایک آلہ تیار کیا۔ جس کے ذریعہ سے وہ دریاے سن کو اوڑکر عبور کرنا چاہتا تھا، لیکن وہ گر پڑا اور اوس کا ہاتھہ ٹوٹ گیا۔ سنہ ۱۷۶۸ء مین پوفنون نام کے ایک دوسرے شخص نے ایک اور آلہ بنایا جس کے دنبال مین دو حرکت کرنے والے پنکھے لگے تھے سنہ ۱۷۸۱ء مین میرادن نام ایک انجنیر نے سیدھے پر والے حشرات یعنے مچھر اور بھمیرون کے انداز پر چار پنکھون کا ایک آلہ بنا کر دوسرون پر اعتراض کیا سنہ ۱۸۰۸ء مین جیک دی جین نامی ایک اسٹریا کے انجنیر نے ایک مشین تیار کر کے اوس پر اپنا تجربہ شروع کیا پھر سنہ ۱۸۵۴ء سے سنہ ۱۸۶۳ء تک ہم دیکھتے ہین کہ اور دوسرے موجدون نے بھی جو اُڑنے والی مشینین ایجاد کی تھین اون کے سلسلہ مین اپنی اپنی حکومتون سے ان ایجادون کا صلہ حاصل کیا آخر اس سنہ مین ہوا پر اُڑنے والی مگر ہوا سے بھاری مشینون کے رواج دینے اور تیار کرنے کیلئے ایک کمپنی بھی قایم ہوگئی۔ اس کمپنی کے طرف سے جو ہوا پر اُڑنے کے لئے ہوا سے زیادہ وزنی شے کی طرف دار تھی، اور اوس کمپنی کی طرف سے جو ہوا پر اُوڑنے کے لئے ہوا سے خفیف تر وجود کی قائل تھی، باہم ایک دوسرے پر خوب خوب اعتراضات کی بھرمار ہوا کرتی تھی۔ بیشک آلات پرواز کے متعلق یہ خیالات و توہمات اپنے نمونون کے لحاظ سے تو معقول معلوم ہوتے تھے لیکن اون کے چلانی

کے لیئے ایک محرک قوت کے وجود مین آنے کا انتظار کیا جا رہا تھا!

ہم نے فیل ایوانس اور پروڈنیٹ کو آلبیٹراس کے کٹہرہ کے کنارے چھوڑ کر، جو لمبی چوڑی تفصیل بیان کی ہے اور بات کو انتہا ہیر پھیر کے یہان تک لاے ہین قارئین کرام ہمین اسکے لیئے معاف فرمائینگے، اور معذور رکھینگے۔ کیونکہ ہم بتانا چاہتے ہین کہ فاتح رابر جو کامیاب آلہ پرواز عالم وجود مین لایا ہے اور اوس کے ذریعہ سے جو کرۂ ہوا کی حکومت کا اعلان کیا ہے، وہ کوئی محض ایسا تصور باطل یا غلط، نامعقول اور بے حقیقت خیال نہین ہے۔ جس کا خارج مین کوئی وجود نہو، اسلیئے فاتح رابر کی البٹیراس نامی ہوائی کشتی مین پروڈنیٹ اور فیل ایوانس کے ساتھہ سیر کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اس اُڑنے والی مشین کے متعلق کچھہ واقفیت حاصل کر لین۔ اس سے قبل جتنی اس قسم کی مشینین تیار ہوئین اون کے نسبت اتنی ہی تفصیل کافی اور ضروری ہے جو ہم بیان کر چکے۔ کامیاب رابر نے اُن تمام مشینون کو جو اوس کے آلہ پرواز سے پہلے وجود مین آئی تہین الگ الگ وقت و تحقیق کی نظر سے خوب دیکھہ بہال کر یہ اپنی سب سے بہتر اور مکمل و کامیاب مشین بنائی ہے اور اپنے قوت علم و فن سے کرۂ ہوا کا حاکم بن بیٹھا ہے، ورنہ اوس نے نہ سحر کیا ہے اور نہ منتر پڑہا ہے!

انجنیر رابر جس نے یہ آلہ پرواز تیار کیا ہے ہمیشہ ہوا سے سنگین تر مشینون کے مسئلہ پر چلتا ہے۔ ہوا سے سنگین تر والے مسئلہ کے طرفدار اپنے مباحثون مین کہا کرتے ہین کہ:

—— ہم کبوتر کی طرح اوڑ سکتے ہین!

—— دوسرا۔ جس طرح زمین پر پھدک کر چلتے ہین اوسیطرح ہوا مین بھی پھدک کر ہم چل سکتے ہین!

تیسرا۔ ہم ایک انجن بنا کر اُسے ہوا پر چلا سکتے ہین!

ان باتون کو مبالغہ پر محمول کرنا مناسب نہین کیونکہ اہل فن کی نظر مین یہ مسئلہ ثابت اور مسلم ہو چکا ہے کہ ہوا ایک نقطۂ ثبات شمار کیجاتی ہے۔ جبکہ وقت ایک میٹر مربع ہوا کا جرم افق کی صورت مین نیچے اتر آئے تو بجائے اسکے کہ اسکا اتار اسے ہلکا کردے وہ اپنے مین ٹھہراؤ کی طاقت بھی بہت زبردست پیدا کر لیتا ہے۔ فن کی رو سے یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ ہوا مین تبدیل مکان کرنے سے تیزی بہت بڑھ جاتی ہے۔ قانون ثقل کی رو سے۔ مربع میٹر کے لحاظ سے سرعت برعکس ٹھیک آتی ہے۔ اس سبب سے سرعت مین برائے نام فرق پیدا ہوتا ہے۔

اصول کی رو سے یہ بھی معلوم ہے کہ جن پرندون کے بازو بڑے ہوتے ہین تو ان پرون کو حرکت دینے مین اگرچہ حرکت سخت ہوتی ہے تاہم ان پرندون کا وزن نسبتًا ان کے بازون کی سطح وجسامت کے مقابلہ کے بہت کم ہوتا ہے۔

اِن اصولی مسائل کی بنا پر ضروری ہے کہ آلات پرواز بھی ان فطری قوانین سے فائدہ اُٹھائین، یعنی عالم ہوا مین اڑنے کے لئے پرندون کی تقلید کرین۔ اس تقلید کی رو سے اڑنے والی مشینین تین قسم کی ہوتی ہین۔

(۱) وہ مشینین جنکے پنکھے پرون کے جگہ قایم اور افقی ہوتے ہین!

(۲) وہ مشینین جنکے پنکھے چار پرون والے ہوتے ہین۔

(۳) وہ مشینین جو افقی پنکھون کے ساتھ حرکت کرتی اور اوپر سے کچھ نیچے کیطرف جھکی ہوئی معلوم ہوتی ہین!

ان تینون قسمون کے طرفدار اپنے اپنے خیالات الگ رکھتے ہین۔ یہ ایک دوسرے سے ذرا بھی متفق نہین ہوتے، اور ایک دوسرے کے اصول کو بالکل تسلیم نہین کرتے۔

مسٹر رآبر نے اپنے خط حرکت کی بنیاد اس تیسری قسم پر رکھی ہے۔ اسکے علاوہ اور بھی بہت سی مفید و سودمند ترکیبین اسمین شامل کردی ہین۔ مسٹر رآبر نے جو نکھے اپنے ہوائی جہاز سے ایجاد کئے ہین وہ نہایت آسانی کے ساتھ ہر قسم کی حرکت کر سکتے ہین۔ ان مین سے بعضے پنکھے مشین کو بالکل معلق اٹھا لیتے ہین۔ اور بعضے ایک غیر معمولی تیزی کے ساتھ مشین کو آگے پیچھے چلاتے ہین۔

مشہور سائنس دان دیکورٹورن کہتا ہے کہ:

"بڑے بڑے پنکھے جنکا دور ایک چھوٹے دائرہ مین اور سطح خوب وسیع ہو جب انھین افقی صورت مین چکر دیا جائے تو وہ بہت بھاری بوجھ اٹھا سکتے ہین"

رآبر نے اسی حکمت (سائنس) کے قاعدون سے فائدہ اٹھا کر اپنے ہوائی جہاز کو اوپر لیجانے پر قابو پایا ہے۔ یعنی جسطرح پرندے فضا مین اپنے پر پھڑپھڑا اور ہوا پر مار کر اڑتے ہین اسی طرح یہ مشین بھی اپنے پنکھے ہوا مین مار مار کر اوپر جاتی ہے۔

مسٹر رابر کا ہوائی جہاز تین طرح سے ترکیب پا کر تیار ہوا ہے:

پہلی: ہوائی سواری۔ دوسری: اونچے ہونے اور حرکت دینے والے آلات۔ تیسری: کلین۔

ار ہوائی سواری، ایک نکیلی اور دنبالہ دار کشتی ہے جسکی لمبائی ۱۴۰ میٹر اور چوڑائی ۶ میٹر ہے۔ اسکی چھت بھی دریائی جہاز کے سطح کی طرح تختہ پوش ہے۔ لیکن وہ تختے لکڑی کے نہین بلکہ خود مسٹر رابر کی ایجاد کی ہوئی ایک مرکب دہات کے ہین۔ کیونکہ اس چھت مین کلین، آلات، کھانا رکھنے کی جگہین، پانی کا حوض اور دوسرے ضروری کل پرزے لگے ہوئے ہین۔

اس ہوائی جہاز کے آس پاس ایک بہت مضبوط اور خوشنما کٹھرہ لگا ہوا ہے۔ یہ کٹھرہ بھی لکڑی کا نہین بلکہ ایک خاص قسم کی چاندی کا بنا ہوا ہے۔

اس سطح پر تین برآمدے یا کمرے ہین۔ درمیانی کمرہ البٹراس چڑھانے، اوتارنے والی کل کے لئے مخصوص ہے۔ آگے کا کمرہ اوس کل کے لئے مخصوص ہے جو البٹراس کو آگے چلاتی اور پیچھے ہٹاتی ہے۔ آخری حصہ جہاز کو چکر دینے والے سکان کے لئے خاص ہے۔ ہر مشین الگ الگ ہے اور ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہین رکھتی۔ سطح کے نیچے کشتی کے اگلے حصہ مین باورچیخانہ اور کاریگرون کے رہنے کی جگہین ہین۔ کشتی کے پچھلے حصہ مین سطح کے نیچے کئی کمرے اور کھانا کھانے کا ایک مستقل کمرہ ہے۔ ان مین سے ایک کمرہ خاص انجینیر کا ہے۔ انجینیر کے کمرہ کی چھت پر سکان دار کے لئے ایک آئینہ کا کمرہ ہے جو ایک بہت زبردست وطاقتور پھٹے کے سکان کا کام کرتا رہتا ہے۔

ان تین حصون کے علاوہ جو جہاز کی سطح مذکورہ پر ہین ایک چھوٹی سی کوٹھری اور بھی ہے۔ یہ کام کرنے والے لوگون کے آرام کرنے اور سستانے کیلئے ہے۔ یہ وہی مختصر کمرہ ہے جسمین پریزیڈنٹ، فیل ایوانس، اور فریکولن

قید تھے۔ تمام کمرے۔ کوٹھریاں، کوٹھے۔ باورچی خانہ، اور جہاز کا ہر حصہ نہایت تیز روشنی کے برقی لمپون سے جگمگا رہا ہے۔ کشتی کے آخری حصہ مین نیچے نہایت مضبوط اور زبردست کمانیون سے تمام ڈھانچ بندھا ہوا ہے تاکہ مشینون کے آپس مین ٹکرانے کی صورت مین جہاز کو کوئی نقصان نہ پہونچے۔ اگرچہ البیٹر اس جہاز جب زمین پر لگایا جاتا ہے تو بہت آہستگی و احتیاط سے وہ زمین پر آکر ٹھہرتا ہے۔ پھر بھی مزید احتیاط کیلئے نیچے یہ کمانیان لگادی گئی ہین۔

کامیاب رآبر کے جہاز کو اوپر لے جانے والی مشین کی یہ صورت ہے کہ جہاز کے بالائی حصہ مین ۳۷ عمودی پنکھے لگے ہین۔ ۱۵ پنکھے داہنی طرف اور ۱۵ بائین طرف، اور باقی ۷ عدد ایک مخصوص ترتیب کے ساتھ کشتی کے بیچ مین نصب ہین۔ جہاز کی مجموعی ہیئت انسان کی نظر مین ایسی معلوم ہوتی ہے کہ گویا وہ ۱۴ چھتہ والی دریائی کشتی ہے۔

لیکن فرق صرف اسقدر ہے کہ بادبانون کے عوض ہر چھتہ مین افقی وضع کے دو پنکھے لگے ہوئے ہین۔ اور ان مین سے ہر پنکھا بہت تیزی کے ساتھ چکر کرسکتا ہے۔ ہر پنکھے کا محور* دوسرے پنکھے کے محور سے بلا تعلق گھومتا ہے۔ اور یہ دونون پنکھے ایک دوسرے کے خلاف گردش کرتے ہین۔ اس وجہ سے جہاز کے اتارنے چڑھانے مین کوئی بدنظمی نہین واقع ہوتی۔ یہ پنکھے جو ستون پر جھکے ہوئے لگے ہین، جہاز کو اوپر لیجانے کی خدمت انجام دیتے ہین۔ اور جو پنکھے جہاز کے سرے اور دنبالہ مین ہین، وہ جہاز کو آگے چلانے مین مدد دیتے ہین۔

* محور اس فرضی خط کو کہتے ہین جسپر کوئی چیز چکر کھاتی ہے (مترجم اردو)

اسطرح سے مسٹر رابر کے ہوائی جہاز مین ۴، پنکھے جہاز کو اوپر چڑھانے والے ہین - ان ۴، پنکھون کے علاوہ جو ۳ ستونون پر ہین چار چار پر ون والے دو بہت بڑے اور طاقتور پنکھے اور ہین - ایک دنبالہ مین اور ایک البٹر اس کے سامنے - یہ پنکھے افقی محور پر عمودی حرکت کرتے ہین - اور جہاز کی رفتار مین غیر معمولی تیزی پیدا کرنے کا کام دیتے ہین -

رابر کی اصلی قابلیت اور مہارت کا راز اس مین پوشیدہ ہے کہ اس نے ان زبردست اور پر زور ۶، پنکھون کو نہایت تیزی کے ساتھ گھمانے کیلئے ایک بڑی زبردست برقی طاقت رکھی ہے - حالانکہ البٹر اس مین ایسی بڑی کلین بھی بظاہر نہین دکھائی دیتین جو اتنی زبردست برقی طاقت کو بہم پہونچا سکتی ہون - صرف بیل اور تار ہین ضرور ہین، لیکن حقیقی قوت جو ان بیلون مین دیجاتی ہے وہ نامعلوم ہے - اسے صرف رابر ہی جانتا ہے، اور بس! صرف ایک بات معلوم ہے کہ خود رابر نے بعض کھٹی چیزین دریافت کی ہین انھین وہ استعمال کرتا ہے اور انھین کے ذریعہ سے وہ ان بیلون مین برقی طاقت پہونچاتا ہے - اور جو تار مین رابر کی مشین مین نظر آتی ہے یہ بھی کچھ اس قسم کی ہے کہ ایسی آج تک نہین دیکھی گئی - انھین وجوہ سے رابر کی مشین نے نامحدود و زبردست طاقت حاصل کرلی ہے -

یہ ہم پھر کہتے ہین کہ اس نئی ایجاد کا فخر صرف رابر ہی کو حاصل ہے - رابر نے اس معاملہ مین اپنا راز بہت ہی پوشیدہ رکھا ہے - اور اگر پر یذیڈنٹ اور فیل ایوانس اس ایجاد سے واقف ہو سکے تو کوئی بات نہین کہ یہ ایجاد بھی

برسون مخفی رہے گی۔

اب یہ کہنا اور باقی رہگیا ہے کہ اس عقلمند انجنیر نے اپنے ہوائی جہاز کا ڈھانچ بنانے مین کیا چیز استعمال کی ہے؟ آخر وہ مسالہ جس نے فیل لیوائنس کے چاقو کو آری بنادیا اور اسپر کچھ بھی کارگر نہوا، نرمی، سختی، آواز۔غرض کسی بات مین یہ کسی چیز سے کچھ بھی مشابہت نہین رکھتا، آخر ہے کیا؟ لکڑی نہین، لوہا نہین، تانبہ نہین، پھر کیا ہے؟

اگر ہم آپ کو یہ بتادین کہ وہ کیا ہے تو آپ سخت حیرت و تعجب کرینگے کیونکہ رابر نے اپنا ہوائی جہاز جس چیز سے بنایا ہے وہ کاغذ ہی کاغذ! یہ تو معلوم ہی ہے کہ کاغذسازی کی صنعت نے ادہر کئی سال سے بہت ترقی کی ہر کاغذ کے تختون کو نشاستہ اور ڈگسٹرین نام کے اجزا مین ترکر کے طاقتور آبی مشینون سے دبانے اور کوٹنے سے فولاد کیطرح ایک چیز بنجاتی ہے۔یہان تک کہ اسی دبائے اور کوٹے ہوے کاغذ سے گاڑیان۔ریل کے ڈبے۔اور ریل کی پٹریان تک بنائی گئی ہین۔اور چونکہ اس قسم کے کاغذ مین مضبوطی اور سبکی ہوتی ہے اسلئے رابر نے اپنا البٹر اس جہاز اسی کاغذ کا بنایا ہے۔لیکن اسکی سختی، مضبوطی، دبانے، اور کوٹنے مین جن اجزا سے کام لیا ہے وہ قدرتًا تمام موجودہ اصول سے زیادہ مکمل ہین۔

البٹر اس کا تمام ڈھانچ، سطح، چھت، دیوارین، زینے، کمرے، کوٹھے، پانی کے حوض، یہ سب اسی کاغذ کے ہین۔ لیکن کیسا کاغذ؟ وہ کاغذ جو ہلکے پن مین کاغذ، مضبوطی مین فولاد، اور صفائی مین آئینہ ہے! اور لطف یہ کہ

آگ بھی اسپر اثر نہین کرتی۔

اب رہے اسکے محور، سلنڈر، اور پنکھے!! ان کے لئے انجینر رابر نے ایک دھات استعمال کی ہے جسے جلاٹین کہتے ہین۔ رابر انجینر نے البٹیر اس کے سب آلے۔ کل پرزے، اسی دھات کے بنائے ہین، جو بہت ہلکے، مضبوط اور مستحکم ہین۔

جہاز کے موجودہ لوگ کل آٹھ آدمی ہین۔ یہ سب لوگ ٹام ٹارنر نامی ایک سردار کے ماتحت ہین۔ ان مین تین آدمی مشین خانہ مین کام کرتے ہین، دو سکان دار ہین، اور ایک خدمتگار ہے۔ ایک میر کاروان ، اسی قدر آدمی جہاز کی خدمت کیلئے کافی ہین،

جہاز مین شکار کی بندوقین، برقی قمقمے، ہیئت وحکمت وکیمیا کے آلات، موقعہ پر کام کرنے کے ضروری آلے۔ تھرمامیٹر[1]، بارومیٹر[2]۔ اسٹورم[3] گلاس، ایک

---

[1] تھرمامیٹر (میزان الحرارت) لفظ تھرم یعنی حرارت اور میٹر یعنی اندازہ سے مشتق ہے۔ یہ ایک آلہ ہو جس سے حرارت کے درجے معلوم ہوتے ہین۔ حرارت جسم کے ذرون کو جدا کر دیتی ہو اسلئے حرارت سے چیزین بڑھ جاتی ہین۔ مثلاً جب لوہے کے ایک ٹکڑے کو گرمی پہونچائی جائے تو وہ بہ نسبت سردی کے بڑھ جاتا ہو۔ پانی گرمی سے پھیل جاتا ہو۔ اور اگر زیادہ گرمی ہو تو بھاپ بنجاتا ہے پارہ سے گرمی کے اندازہ کا کام اچھی طرح لیا جاسکتا ہو کیونکہ وہ گرمی سے پگھلتا نہین اور نہ سردی سے جمتا ہو پارہ کی میزان الحرارت (تھرمامیٹر) کانچ کا ایک مدور شیشہ ہوتا ہو جسکے اوپر ایک باریک شیشہ کی نلی ہوتی ہو اور اس کا منھ بند کر دیا جاتا ہو۔ اسمین اور بعض نلیون مین پارہ بھرا ہوتا ہو۔ اس پارہ کے ٹھہرنے کا ایک متوسط درجہ قایم کیا جاتا ہو اور اسی درجہ سے پارہ کے گھٹنے اور بڑھنے پر حرارت کا اندازہ

چھوٹا کتب خانہ، ایک چھوٹا سا پریس، ایک ۶ سانٹی میٹر کی توپ جو ہر طرف
پھرائی جا سکتی ہے، گولے، بارود، ڈائنامیٹ، ایک بہت صاف و پاکیزہ
باورچی خانہ جو بجلی کی طاقت سے گرم ہوتا ہے، ایک گودام جس میں ہر قسم

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۷۱) ہوتا ہے۔ اسکا اندازہ یوں کیا جاتا ہے کہ پہلے اس آلہ کو برف میں ۲۰ منٹ تک رکھتے ہیں پھر دیکھتے ہیں کہ اس سردی کی وجہ سے پارہ اپنے اصلی مقام سے کتنا نیچے اتر گیا۔ جہاں تک پارہ نیچا ہو جاتا ہے، وہاں تک نشان کر دیتے ہیں اور اسے نقطۂ جلید (جمنے کا نقطہ) کہتے ہیں۔ اسیطرح کھولتے ہوئے پانی میں رکھکر بہت گرم نقطہ معلوم کرتے ہیں۔ پھر بہت ٹھنڈے اور بہت گرم نقطوں کے درمیان کا فاصلہ چند برابر حصوں میں تقسیم کرکے پارہ کے اپنے اصلی مقام سے گھٹنے یا بڑھنے پر حرارت کا اندازہ کر لیتے ہیں۔ تھرمامیٹر سے دو قسم کے اندازے رائج ہوئے ہیں۔ ایک سینٹی گراڈ جسمیں ٹھنڈے اور گرم نقطوں کے درمیان کا فاصلہ سو برابر حصوں پر تقسیم ہے۔ دوسرا فارنہیٹ جسمیں یہ فاصلہ ایک سو اسی حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔ سینٹی گراڈ کا کل یورپ میں اور فارنہیٹ کا صرف انگلستان میں رواج ہے (مترجم اردو)

۵۲ بارامیٹر (میزان الہوا) ایک آلہ ہوتا ہے جسمیں پارہ کے ذریعہ سے ہوا کی حرکت کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ سمندر کی سطح کے برابر ہوا کی حرکت ۱۵ فی انچ مربع ہوتی ہے اور پارہ ۳۰ انچ تک بلند ہوتا ہے اسکے بعد جتنا ہم اوپر جائیں اوسی قدر ہمارے اطراف کی ہوا کم ہو جاتی ہے اس لئے اسکی حرکت بھی اوتنی ہی کم ہوتی جاتی ہے اور پارہ نیچے اترتا آتا ہے اسطرح بلندی کا اندازہ بہت اچھی طرح ہو سکتا ہے۔ اور اسی آلہ سے ہوا کے تغیرات بھی معلوم کیے جاتے ہیں (مترجم اردو)

۵۳ اسٹورم گلاس۔ آندھی (طوفان) وغیرہ معلوم کرنے کا آلہ ہے (مترجم اردو)

کے کھانے - پینے کی چیزین - کپڑے اور تمام ضروری سامان رہتا ہے اس جہاز مین موجود ہین - ان کے علاوہ کچھ باجے بھی ہین انھین مین وہ بگل بھی کمرہ کی دیوار مین ٹنگا رہتا ہے جو کبھی امریکہ کا قومی گیت - اور کبھی برطانیہ کا قومی گیت بجا کر ایک غریب و بیگناہ گاے کی ہلاکت کا باعث ہوا ہے۔

اس ہوائی جہاز پر ایک چھوٹی سی ربر کی کشتی بھی موجود ہے جس پر آٹھ آدمی اچھی طرح بیٹھ کر سمندر اور تالاب مین سیر کر سکتے ہین۔

اگر یہ پوچھا جائے کہ رابر اپنے جہاز مین کچھ ایسے ضروری ذرایع بھی رکھتا ہی یا نہین جو کسی اتفاقی حادثے کے وقت جہاز کو گرنے سے بچا سکین؟ تو کہا جائیگا کہ نہین! وہ کچھ ایسے ضروری ذرایع نہین رکھتا، کیونکہ اس قابل انجنیر کو اپنے جہاز کے لئے کسی ناگہانی حادثہ کا خوف وخیال نہین کیونکہ اول تو کل اور پنکھون کے محور ایک دوسرے سے وابستہ نہین ہین اسلئے چند پنکھون کے خراب ہو جانے سے جہاز کو کوئی نقصان نہین پہونچ سکتا۔ مختصر یہ کہ کامیاب انجنیر رابر اپنے اس ہنر کے بدولت جو اس نے البٹر اس کے بنانے اور اس کو عدم سے وجود مین لانے مین صرف کیا ہے۔ صرف فضاے ہوا کی حکمرانی ہی نہین کرتا بلکہ دنیا کے پانچون براعظم اور تمام سمندرون کا بھی مالک ہے۔

ساتوان باب

(پرو ڈینٹ اور فل ایوانس کہان ایک مسئلہ کو ماننے پر راضی نہین ہوتے)

پرو ڈینٹ اور فیل ایونس کو ہم نے جہاز البٹر اس کے کٹھہری کے کنارہ پر

چھوڑے تھا۔ پر وڈنیٹ حیران اور فیل ایوانس پریشان تھا مگر دونوں اپنی حیرت وتعجب کو ظاہر کرنا نہیں چاہتے تھے۔

فریکولین کو جب معلوم ہوا کہ وہ ہوائی جہاز میں سوار ہے۔ اور فضا میں سیر وسیاحت کر رہا ہی تو وہ کچھ ایسا خوفزدہ ہوا کہ بیان نہیں ہوسکتا۔

جسوقت ہمارے مہذب قیدی حیرانی وپریشانی میں تھے۔ البٹر اس کے پنکھے بہت تیزی کے ساتھ حرکت کر رہے تھے۔ اور گو البٹر اس نہایت سرعت کے ساتھ قطع مسافت کر رہا تھا مگر معلوم ہوتا تھا کہ ابھی پر والوں کی سرعت دوری اور تیز گردش اس سے تین گنی زیادہ ہوسکتی ہے۔ اسوقت یہ پنکھے اس ہوائی جہاز کو فی گھنٹہ ۲۰ کیلو میٹر کی سرعت رفتار سے لیجا رہے تھے۔

قیدی یا یہ کہ البٹر اس کے مہمان جہاز کے کٹھرہ سے ٹکے ہوئے ادہر ادہر دیکھ رہے تھے۔ جسطرح آبی جہاز دریا میں چلتا ہے اوسی طرح یہ تیز رفتار ہوائی جہاز بھی ہوا میں اپنے پیچھے ایک غبار آلود سفید نشان چھوڑتا جاتا تھا۔ زمین کی سطح پر بھی ایک غبار آلود منظر دکھائی دیتا تھا خصوصاً ایک بڑا دریا ایسا نظر آتا تھا کہ آفتاب کی روشنی سے جھل مل جھل مل کر رہا ہے۔ اس نہر کے بائیں ہاتھ پر ایک بہت گھنا جنگل نظر آرہا تھا اور جہاں تک نگاہ کام دیتی تھی جنگل ہی پھیلتا اور بڑھتا چلا گیا تھا۔ پھر وڈنیٹ نے غصہ سے اپنی کانپتی ہوئی آواز میں رابر کو مخاطب کر کے کہا:۔

کیا تم یہ نہ بتاؤ گے کہ ہم کہاں ہیں۔

یہ بتانے کی کچھ ضرورت نہیں!

آخر ہم کہان جا رہے ہین؟

فضاے ہوا مین سیر کر رہے ہین!

یہ سفر کب تک جاری رہے گا؟

جب تک ضرورت ہو!

چاہے اس سفر سے ہمین کوئی فائدہ نہو؟

ہونا تو چاہیئے!

پروڈینٹ اپنے دانت کٹکٹا کر خاموش ہوگیا۔ یہ پہلا مکالمہ ہو جو البٹراس کے مالک اور اس کے قیدیون مین ہوا۔

اس گفتگو کے بعد رابر ٹہلنے لگا۔ اور قیدی یا یون کہیئے کہ مہمان البٹراس کی فوق العادت اور عجیب و غریب صنعتین دیکھنے مین مصروف ہوگئے، ادہر اپنے قدمون کے نیچے مناظر لطیفہ کی سیر بھی کرتے جاتے تھے۔ اس اثنا مین فیل انوانس نے کہا:۔

پروڈینٹ! مین خیال کرتا ہون کہ ہم لوگ ممالک کناڈا کے وسط مین جا رہے ہین۔ اور جو دریا ہم دیکھ رہے ہین یہ دریاے سینٹ[۱] لارنس ہوگا۔ اور جو شہر ہم پیچھے چھوڑ آئے ہین وہ غالباً شہر کوئیبک[۲] ہوگا۔

---

[۱] دریاے سینٹ لارنس ملک کناڈا امریکہ مین میٹھے پانی کی پانچ جھیلون (سپیریر، ہورن، مچگان، ایری، اونٹیریو) مین بہہ کر ایری اور اونٹیریو کے درمیان آبشار بنا کر بحر اوقیانوس مین جا گرتا ہو یہ سب سے بڑا تجارتی دریا ہو اسکے تمام طول مین جہازرانی ہوسکتی ہو (مترجم اردو) [۲] شہر کوئیبک ملک کناڈا مین دریاے سینٹ لارنس پر واقع ہو اور اپنے ہمنام صوبہ کا دار السلطنت ہو یہان چمڑا بہت پکایا جاتا (مترجم اردو)

بیشک نیل ایوانس یہی بات ہے ان مکانون سے جنکی چھتین ٹین سے

ڈھکی ہوئی ہین معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر کوئیبک ہی ہے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ ۴۶ درجہ طول البلد شمالی تک البٹراس بلند ہو کر

آیا ہے۔

ہان دیکھیے کچھ شبہ نہین، انگریزی، اور فرانسیسی گرجے بھی معلوم ہوتے ہین۔

یہان تک کہ وہ جنگی خانہ کا محکمہ بھی کچھ کچھ دکھائی دیتا ہے۔

پرڈینٹ نے ابھی اپنی بات پوری نہ کی تھی کہ شہر بالکل انکی نظرون سے

غائب ہوگیا، آلۂ پرواز بادلون مین چھپ گیا اور زمین پنہان ہوگئی۔ البٹراس

جہاز کے مسافرون نے اپنی نظر نیچے سے پھیر کر اوپر کی طرف اٹھائی۔ جہاز کے

جھروکون سے اوس کے بیرونی حصہ مین نظرین گڑوے ہوئے جہاز کے

فوق العادت اور عجیب غریب کمالات حیرت سے دیکھ رہے تھے کہ اتنے مین

رابر نے ان کے قریب آکر غرور آمیز لہجہ مین کہا:۔

غبارہ باز دوستو! ہوا سے سنگین تر مشینون کے فضاے ہوا مین سفر کرنے

کے اب تو آپ قائل ہوے یا نہین؟ کیا اب بھی آپ اسکے غیر ممکن ہونے کا

دعوی کر سکتے ہین؟

چونکہ اس حقیقت خالص کا انکار اب ناممکن تھا اسلئے بیچارے ہوا سے خفیف تر

مسئلہ کے طرفدار غبارہ باز خاموش ہونے پر مجبور ہوگئے۔

رابر نے پھر مسکراتے ہوے کہا:

مین دیکھتا ہون کہ اب خاموش ہوگئے! سمجھ گیا، سمجھ گیا! آپ لوگون کو

بھوک کی شدت جواب دینے سے مانع ہے، مگر اطمینان رکھئے میرے دوستو! مین جو آپ لوگون کو ہوا کی سیر کرنے کے لئے لایا ہون تو آپ کے دل مین یہ خیال نہ ہو کہ آپ کے پیٹ کو بھی صرف ہوا سے سیر کراؤنگا! میرے دوستو فرمایئے! البٹراس کے کھانے کے کمرہ مین صبح کا ناشتہ آپ حضرات کا انتظار کر رہا۔ یہ البٹراس مین آپ کا سب سے پہلا کھانا ہے۔

درحقیقت مہمان بھوک کی شدت خوب محسوس کر رہے تھے۔ اسلیئے انھون نے ناز نخرہ کا موقعہ نہین دیکھا، اونھون نے یہ سوچا کہ جب ہم زمین پر اتر جائین گے تو اس کھانے کے بدلے اس کا پیٹ بھی خوب بھر کر پھر پورا پورا اصلہ دین گے ہوائی جہاز کا خانساماں مہمانون کو کھانے کے کمرہ مین لے گیا جو جہاز کے آخری حصہ مین تھا۔ کمرہ بہت باقاعدہ اور آراستہ تھا۔ اسقدر آراستہ کہ انسان اُس کمرہ مین اپنے کو پیرس کے کسی سب سے بڑے ہوٹل کے عمدہ ترین اور بہت باقاعدہ کمرہ مین خیال کرے۔ وہان ایک مکمل کھانے کی میز موجود تھی جس پر قسم قسم کے کھانے بہ افراط چنے ہوے نظر آتے تھے۔ لیکن سب کھانون سے بڑھکر ایک قسم کی خشک روٹی قابل غور تھی۔ یہ روٹی میدہ کے مانند نہایت باریک گوشت پیسکر اور اس مین آٹا ملا کر تیار کی گئی تھی۔ بہت عمدہ کباب، نہایت نفیس شوربا، ایک خاص قسم کے پرند کے کباب کا پلیٹ، بیحد خوشگوار چائے، یہ سب چیزین البٹراس کے مہمانون کی بھوک کو اور زیادہ بھڑکا رہی تھین،

فریکولن بھی فراموش نہین کیا گیا تھا اسے بھی کشتی کے سرے والے کمرے مین لے آئے تھے جہان اس نے گرم شوربے کا ایک پیالہ، اور وہی مذکورہ روٹی پائی۔

بیچارے فرنکوئین کی بھوک سے یہ حالت ہوگئی تھی کہ اس کے نیچے کے دانت اوپر کے دانتون سے مل کر بہت ہی بھنچ گئے تھے۔ یہ کپکپی صرف بھوک سے نہین بلکہ بیحد خوف سے بھی تھی۔ کیونکہ وہ بار بار کہتا تھا:

ہائے کہین ایسا نہو کہ یہ کسی طرف سے ٹوٹ جائے! ہائے کہین یہ گر نہ پڑے!

ایک گھنٹہ کے بعد پرڈونیٹ اور فیل الوانس پھر کشتی کی سطح پر نمودار ہوے۔ مگر رابر کا اسوقت پتہ نہ تھا۔ صرف سکاندار دنبال کے آئینہ دار کمرہ مین قطب نما[۱] پر اپنی آنکھین

---

[۱] قطب نما۔ پرانے زمانہ سے لوگ جانتے تھے کہ سیاہ رنگ کا ایک معدنی پتھر لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اور چونکہ یہ پتھر زیادہ تر وسطی ایشیا مین پایا جاتا ہے جسے مگنیسیا کہتے تھے اسلئے اسکا نام مقناطیس رکھا گیا۔ اگرچہ مصری، یونانی، رومی بھی یہ جانتے تھے کہ مقناطیس لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے لیکن یہ نہین جانتے تھے کہ ہمیشہ اس کا رُخ شمال وجنوب کیطرف رہتا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ پرانے زمانہ مین چین والون نے یہ معلوم کیا اور خشکی کے سفر کیلئے ایک مقناطیسی گاڑی بنائی جسکے پہیہ مین ایک آدمی کی تصویر ہوتی تھی جو ہمیشہ جنوب کی طرف اشارہ کرتی تھی اس آلہ کے ذریعہ سے جنگلون مین راستہ معلوم ہو جاتا تھا۔ پھر کشتیون پر بھی استعمال کیا جانے لگا قطب نما پہلے ایک سوئی ہوتی تھی جو گھانس کے دو ٹکڑون کے ذریعہ سے پانی مین قائم کیجاتی تھی مگر جہاز کے تلاطم مین بیکار ہو جاتی تھی اہل عرب نے چین والون سے یہ فن سیکھا اور یورپ والون نے اہل عرب سے مگر بعض لوگ خیال کرتے ہین کہ یورپ والون نے بھی سنہ ۱۲۰۰ئہ مین خود اسے معلوم کیا۔ چودھوین صدی عیسوی کے آغاز مین اٹلی کے ایک آدمی نے اسمین بڑی اصلاح کی اس نے سوئی کو ایک دائرہ مین مرکز کے طور پر قائم کیا جو آسانی کے ساتھ ہر طرف پھرائی جا سکتی تھی۔ اور اسے ایک ڈبہ کے اندر رکھا اس صورت مین پانی کے طشت کی ضرورت نہ رہی۔ ڈبہ کی حرکت سے سوئی پر کوئی اثر

لگائے ہوئے ہوائی جہاز کو چلا رہا تھا، اور مشین کا ڈر ایور کلون کے معائنہ کیلئے ایک کمرہ سے دوسرے کمرہ مین چکر لگا تا رہا تھا۔ اور کوئی سامنے نہ تھا۔

اس عرصہ مین البٹراس بادلون کے جھنڈ سے نجات پا کر نیچے اتر آیا تھا، اور روے زمین کا منظر قابل دید تھا، مگر آلۂ پرواز کی تیز رفتاری کے سبب نہ کوئی چیز صاف دکھائی دیتی تھی اور نہ اچھی طرح سمجھ مین آتی تھی۔ فیل ایوانس نے کہا:۔

عجب طاقت، عجب سرعت ہے! جو بالکل یقین کے قابل نہین!

ہم بھی یقین نہین کرتے بس!

دیکھیے گا کوئی دوسرا شہر بھی معلوم ہوتا ہے!

ہان ہان! بعض کارخانون کی لمبی لمبی چمنیان[1] بھی مین دیکھ رہا ہون، یہ کون سا شہر ہوگا؟

عمارتون کے انداز اور بازار کی یکسانی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر مانٹریل[2] ہوگا

یہ کیا بات ہے!! ابھی دو گھنٹے بھی نہین ہوئے کہ ہم نے شہر کوئیبک کو پیچھے چھوڑا ہے۔

بیشک مانٹریل ہے۔ مین نے اس کے پارلیمنٹ کے دفتر کو اچھی طرح پہچان لیا۔

(بقیہ صفحہ ۰۰) نہین پڑتا۔ اب مقناطیس کے معدنی پتھر سے یہ کام نہین لیا جاتا بلکہ اس کے کئی ٹکڑے سوئی پر استدر گھسے جاتے ہین کہ خود سوئی مین مقناطیس کے خواص پیدا ہو جاتے ہین (مترجم اردو)

[1] دودکش۔ کارخانون کے وہ منارے جن سے انجن کا دھوان نکلتا ہے۔ (مترجم اردو)

[2] مانٹریل کینیڈا کا سب سے بڑا شہر ہے۔ لاہور، امرتسر، راولپنڈی کے مجموعہ کے برابر ہے۔ یہان لوہے کا کام بہت ہوتا ہے (مترجم اردو)

تو معلوم ہوا کہ یہ ہوائی جہاز ایک گھنٹہ مین ۲۵ فرسنگ کی رفتار سے مسافت طے کر رہا ہے!

درحقیقت البٹراس اسوقت یہی سرعت رفتار رکھتا تھا۔ اور فیل الوانس کا خیال وانداز ہ بھی غلط نہ تھا، کیونکہ جو شہر انھون نے دیکھا تھا وہ دراصل مانٹریل ہی تھا کیونکہ دریاے سینٹ لارنس کا نل دار پل بہت اچھی طرح پہچان مین آگیا تھا جسپر سے اسوقت البٹراس گزر رہا تھا۔ اسکے علاوہ اسکے وسیع بازار، سیدھی اور برابر سڑکین اونچے اونچے مکانات، بڑے بڑے بنک اور گرجے، سون رائیل نامی خوبصورت جنگل۔ اچھی طرح پتہ دے رہے تھے کہ یہ منٹریل ہی ہے۔

شکر کا مقام ہے کہ فیل الوانس نے امریکہ اور کناڈا کے بہت سے شہرون کی سیر کی ہے اسلئے وہ ان مین سے اکثر کو پہچان لیتا ہے، اور رابر سے پوچھنے کی ضرورت نہین پڑتی۔ مانٹریل کے تھوڑی ہی دیر کے بعد سرزمین اوٹاوا کے قریب سے گزرے جو وقت اوسکے مشہور اور بڑے آبشارون پر اوپر سے نظر پڑتی تھی تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا جہاز کی بڑی بڑی دیگین جوش مار رہی ہین۔

کوئی دو بجے رابر پھر نظر آیا سیر کار روان (کپتان) ٹام ٹارنر بھی اسکے ساتھ تھا۔ رابر نے کپتان سے کچھ گفتگو کی اسی وقت یہ سب باتین ان لوگون تک پہنچ گئین جو اگلے اور پچھلے حصہ کے مشین خانون سے کام کر رہے تھے۔ دم بھر کے بعد جہاز کا رُخ بدل گیا یعنی تقریبًا دو درجے جنوب و مغرب کی طرف پھر گیا۔ پھر وڈینٹ اور فیل الوانس

---

[۱] اوٹاوا کناڈا کا دارالسلطنت ہے۔ یہان سرکاری شاندار عمارتین ہین۔ لکڑی کا کام عمدہ بنتا ہے (مترجم اردو)

یہ سمجھے کہ ہوائی جہاز زیادہ تیز کیا گیا ہے حالانکہ طلسم کدۂ البٹراس مین پہلے ہی سے ایک حیرت زا اور فوق العادت سرعت رفتار موجود ہے۔

دیکھو تارپیڈو[1] کشتیان پانی مین فی گھنٹہ ۴۰ کیلومیٹر سفر کرتی ہین۔ فرانسیسی اور انگریزی ریلوے ٹرینین ایک گھنٹہ مین سو کیلومیٹر چلتی ہین۔ بعضے انجن حیرت ناک اور غیر معمولی رفتار کے بنائے گئے ہین جو ایک گھنٹہ مین ۱۳۰ کیلومیٹر تک چل سکتے ہین۔

حالانکہ البٹراس اگر اپنی انتہائی رفتار استعمال مین لائے تو وہ بے تکلف دو سو کیلومیٹر فی گھنٹہ مسافت قطع کر سکتا ہے۔ یہ تیز رفتاری ان طوفانی آندھیون کے برابر ہے جو درختون کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہین۔

مختصر یہ کہ اگر البٹراس اپنی پوری سرعت رفتار کام مین لائے تو تمام کرۂ زمین کا صرف دو سو گھنٹہ یعنی آٹھ دن سے کم مین دورہ کر سکتا ہے۔

لیکن تمام روے زمین پر ۴ لاکھ ۵۰ ہزار کیلومیٹر ریل موجود ہے۔ اگر یہ تمام ریلوے لائن ایک خط مستقیم پر پھیلا دی جائے تو کل روے زمین پر دائرۂ خط استوا کے گرد گیارہ دورہو سکتے ہین۔ ہو سکتے ہین یا نہین! رابر کو کیا! رابر نے تو اپنا مرکز سفر کرۂ ہوا پر بنایا ہے، جہان وہ فوق العادت تیزی کے ساتھ چلا کرتا ہے بس!

---

[1] تارپیڈو ایک مچھلی کا نام ہے۔ عام طور پر یہ لفظ ایک چلنے والی مشین پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جو جہازون کو تباہ کرنے کے کام مین لائی جاتی ہے یہ مشین جہازون کے راستہ مین مین رکھدی جاتی ہے جب جہاز اوس سے ٹکراتے ہین تو اسکے پھٹنے کے صدمے سے پاش پاش ہو جاتے ہین۔ تارپیڈو کشتیون مین بھی تارپیڈو مشینین ہوتی ہین۔ جن سے جہازون پر حملہ کرکے انھین غارت کر دیا جاتا ہے (مترجم اردو)

رابر نے اپنے مہمانوں یا قیدیوں کی اس علادت کو تاڑ گیا مگر بے پروائی کے ساتھ بولا!

دوستو! میں خیال کرتا ہوں کہ آپ اس فکر میں ہیں کہ یہ میرا آلہ پرواز جو فضائے ہوا میں سفر کیلئے بیحد کار آمد ہے اس سے زیادہ بھی تیز رفتاری پیدا کر سکتا ہے یا نہیں! لہذا میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ اس سے بھی زیادہ تیز رفتار رکھتا ہے۔ اگر میں اپنی دلی خواہش کے موافق، فوق العادت تیز رفتاری نہ دے سکتا تو کرۂ ہوا پر حاکم نہوتا، نہ میرا خطاب فتحمند رابر ہوتا۔ میں نے ہوائے نسیم کو اپنا مستحکم مرکز بنانا چاہا، چنانچہ میں نے بنالیا، اور میں کامیاب ہوگیا۔ میں نے سمجھ لیا کہ ہوا پر قابو پانے کے لئے اوس سے زیادہ طاقتور ہونا ضروری ہے، تو میں نے اپنے کو اس سے زیادہ طاقتور بنایا۔ جو کشتیاں سمندر کے اندر چلتی ہیں پانی انکو چاروں طرف سے گھیرے ہوتا ہے میرے البٹڑ اس کو بھی ہوا چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ میرے پنکھے بھی زیر بحر کشتیوں کے پنکھوں کے مانند فضا میں اپنا کام کرتے ہیں۔ ہوا میں اوڑنے کے مسئلہ کو میں نے اس طریقہ سے حل کیا ہے کہ تمہارے پھولے ہوئے غبارے میدان عمل میں کبھی اس نتیجہ پر نہیں پہونچ سکتے!

دونوں ساتھیوں کے طرف سے کوئی جواب نہیں ہی! لیکن انجینیر رابر نے کچھ تامل نہ کیا بلکہ پھر نیم تبسمی کے ساتھ کہا۔

شاید آپ کو خیال ہوتا ہو کہ میرا ہوائی جہاز سیدھا ہوا کے سب سے اونچے طبقوں میں بھی پہونچ سکتا ہی، اور وہاں پھولے ہوئے غباروں سے مقابلہ کرتا سکتا ہی

ہم خیال کرتے ہین کہ اسقدر تفصیل کے بعد ناظرین کرام اچھی طرح سمجھ گئے ہونگے کہ وہ نامعلوم جسم جس نے مہینون سے کرۂ زمین کے رہنے والون کو سخت جستجو و فکر دن مین ڈال دیا تھا، اور دو جنٹلمینون کی ڈوئل مین ایک غریب گاے کی ہلاکت کا باعث ہوا، اور جسکی بدولت علمی و فنی انجمنون مین لڑائی جھگڑے البحث و مباحثے برپا تھے وہ انجنیر رابر کے البٹراس کے سوا اور کوئی چیز نہ تھی۔

وہ بگل کی آواز جس نے دنیا مین ایک ہل چل مچادی تھی مسٹر ٹام ٹار نر کی عنایت سے بجایا گیا تھا۔ وہ جھنڈے جو دنیا کی بلند ترین مقامات پر اوڑ ائے گئے تھے وہ رابر و البٹیر اس کی کامیابی اور فتح و نصرت کے جھنڈے تھے۔

اب تک انجنیر رابر اپنا پتہ دینا اور اپنے کو پہچوانا نہین چاہتا تھا اسلئے ہمیشہ رات کو سفر کرتا تھا، اور شاذ و نادر ہی اپنے برقی چراغ کی ہوا دیتا تھا، وہ دن کو بادلون مین چھپ رہتا تھا۔ لیکن اب وہ اپنے کو مخفی رکھنے کی تمنا نہین رکھتا اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ ولڈن کلب مین کیون آتا، اور غبارہ کے متعلق بحث کیون چھیڑتا۔ اور اپنے ہوائی جہاز کو جنگل مین چھپا کر زمین کے دو مشہور باشندون کو کیون اٹھالے جاتا۔

لیکن کیا فائدہ! ہم دیکھ چکے ہین کہ ولڈن کلب مین اس بے نظیر موجد اور بے عدیل صناع کی کتنی توہین کیگئی۔ اب ہمین یہ دیکھنا ہے کہ وہ اس کلب کے صدر و سکرٹیری کے ساتھ کیا برتاؤ کرتا ہے جنھون نے اسکی توہین جائز رکھی تھی۔

رابر ان دونون سیاحون کے پاس آیا۔ ان دونون حریفون نے اس خیال سے کہ اپنی حیرت و تعجب کا رابر کو پتہ نہ لگنے دین، خاموشی کو بہتر سمجھ لیا تھا! کیونکہ ان

یا نہین ؟ اسلیئے مین سب سے پہلے یہ سمجھائے دیتا ہون کہ یاد رکھو اپنے گوہر غبارہ سے فضائے ہوا مین میرے مقابلہ کیلئے آپ لوگ کبھی کامیاب نہونگے !

دونون ساتھیون نے ذرا اپنے شانون کو جنبش دیکر اپنے کمزور ہونیکا اظہار کیا۔ رابر نے کپتان کیطرف ایک اشارہ کیا اسی وقت البٹراس کے عمودی پنکھے ٹھہر گئے اور جہاز کوئی ایک میل اوچھل کر تھم گیا۔ رابر نے پھر ایک اشارہ کیا، فوراً عمودے پنکھے اسقدر تیزی کے ساتھ گھومنے لگے کہ قابل بیان نہین۔ فرر فرر فرر فرر کی آواز بہت زور پکڑ گئی اور جہاز نہایت سرعت کے ساتھ اوپر چڑھ گیا۔ بیچارہ فریکولن تھرا گیا اور بے اختیار چلا اٹھا کہ :

ہائے میرے صاحب ! ہائے میرے صاحب ، میری جان گئی ! اب یہ ٹوٹ جائیگا اب ہم زمین پر گر پڑینگے ! یا اللہ مجھے بچانا ۔

رابر بے پروائی کیساتھ ہنستا ہوا جہاز کو برابر اوپر چڑھاتا چلا گیا ، چند ہی سکنڈ مین البٹراس چار یا پانچ ہزار میٹر اونچا نکل گیا حد نظر کا دائرہ نوے میل پر پہونچ گیا ، یہ اونچائی بارومیٹر کے ۴۸۰ ملی میٹر نیچے اوتر آنے سے معلوم ہوئی ۔ بلندی کا درجہ معلوم ہونے کے بعد البٹراس نے نیچے اوترنا شروع کیا یہان ہوا مین نائٹروجن[۱]

[۱] زمین کے قریب کی ہوا مین تین عناصر آکسیجن، نائٹروجن کاربونک ایسڈ گیس شامل ہوتے ہین آکسیجن نہایت لطیف اور حیات انسانی کیلئے بیحد مفید ہے بمقابلہ اسکے نائٹروجن بھاری اور درختونکی نشوونما کا معاون ہے جیسے ہوا مین نائٹروجن کی مقدار زیادہ ہوتی ہے وہ بھاری پن کی وجہ سے نشیبی مقامات مثلاً کنوئین اور کانون وغیرہ مین چلی جاتی ہے۔ اور ہم جسقدر بلندی پر چڑھتے جائین وہان کی ہوا مین درجہ بدرجہ نائٹروجن کی مقدار کم پائینگے ۔ یہان تک کہ ۶ ہزار میٹر کے قریب بلندی پر صرف آکسیجن باقی رہجاتا ہے جو اگرچہ حیات انسانی کیلئے مفید اور ضروری ہے مگر اسکے لطافت کیوجہ سے وہان سانس لینا ممکن نہین اسلیئے انسان اسقدر بلندی پر زندہ نہین رہ سکتا (مترجم)

کے کم ہونے کی وجہ سے اس سے زیادہ اونچا ہونا مہلک خیال کیا جاتا ہی۔ رابر نے اپنی اور اپنی جہاز نشینوں کی زندگی کو تہلکہ مین ڈالنا لغو سمجھا۔

البٹراس جس نقطۂ بلندی پر ہمیشہ چلتا تھا پھر اوسی نقطہ پر اوتر کر کمال سرعت کے ساتھ جنوب و مغرب کی طرف روانہ ہوا۔ انجینر نے کہا:۔

حضرات! اگر آپ کا یہی خیال تھا تو مین امید کرتا ہون کہ اب وہ رفع ہو گیا ہوگا!

اس موقع پر پروڈینٹ ضبط نہ کرسکا اور اس نے کہا!

انجینر صاحب! ہم کبھی کسی اندیشہ مین نہین پڑے آپ کا خیال غلط راستہ پر گیا ہے۔ ہم آپ سے صرف ایک سوال کرتے ہین، یقین ہے کہ آپ اسکا جواب ضرور دینگے

رابر۔ فرمائیے۔

آپ نے کس حق پر فلیڈلفیا کے فردمون جنگل مین ہم پر حملہ کیا ہم کو کس بنا پر اس کمرہ مین بند کیا۔ ہمین کس وجہ سے اپنے ہوائی جہاز مین جہان جی چاہتا ہی لئے جاتے ہین!

غبارہ باز دوستو! آپ نے کس لئے مجھے کلب مین حقیر و ذلیل کیا مجھ پر اسطرح ٹوٹ پڑے کہ اب تک مین اپنے زندہ بچ آنے پر متحیر ہون۔

فیل ایوانس۔ سوال کے مقابلہ مین سوال کرنا جواب نہین سمجھا جائیگا۔

پروڈینٹ۔ آپ سچ کہتے ہین، کس حق پر؟

رابر۔ تو کیا آپ یہ معلوم ہی کرنا چاہتے ہین۔

دونون۔ ہان! ہان!

رابر۔ اگر یہی بات ہی تو سمجھ لیجئے کہ یہ مین نے اسلئے کیا کہ مین آپ سے زیادہ طاقتور ہون

نیل ایوانس۔ آپ نے گستاخی کی، بد تہذیبی کی!

رابر۔ جو کچھ کیا، کیا،

پروڈینٹ بہت غصہ مین آگیا اور آگے بڑھ کر بولا!

انجنیر صاحب! آپ کتنے زمانہ سے ڈاکہ ڈالنے اور لوٹنے مین مصروف ہین۔

رابر نے پروڈینط کے اس سخت توہین آمیز حملہ کو کمال صبر وبے پروائی کے ساتھ ضبط کر کے کہا:

مگر دوست! انصاف فرمائیے اور ایکبار ذرا نیچے نظر کر کے یہ خوشنما منظر تو دیکھئے جو دنیا مین اپنا جواب نہین رکھتا۔ پھر جو بحث جی چاہے۔ کیجئے!

سب نے بے اختیار نیچے نظر ڈالی اور نیل ایوانس نے بے تحاشہ چلاکر کہا:

این یہ تو نیاگرا کا آبشار ہے!

واقعی البٹراس اس آبشار نیاگرا سے دوسو میٹر کی بلندی پر آہستگی سے جارہا تھا!

حقیقتاً اس لطیف منظر کا نظارہ لڑنے بھڑنے سے لاکھ درجہ بہتر تھا کیونکہ مشہور آبشار نیاگرا کا تماشا جو بہ لحاظ۔ بزرگی عظمت، لطافت، دنیا مین اپنی نظیر نہین رکھتا اس بلندی سے تماشا دیکھنا جہان اسوقت البٹراس جہاز ہے اور جو آج تک کسی شخص کو نصیب نہین ہوا ہے، اور ایری[1] جھیل کے پانی کی پرعظمت و مہیبت صدائین جو ایکسو بیس میٹر کی بلندی سے بہت پھیل کر گرتا ہے۔ جہاز نشینون کی قوت باصرہ سامعہ کو وجد مین لارہی تھین فضائے ہوا مین ایک مطلوب طبقہ چھایا ہوا تھا۔

---

[1] جھیل ایری ممالک متحدہ امریکہ اور کناڈا کے درمیان مین واقع ہے یہی جھیل آبشار نیاگرا بناتی ہے اس کا رقبہ ۹۶۰۰ مربع میل ہے (مترجم اردو)

ہوا مین سردی و رطوبت سمائی ہوئی تھی غروب ہونیوالے آفتاب کی شعاعین آبشار پر مچل مچل کر اسے زرین بنا رہی تھین - اور ہزار ہا رنگ برنگ کی موجین اس سے جلوہ ریز رعنائی ہو رہی تھین - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ الماس رقیق کے دریا مین زمرد کے دہانہ سے یاقوت - لعل - اور نیلم - بہ رہے ہین - خصوصاً سر سبز ٹیلے، سبزہ زار آبشار کے گرداگرد کے جنگل، اس منظر مین اور بھی تازہ ذوق و لطافت بخش رہے تھے - ایک گھنٹہ کے بعد الطیر اس اوس دریا پر سے گزر گیا جو ممالک متحدہ امریکہ کو کناڈا سے جدا کرتا ہے[1] - رات کی تاریکی بھی تمام دنیا پر چھا گئی تھی -

آٹھوان باب

(را بر کمان ایک اہم سوال کا جواب دیتا ہے!)

پروڈنیٹ اور فیل ایوانس کو کشتی کے دنبالہ کے ایک کمرہ مین لیجا کر وہ کمرہ انکے سونے اور آرام کرنے کے حوالے کر دیا گیا - اوس کمرہ مین دو مسہریان مع گرم و نرم بستر کے اور ایک کپڑون کی الماری موجود تھی - کمرہ کے برابر ایک چھوٹا سا کمرہ ہاتھ منہ دھونے اور زینت و آرائش کا اور تھا کہ ڈاک کے جہازون کے کمرون مین بھی آرام و آسائش کا اتنا مکمل سامان ہونا دشوار ہے -

ہمارے ہوائی سیاح اپنے اپنے بستر استراحت پر لیٹ گئے - لیکن بعض افکار انکے دماغ مین اولجھ رہے تھے اسوجہ سے وہ بہت دیر تک بسترون پر کروٹین لیتے

---

[1] دریائے سینٹ لارنس ممالک متحدہ امریکہ کو کناڈا سے جدا کرتا ہے - اسکی مفصل تشریح کیلئے ملاحظہ ہو نوٹ صفحہ نمبر -

اور خود بخود یہ سوال کرتے رہے، کہ: آخر ہم کس بلا مین پھنس گئے ہین! ہم یہ کیا عجیب و غریب باتین دیکھ رہے ہین! آخر ہمارا انجام کیا ہوگا؟ انجینر رابر ہمارے ساتھ کیا برتاؤ کریگا! کیا ہم ابھی اور بھی حیرتناک اور خلاف امید باتین دیکھینگے؟ یہ خیالات اُن بیچارون کو بہت مضطرب اور پریشان کر رہے تھے۔

ڈریوک فریکولن کو البٹراس کے سرے پر باورچیخانہ کے قریب ایک کمرہ دیا گیا تھا۔ یہ باورچیخانہ کی قربت اوس پیٹو زنگی کیلئے مسرت کا باعث تھی۔ مگر بیحد خوف و دہشت کی وجہ سے نہ تو اسے کھانا ہی گوارا تھا، اور نہ آنکھون مین نیند ہی آتی تھی! آخر بہت کوشش کے بعد سویا۔ لیکن کئی مرتبہ اسنے خواب مین اپنے کو اوپر سے نیچے گرتے دیکھا۔ اور چلا چلا اٹھا۔

حالانکہ ساکن ہوا مین البٹراس کا سفر بہت فرحت افزا اور آرام دہ تھا۔ پنکھون کے فررفرر کے سوا کوئی آواز سنائی نہین دیتی تھی۔ البتہ کبھی کبھی زمین پر چلنے والی ریل کے انجنون کی سیٹی ہوائی سیاحون کے کان مین سن سناہٹ پیدا کر دیتی تھی۔ اور کبھی کبھی جب وہ کسی گاؤن پر سے گزرتے تھے تو گھریلو جانورون گائے۔ بکری۔ مرغ وغیرہ کی آوازین بھی ان کے کانون تک پہونچ جاتی تھین۔

دوسرے دن پرڈینٹ اور فیل انوالنس خواب سے بیدار ہوکر جہاز پر آگئے۔ ہوائی جہاز کی آج اور کل والی حالت مین کچھ فرق نہ پایا، وہی پنکھے۔ اور وہی فررفرر کی آوازین وہی آگے دیدبان اور پیچھے سکاندار، آخر البٹراس جہاز کو دیدبان کی کیا ضرورت؟ جہازون مین البتہ دیدبان ضروری چیز ہے۔ کیونکہ انھین دوسرے جہازون سے لڑجانیکا اندیشہ رہتا ہے۔ اگر ہم یہ کہین کہ شاید کسی گواہڑ جیسے غبارہ سے لڑجائے

تو یہ گمان بھی ٹھیک نہین - کیونکہ البٹراس ایسے سوجے پھولے ہوے غبارون کے ٹکرا جانے کی کیا پروا رکھتا ہے ؟ کیا البٹراس سے ٹکرا کر اس قسم کے غبارون کا نشان باقی رہجائے گا ؟ نہین ! اگر ایسا ہے تو اسقدر احتیاط اور یہ دیدبان کسلئے ہے ؟ ہم بتائے دیتے ہین کہ یہ احتیاط صرف اسلئے ہے کہ بعضے پہاڑون کی چوٹیون کا ایکدم البٹراس کے سامنے آجانا کچھ بعید نہین - لہذا یہ دیدبان اسی لئے ہے -

پروڈینٹ اور فیل ایوانس ادھر اودھر تماشے مین مصروف تھے ، اتنے مین انھون نے دیکھا کہ نیچے ایک بہت بڑا تالاب نمودار ہے ، اور تالاب کے ایک طرف ایک بڑا شہر آباد ہے - فیل ایوانس نے کہا :

کچھ شبہ نہین کہ یہ جھیل مچیگان[1] اور یہ شہر چکاگو[2] ہے -

پروڈینٹ نے ایک نہایت عمدہ دوربین سے جو اسنے اپنے کمرہ مین پائی تھی شہر کا معائنہ کیا اور وہ ستر رہ ریلوے لائنین دیکھین جو شہر سے گزری ہین ، بڑا گرجا - کچہریان - بڑے بڑے ہوٹل ، سب الگ الگ دکھائی دیے - فیل ایوانس نے شرمان نامی ایک بڑے ہوٹل کو بتا کر کہا کہ : اسکی بیرونی شکل چوسر کے تختہ سے بالکل ملتا ہے -

پروڈینٹ نے کہا :

اگر یہ شہر چکاگو ہے تو معلوم ہوا کہ ہم مغرب کیطرف بہت زیادہ چل چکے ہین اور اگر

---

[1] مچگان ممالک متحدہ امریکہ مین ایک بڑی جھیل ہے جس کا رقبہ ۲۲۴۵۰ مربع میل ہے اور اسی نام کی ایک ریاست ہے (مترجم اردو) [2] چکاگو مچگان جھیل پر ایک شہر اور ریلوے کا صدر مقام ہے یہ امریکہ مین دوسرے درجہ کا شہر ہے ریلوے اور مچگان جھیل کے ذریعہ سے خوب تجارت ہوتی ہے - دنیا مین سب سے بڑی گیہوون کی منڈی ہے آبادی ۲۰ لاکھ ہے (مترجم اردو)

اسی راہ پر برابر چلتے رہے تو فلیڈلفیا سے بہت دور جا پڑینگے۔

بیشک یہی بات تھی البٹر اس رفتہ رفتہ پانسلیوانیا[1] کے دارالحکومت سے دور ہوتا چلا گیا۔ اور مغرب کے راستہ پر چل پڑا ہے۔ اگر اسوقت رابر کا پتہ لگا کر اسے واپس چلنے پر مجبور کرین تو بھی موقعہ ہاتھ سے نکل چکا ہے۔

آج انجینیر باہر نہ آیا اپنے کام مین مشغول ہے یا سو رہا ہے! اسلئے دونون سیاحون نے انجینیر کی راہ دیکھے بغیر کھانا کھالیا۔ کھانے کے بعد دونون دوست رابر کے انتظار مین عمودی پنکھون کے نیچے ٹہلنے اور چہل قدمی کرنے لگے۔ عمودی پنکھے اسقدر تیزی سے گھوم رہے تھے کہ انسان کو ایک گول ٹکڑا معلوم ہوتے تھے۔ حکومت الینوائس[2] کی سرزمین سے دو گھنٹہ مین گزر گئے اور اس عظیم الشان دریائے مسس سی پی[3] کو بھی عبور کر گئے جسمین دو بڑے بڑے ڈریڈناٹ جہاز چھوٹی چھوٹی کشتیون کیطرح معلوم ہو رہے تھے۔ دوپہر مین ایک گھنٹہ باقی تھا کہ حکومت ایوا[4] کی سرزمین مین داخل ہو گئے۔

ف۱ ممالک متحدہ امریکہ ایک شرقی شمالی ریاست ہے اسکا دارالحکومت فلیڈلفیا ہے (مترجم اردو)

ف۲ الینوائس ممالک متحدہ امریکہ کی وسطی شمالی ریاست ہے اسمین چٹیل اور بنجر میدان بہت ہین اسکے مشہور شہر اسپرنگ فیلڈ اور شکاگو ہین (مترجم اردو)

ف۳ مسس سی پی ممالک متحدہ امریکہ کے ایک دریا کا نام ہے۔ یہ دنیا کے سب دریاؤن سے زیادہ طویل یعنی ۴ ہزار میل لمبا ہے۔ تجارتی نقطۂ نظر سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اسی نام کی ایک جنوبی ریاست بھی ہے جو خلیج مکسیکو اور لیوسیانا کے درمیان واقع ہے۔ رقبہ ۴۶۸۱۰ مربع میل مردم شماری ۱۱ لاکھ ۵۰ ہزار ہے (مترجم اردو)

ف۴ ایوا ممالک متحدہ امریکہ کی وسطی شمالی ۱۲ ریاستون مین سے ایک ریاست ہے اسکے مشہور شہر ڈاس موائنیس اور سیوکس سٹی ہین (مترجم اردو)

یہان پہاڑون کا وہ پیچ در پیچ سلسلہ دکھائی دیا جو شمال سے جنوب تک پھیلا ہوا ہے ان پہاڑون کی بلند چوٹیون نے البٹراس کو اور بلند ہونے پر مجبور کیا۔ پہاڑون کے نہایت وسیع سبزہ زار نمودار ہوے جو روشوز کے پہاڑون تک برابر پھیلتے چلے گئے تھے ہوا کی سردی سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ البٹراس جنگل کے قریب ہو رہا ہے۔

آج کوئی قابل غور بات ظہور مین نہین آئی۔ پروڈینٹ اور فیل ایوانس تمام دن تنہا رہے۔ اس عرصہ مین انھون نے بیچارے فرکوین کو دیکھا کہ جہاز کے سرے کے پاس اوندھا پڑا ہوا ہے اور کوئی چیز نہین دیکھتا۔ بیچارہ بہت خوفزدہ تھا کیونکہ رفتہ رفتہ اس کا خوف و ہراس بڑھتا ہی جاتا تھا۔

ظہر کے دو گھنٹے کے بعد یہ لوگ حکومت نبراسکا[1] کے حدود مین پہونچ گئے۔ یہان شہر اوماہا[2] اس ریلوے لائن پر واقع ہے جو اکیسو پچاس فرسنگ تک نیویارک اور سان فرانسکو کے درمیان پھیلی ہوئی ہے۔ دریاے مسوری[3] کا زرد پانی بھی دکھائی دیا تھوڑی دیر کے بعد شہر اوماہا کی چوبی اور رنگین عمارتین بھی دکھائی دینے لگین۔ اسمین کچھ شک نہین کہ جسطرح ہوائی جہاز سے شہر بہت اچھی طرح دکھائی دیتا ہے اوسیطرح شہر سے ہوائی جہاز بھی پوری طور پر دکھائی دے سکتا ہے۔ کیونکہ انجینر را برابر اپنی کشتی پہلے

---

[1] نبراسکا امریکہ کا سنٹرل مقام ہے، اسکا دارالسلطنت لاٹن کولن ہے رقبہ ۷۶۸۵۵ مربع میل اور آبادی ۱۱۸۰۶۳۲ ہے اسکا دریاے مسوری پر ایک شہر بھی ہے (مترجم اردو) [2] اوماہا دریاے مسوری پر واقع ہے اور نبراسکا کا تجارتی مرکز ہے آبادی ۱۰۲۵۵۵ ہے اور ریلوے کا بڑا جنکشن بھی ہے (مترجم اردو) [3] دریاے مسوری دریاے مسسی پی کا معاون ہے۔ طول مین اس سے لمبا مگر پانی اس سے کم ہے تین ہزار میل تک بہہ کر پھر مسسی پی سے جا ملتا ہے (مترجم اردو)

کیطرح پوشیدہ کرنے کی ضرورت نہین سمجھتا اور ہوا کے بہت بلند طبقون اور بادلون مین پنہان رہنا نہین چاہتا ہے۔ پروڈینٹ اور فیل ایوانس شہر والون کی اس حیرت وتعجب کو دیکھ رہے تھے جو انھین اس عجیب وغریب ہوائی جہاز کو دیکھکر ہو رہا تھا۔ تمام آدمیون کی آنکھین اور دوربینین اوپر کیطرف لگی ہوئی تھین اور سب حیران وپریشان تھے اس سے معلوم ہوا کہ انجینیر رابر کے اس آلہ پرواز کو دیکھنے سے جسطرح ہوائی باجے کا مسلہ ویلڈن کلب کے صدر وسکرٹری پر حل اور ظاہر ہو گیا تھا اسیطرح اب اماہا کے ادمیون کی تار برقی تمام روے زمین کے لوگون پر اس مسئلہ کو نمایان کر دے گی۔

ایک گھنٹہ کے بعد البٹر اس اوماہا سے گزر گیا اور البٹر اس کے قیدی سیاحون کو تحقیق ہو گیا کہ البٹر اس اس بڑی ریلوے لائن کو پیچھے چھوڑکر سیدھا مغرب کیطرف راہ پیما ہے۔ گو اس یقین نے پروڈینٹ اور فیل ایوانس کو بہت رنج وحسرت مین ڈال دیا تھا، اور ان کے وطن پہنچنے کی امیدون کو ان کے دل سے دور کر دیا تھا!

پروڈینٹ نے کہا:۔

یہ تو معلوم ہے کہ ہمارا دشمن ہمین جہان اس کا جی چاہتا ہے لئے جا رہا ہے!

فیل ایوانس۔ ہان! اور ہم سے پوچھتا بھی نہین! مگر اپنی جان بچائے رہئے! مین ان لوگون مین نہین جو ایسی باتون کو ضبط کر سکون!

پروڈینٹ۔ مین بھی نہین ہون، لیکن میری بات سنو تو ابھی صبر واستقلال کو ہاتھ سے نہ دو۔

فیل ایوانس۔ کیا ایسے معاملہ مین صبر کر لون۔

پروڈینٹ۔ ہان ہم جوش وغصہ کو ایک وقت تک کیلئے اٹھا رکھین تاکہ اسکا

عمدہ فائدہ اور نتیجہ آگے چل کر دیکھین۔

پانچ بجے تھے کہ سرزمین نبراسکا کے کالے کالے پہاڑ نظرون سے چھپ گئے۔ جب شام ہوئی ہے نودریائے پلاٹ[1] کے تمام بیسن[2] سے گزر چکے تھے۔ آج کی رات گزشتہ رات کیطرح ریل کے انجینون کی سٹیان، گائون اور بستیون کے پالتو جانورون کی آوازین سکون شب مین مخل نہین ہوتی تھین۔ کیونکہ یہ زمین تمام تر سبزہ زار جنگل، اور چٹیل، تھی۔ البتہ کبھی کبھی جنگلی گایون، اور گنو نامی امریکہ کے جنگلی جانورون کی آوازین، جن کا گروہ سیلاب کیطرح جوش و خروش مین بھرا ہوا چلا جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی گیدڑ۔ لومڑی۔ اور بھیڑیون کی آوازین بھی البتہ اس کے سیاحون کے کانون تک پہونچ جاتی تھین۔ نیز کبھی کبھی جب البتہ اس زمین کے قریب آجاتا تھا تو خوشبودار درختون کی بھینی بھینی خوشبو بھی ان کے دماغون کو فرحت پہونچا دیتی تھی ایسے درخت اس سرزمین مین بکثرت پائے جاتے ہین۔

مختصر یہ کہ آج کا دن بھی تمام ہوا اور سب مسافر کھانا کھانے کے بعد بستر خواب پر جا کر سو رہے۔

دوسرے دن ماہ جولائی کی ۱۵ تاریخ کو فیل ایوالنس پریذیڈنٹ سے پہلے اپنے کمرہ کے باہر نکل کر اس فکر مین تھا کہ رابر کو کیونکر دیکھ سکے؟ مگر جب انجینیر موصوف کو نہ پایا تو مجبور ہوا کہ کپتان ٹام ہارنر سے رابر کی عدم موجودگی کا سبب پوچھے۔ ٹام ہارنر سکاندامرکے

---

[1] پلاٹ ریور ممالک متحدہ امریکہ کا ایک دریا ہے جو راکی پہاڑون کے دامن سے بہہ کر دریائے مسوری مین گرتا ہے (مترجم اردو) [2] جس قدر زمین جس دریا کے پانی سے سیراب ہوتی ہے وہ اوس دریا کا بیسن کہلاتی ہے (مترجم اردو)

کرہ مین انجن کی نگرانی اور دیکھ بھال مین مصروف تھا فیل ایوانس نے اسکے پاس جاکر پوچھا کہ:

کیا آج ہم مسٹر رابرکو دیکھ سکینگے۔

مین نہین جانتا۔

کیا وہ اپنے کمرہ سے باہر بھی نہ نکلے ہونگے؟

شاید نکلے ہون!

اندر کب تک آجائین گے؟

جب انکا کام پورا ہوگا تو آجائینگے!

ٹام ٹارنر یہ کہکر پھر اپنے کام مین مصروف ہوگیا اور انداز سے یہ ظاہر کیا کہ گویا وہ کسی بات کا جواب نہ دے گا۔

اس اثنا مین پروڈینٹ باہر آگیا تھا۔ دونون نیچے کی سیر کرنے لگے۔ انھون نے اپنے پانون کے نیچے روشنوز پہاڑون کے درون اور وادیون کا نظارہ کیا۔ لیکن یہ صرف خیال اور قیاس سے اندازہ کیا گیا تھا۔ فیل ایوانس نے چونکہ ادھر کے ملکون کی سیر نہین کی تھی اسلئے وہ نہین بتا سکتا تھا کہ یہ پہاڑ اور درے کہان ہین۔ لیکن وہ مکمل نقشہ جو سکانڈر کے کمرہ کے سامنے بارومیٹر اور تھرمامیٹر آلون کے بیچ مین لگا ہوا تھا موقع کا نشان بتا رہا تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد پہاڑ کی بعض چوٹیان جو آفتاب خاور کی شعاعون سے آتشین ہورہی تھین سامنے دکھائی دین۔ یہ روشنوز پہاڑ کی چوٹیان تھین۔ رفتہ رفتہ بہت شدید سردی ان سیاحون نے محسوس کی۔ اور فیل ایوانس نے کہا:۔

یہ سردی منطقہ[1] کی تبدیلی حرارت سے نہیں بلکہ البٹر اس کی بلند پروازی سے ہے۔ کیونکہ وہ بلند ہوکر ان پہاڑون کی چوٹیون سے گزرنا چاہتا ہے۔!

واقعی یہی بات تھی کیونکہ جب وہ نیچے نظر کرتے تو دیکھتے تھے کہ برف سے ڈھکے ہوسے پہاڑون کی چوٹیان انکے نیچے ہین۔

ایک گھنٹہ کے بعد ہوا مین اعتدال آنے لگا کیونکہ البٹر اس پہاڑون کی چوٹیون سے گزر کر درون اور کوہسارون کو طے کر رہا تھا۔

ان درون اور کوہسارون کا سفر صرف ہمارے سیاحون ہی کو نہین بلکہ ماہر سے ماہر کشتی بانون کو بھی راہ بھلا دینے اور حیران کر دینے کیلئے کافی ہے۔ چند منٹ کے بعد البٹر اس نے کوہ اسٹانسن کو سیدھے ہاتھ کی طرف چھوڑ کر دریاے بلوسٹن کو عبور کیا۔ اور ایک بہت بڑی جھیل کے قریب پہونچ گیا جو اسی دریا کے نام سے موسوم ہے۔

یہ جھیل بمقابلہ سطح سمندر کے دنیا کی تمام جھیلون سے اونچی ہے اور اتنی بھلی اور خوش منظر ہے کہ تعریف نہین ہو سکتی۔ مثلث کی شکل کے اجسام جو اس جھیل کے ساحلون پر پھیلے ہوسے ہین۔ آفتاب کے دلنشین اور دیدہ فریب عکس کو اپنے آغوش مین لیکر کچھ ایسی دلکشی و لطافت پیدا کر لیتے ہین کہ آنکھین خیرہ ہونے لگتی ہین۔ سرسبز و شاداب ٹاپو جو جھیل کے اندر جا بجا جلوہ فرمائی کر رہے ہین گستک

---

[1] خط استوا کے دونون جانب جہان تک آفتاب کی شعاعین سیدھی پڑتی ہین وہ حصہ منطقہ حارہ کہلاتا ہے کیونکہ وہان گرمی بہت سخت پڑتی ہے منطقہ حارہ کے دونون جانب منطقہ معتدلہ شمالی اور منطقہ معتدلہ جنوبی واقع ہین۔ منطقہ معتدلہ کے بعد قطب کے قریبی حصہ منطقہ باردہ شمالی اور منطقہ باردہ جنوبی کہلاتے ہین (مستہجم اردو)

لطیف وخوش سواد ہین!

اس جھیل کے اندر جو نظر فریب ودل آویز سرسبز وپربہار چھوٹے چھوٹے جزیرے نمایان ہین۔ ان کے حسین وجمیل منظر نے کچھ اور بھی لطافت وشان پیدا کر دی ہے ان جزائر مین جو کہین کہین پانی رہ گیا ہے وہ الگ ایک صاف وجلادار آئینہ کیطرح نور فروشی وزرپاشی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ رنگ برنگ کی خوشنما چڑیان، اور طرح طرح کے عجیب وغریب پرندے جھیل کے گرد موجود ہین انکی قسمون کا شمار ممکن ہی نہین۔

جھیل کے جنگلی اور پہاڑی سواحل بھی کچھ عجب نظر فریب دل ربا ہین پتھرون اور درختون کے نیچے سے جھیل کے کنارے ہرہر طرف سیکڑون ننھے ننھے، جھرنے اور آبشار پیدا ہوگئے ہین۔ ان مین سے بعض آبشارون مین سے بکثرت آبی بخارات (بھاپ) گیس نکل رہی ہین۔ یہ تمام تر بخارات زمین کی اندرونی حرارت، اور معدنی پانی کے اثر سے ظہور پذیر ہوتے ہین۔ اور ہمیشہ جوش مارتے رہتے ہین۔

ایک گھنٹہ کے بعد البٹراس اس زبردست اور بہت بڑی جھیل بلوسٹن سے گزر گیا۔ اور تھوڑی دیر ہی مین معدنی پانی کے اُن قدرتی اور پرجوش فوارون سے بھی ہمارے سیاح دور ہوگئے جو اپنی لطافت وندرت مین آئرلینڈ کے مشہور قدرتی آبشارون سے کچھ کم نہین ہین۔ یہ نیچرل فوارے زمین کی مرکزی حرارت کی قوت سے نہایت زور شور کے ساتھ مختلف اشکال مین چھٹتے ہین۔ بعضے پنکھے کے مانند، بعضے کمان کی صورت بعضے سیدھے خط کی طرح، بعضے دائرہ کے مثل زمین سے نکلتے اور چھوٹتے ہین۔

پریزڈینٹ اور فیل پالوانس ان پاکیزہ نیچرل مناظر کو کچھ عجب تعجب آمیز نگاہون سے دیکھ دیکھ کر حیران تھے۔ انجنیر رابر کے نسبت یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ غالباً بارہا دیکھ چکا ہے

جب ہی اوسکے چہرے سے کوئی خاص کیفیت نمایان نہین ہے۔

تقریبًا ½ ۹ بجے البٹراس بریڈجر کے مشہور و معروف درے مین داخل ہوا جس سے امریکہ کی سب سے بڑی ریلوے لائن نکلی ہے۔ اس موقع پر گویا البٹراس اپنے آقا کے پورے اختیار مین ہونے اور اپنی غیر معمولی مہارت و طاقت کا ثبوت دینا چاہتا تھا۔ کیونکہ وہ اپنی سرعت رفتار مین کمی کرکے اس پیچیدہ و طولانی درے مین کمال مہارت و خوبی کے ساتھ چل رہا تھا۔

اب مان لینا چاہیے کہ اس طول و طویل اور پیچ در پیچ درۂ بریڈجر مین البٹراس کی سیاحت درحقیقت قابل حیرت تھی۔ ہمارے سیاح جو ہوا سے بھاری ہونے کے مسئلہ کے خلاف تھے ایک ایسے ہوائی جہاز کی درہ پیمائی پر جو خود ہوا سے بھاری ہے اپنا حیرت و استعجاب ظاہر کرنے مین خودداری قائم نہ رکھ سکے۔

البٹراس ½ ۲ گھنٹہ مین اس پیچیدہ درے سے گزرکر روشوز پہاڑون کے سلسلہ سے جو شمالی امریکہ کے بالکل وسط مین ہے باہر نکلکر ملک اڈٹاہ[۱] کی سرزمین فی گھنٹہ سو کیلومیٹر کی رفتار سے نہایت سرعت کے ساتھ طے کرنے لگا اسوقت وہ زمین سے بھی کئی سو کیلومیٹر قریب جارہا تھا کہ اتنے مین یکبارگی ریل کے انجن کی آواز نیچے سے البٹراس والون کے کان مین پہونچی۔ پرو ڈینٹ اور فیل ایوانس نے نیچے دیکھا کہ ایک ریلوے ڈاک گاڑی تیزی کے ساتھ شہر سالٹ لیک سٹی[۲] کیطرف جارہی ہے۔ البٹراس بھی

---

[۱] اڈٹاہ، ممالک متحدہ امریکہ کی مغربی ریاست ہے رقبہ ۸۴۱۹۰ مربع میل ہے آبادی ۲۸۵۰۰۰ ہے اور ایک جھیل کا نام بھی ہے جو ۲۳ میل لمبی ہے (مترجم اسعد) [۲] شہر سالٹ لیک سٹی، گریٹ سالٹ جھیل کے کنارے پر واقع ہے یہ جھیل ریاست اڈٹاہ کے شمال مین ۹۰ میل لمبی ہے رقبہ ۲۳۶۰ مربع میل ہے (مترجم اسعد)

ایک عقاب کیطرح جو اپنے شکار پر جھپٹتا ہو یکبارگی سو میٹر نیچے اوتر آیا اور ریل کے برابر برابر چلنے لگا۔ ریل کے ڈبون مے بہت سے مسافر سر باہر نکال نکال کر اڑنے والی مشین کا تماشا دیکھنے لگے ریل کے بہت سے مسافر گارڈی کے برآمدون مین آ گئے۔ یہان تک کہ بعض لوگ ڈبون کی چھتون پر چڑھ گئے۔

تمام ٹرین سے واہ واہ واہ واہ اور تعجب کی آوازین بلند ہو رہی تھین لیکن برابر ابھی تک ہوائی جہاز کی سطح پر نکل کر نہین آیا تھا۔ البٹراس اپنے عمودی پنکھونکا چکر کم کرکے اور بھی نیچے اوتر آیا، اور اس خیال سے کہ ریل پیچھے نہ رہجاوے اسنے اپنی رفتار بھی گھٹا دی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا البٹراس ایک بہت بڑا شکاری پرندہ ہے اور ریل ایک لمبا زہریلا سانپ ہے شکاری پرندہ اسکو شکار کرکے اوڑا لے جانا چاہتا ہے۔

البٹراس کبھی ریل کے داہنی اور کبھی بائین طرف اپنے پر کھولے ہوئے مصروف پرواز تھا۔ کبھی ریل کو آگے بڑھ جانیکا موقعہ دیتا تھا اور جب ریل زیادہ آگے نکل جاتی تھی تو پھر غیر معمولی تیزی کے ساتھ جھپٹ کر اسکے آگے ہو جاتا تھا۔ اور پھر ٹھہر کر ریل کے برابر چلنے لگتا تھا۔ اس عرصہ مین البٹراس کی سیاہ جھنڈی جس پر زرد رنگ کا آفتاب بنا ہوا تھا ایک شان عظمت کے ساتھ کھولی گئی۔ ریل کے ڈرایور نے بھی امریکہ کا ستارہ جھنڈا اسکے جواب مین اوڑایا۔

ہمارے بیکس سیاحون نے ریل والون کو اپنے پہچوانے کی بیکار کوشش شروع کی۔ غریب پرڈ ڈیٹ اپنے دونون ہاتھ منھ کے دونون طرف لگا کر بولے زور کیسا تھ چلایا

مین فلیڈلفیا کے ولڈن کلب کا صدر پریذڈنٹ ہون۔

مین بھی اسکا سکریٹری فل ایوانس ہون۔

یہ آوازین ریل والون کے ہرے ہرے کے شور و غل مین مل کر غائب ہو گئین۔
البٹراس کے گروہ کے تین چار آدمی یہ آوازین سنکر اپنے کمرون سے باہر نکل آئے ان مین سے ایک نے ریل کے طرف ایک رسی لٹکائی اور اس صورت سے انجن کا مذاق اوڑایا کہ ہم تک تو پہونچ نہین سکتا تو رسی سے اپنے کو باندھ لے تاکہ ہم تجھے کھینچکر لے چلین! جب دریاؤن مین کشتیون کی دوڑ ہوتی ہے اسوقت ایسا ہوتا ہے کہ جو کشتیان آگے نکل جاتی ہین وہ پیچھے والی کشتیون کے لئے رسیان چھوڑ دیتی ہین اور اسطرح ان کا مذاق اڑاتی ہین۔

البٹراس پھر اپنی مقررہ رفتار پر آکر آدھ گھنٹہ مین ریل سے اتنا آگے نکل گیا کہ آسمان پر اس کا دھوان بھی نہ دکھائی دیتا تھا۔ ظہر سے ڈیڑھ گھنٹہ بعد ایک وسیع زرین نقطہ دکھائی دیا جو سورج کی روشنی مین چمک رہا تھا۔

پریڈونیٹ نے کہا:۔ یہ مارمن کا پایہ تخت ہوگا!

فیل ایوانس ہان، ہان! سالٹ لیک نامی شہر ہے جسکے معنے کھاری تالاب کے ہین۔
بیشک اس شہر کا نام سالٹ لیک ہے۔ اور یہ قوم مارمن کا دار الحکومت ہے اور وہ جو نقطہ سا چمک رہا تھا وہ مارمن کا بڑا گرجا تھا، جس کے زرین قبہ کی سطح آفتاب کی شعاعون سے عکس پذیر ہوکر ہر طرف سے جگمگا رہی تھی۔

ہ مارمن ایک جدید مذہب کے پیرو ہین جسے مارمنزم کہتے ہین اس مذہب کو ۱۸۳۰ء مین جوزف اسمتھ نامی نے ممالک متحدہ امریکہ مین شایع کیا اس مذہب مین کثرت ازواج بہت رائج ہے اور ایک مرد جتنی بیویان چاہے رکھ سکتا ہے ان لوگون کا اعتقاد ہے کہ جس عورت کی متعدد سوہر نہون وہ خدا کی مہربانیون سے محروم رہتی ہے (مترجم اردو)

یہ شہر کوہ واہسلچ کے دامن مین واقع ہے جو سیب و ارچہ کے درختون سے ڈھکا ہوا ہے۔ اسکے ایک طرف دریائے جارڈن اٹھکھیلیان کرتا نظر آتا ہے جو جھیل اُوٹاہ کا پانی گریٹ سالٹ جھیل مین پہونچاتا ہے۔

اس عظیم الشان شہر کا منظر ایک خواب کی طرح گزر گیا اور البٹراس بہت تیزی کے ساتھ جنوب و مغرب کی طرف راہ پیما ہوا۔ اسوقت اسکی یہ سرعت رفتار ہوا کی سرعت سے بھی زیادہ تھی اسوجہ سے البٹراس کی سطح پر کھڑا ہونا بہت مشکل تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد البٹراس نیواڈا[۱] کی سرزمین پر اڑنے لگا یہ زمین کوہ سیبرا کی نقرئی کانون کے سلسلے کو کیلی فورنیا[۲] کے سونیکی کانون سے جدا کرتی ہے۔

فیل ایوانس نے کہا۔ مین خیال کرتا ہون کہ رات ہونے سے پہلے ہم سان فرانسسکو دیکھنے لگینگے۔

پرودنٹ:۔ خوب، اور اسکے بعد؟

اتنے مین انجینر رابر بھی جہاز کی سطح پر نظر آیا دونون صاحب جھٹ اسکے پاس جاکر کہنے لگے۔

جناب انجینر رابر صاحب! اب ہم امریکہ کے آخری حدود تک پہونچ گئے، اب ہم جانتے ہین کہ آپ یہ مذاق ختم کر دیجئے....

حضرات! مین مذاق کو ہرگز پسند نہین کرتا۔

انجینر نے یہ کہکر ٹام ٹارنر کو اشارہ کیا، اسیوقت البٹراس زمین کے قریب آگیا۔ لیکن اسقدر تیز چلنا شروع کیا کہ اس کی سطح پر کھڑا ہونا محال تھا، مسافر بڑی دشواری سے خود کو لیتے اپنے کمرون تک پہونچ سکے اور وہان ذرا سکون پایا۔

---

۱ نیواڈا ممالک متحدہ امریکہ کی مغربی ریاست ہے یہان کوہ سیرا نیواڈا ہے جس مین چاندی کی کانین پائی جاتی ہین (مترجم ہووم)

۲ کیلی فورنیا ممالک متحدہ امریکہ کی مغربی ریاست ہے یہان سونے کی کانین ہین (مترجم الدوہ)

پروڈنیٹ نے کہا:۔ اگر یہ مجھے اب ذرا دیر بھی تنگ کریگا تو مین اسکا گلا اس زور سے دباؤنگا کہ اس کی جان اسکے البٹراس سے بھی جلدتر جہنم مین پہونچ جائیگی۔

فیل ایوانس! اس مین کوئی فائدہ نہین! بھاگنے کی تدبیر سوچنا چاہیئے!

پروڈنیٹ۔ بیشک، ضرور چاہیئے!

جسوقت مسافر سونے کو چلے اسوقت شرپ شرپ کی بہت بلند آواز انھین سنائی دی۔ یہ سمندر کے موجون کی آواز تھی جو ساحل سے ٹکرا رہی تھین موجونکی یہ آواز گویا کسی منادی کی آواز تھی جو امریکہ کے حدود سے نکل آنیکا اعلان کررہا تھا۔

نوان باب

(البٹراس کہان دس ہزار کیلومیٹر سفر طے کرتا ہے اور کہان ایکدم بیٹھنے کا موقعہ آتا ہے!)

پروڈنیٹ اور فیل ایوانس نے بھاگ جانے کا قطعی ارادہ کرلیا تھا، کیونکہ ہوائی جہاز مین آٹھ طاقتور اور قوی آدمی موجود تھے، جن پر دو آدمیون کا فتح پانا اور جہاز پر قبضہ کرکے جہان اپنا جی چاہے وہان اتر آنا غیر ممکن تھا۔ شاید آپ یہ کہین کہ دو نہین بلکہ یہ بھی تین آدمی ہین کیونکہ فریکولن بھی ان کے ہمراہ ہے! لیکن یہ واقعہ ہے کہ اگر آپ فریکولین کو پہچانتے ہون کہ وہ کس قدر کاہل، ڈرپوک، اور صرف کھاؤ ہے تو اسے آدمیون مین شمار نہ کرینگے۔

غرض کہ جب زور آزمائی سے کام نہین نکل سکتا تو کوئی چال چلنا چاہیئے۔ فیل ایوانس نے یہ معاملہ ہر طرح سے پروڈنیٹ کو سمجھادیا اور اس سے کچھ روز صبر وضبط سے کام لینے کی استدعا کی۔ چنانچہ دونون وقت اور موقعہ کی تاک مین ہوگئے

دوسرے دن جب یہ لوگ اپنے کمروں سے باہر نکلے تو ساحل کا نام و نشان بھی نہ پایا اور اپنے قدموں کے نیچے بحر محیط کبیر کو شکوہ و عظمت کیساتھ موجیں مارتا ہوا دیکھا۔

البیٹراس کمال سرعت کے ساتھ سطح سمندر سے سو میٹر بلندی پر بار پیمائی کر رہا تھا۔

انجینئر رابر اپنے کمرہ سے بہت کم باہر نکلتا ہے آج بھی وہ اپنی عادت کے موافق بہت غیر وقت اپنے کمرہ سے باہر نکل کر کشتی کے دنبال کی طرف ٹہلنے لگا۔ اور اپنے مسافروں کو دور سے ایک سلام کیا!

آج فریکولن بھی امید سے زیادہ اور غیر معمولی جرأت وجسارت سے کام لیکر اپنے کمرہ سے باہر نکلا۔ مگر اس حالت میں کہ اس کی آنکھیں نہ سونے دبے خوابی کیوجہ سے سرخ ہو رہی تھیں، اس کی نظر بدحواسی کا پتہ دے رہی تھی۔ پانوں کانپ رہے تھے۔ جیسے کوئی شخص کسی کمزور و غیر استوار چیز پر پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہے یا تنگ پل سے رُک رُک کر چلتا ہے، اسطرح چل رہا تھا۔

پہلے پہل جب اس نے دیکھا کہ پنکھے حسب معمول پھر رہے ہیں تو اسے کسی قدر اطمینان ہوا۔ اور ان شہروں، ان زمینوں کو دیکھنے کی آرزو ہوئی جن پر سے البیٹراس گزر رہا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ کٹھرہ کی طرف چلا۔ اور اندھوں کی طرح ٹٹول کر کٹھرہ پکڑ لیا۔

سچ تو یہ ہے کہ فریکولن کی یہ جسارت بہت بڑی ہمت سمجھنا چاہیے شاباش مسٹر فریکولن، شاباش!!

سب پہلے اس نے اپنے کو پیچھے کی طرف ہٹا کر کٹھرہ زور سے ہلایا تھا کہ یہ معلوم کرلے کہ وہ مضبوط ہے یا نہیں۔ جب دیکھ لیا کہ کٹھرہ مضبوط ہے تو وہ سیدھا کھڑا ہو گیا

اور ہمت باندھ کر اپنا سر نیچے کیطرف جھکایا مگر ہم یہ بتائے دیتے ہین کہ فرکولن نے یہ سب کام آنکھین بند کر کے کئے تھے۔ اب اسنے ایکبارگی آنکھین کھول کر نیچے کیطرف دیکھا دیکھتے ہی وہ بے تحاشا چلایا اور پیچھے چلا۔ اس نے اپنا سر دونون کاندھون مین اسطرح ڈال دیا کہ انسان کو اسکی یہ حرکت حیرت مین ڈالتی تھی! اگر اس کے بال گھونگھر والے نہوتے تو ضرور کھڑے ہو جاتے۔ وہ زور سے چلا اٹھا۔

پناہ بخدا، سمندر ہے! سمندر!!

فرکولن کی یہ حالت جہاز کا خانساماں دیکھکر جھٹ دوڑ کر اسکے پاس پہونچا اور اگر وہ اس کی بغلون کے نیچے ہاتھ نہ دے لیتا تو بیچارہ فرکولن پیٹھ کے بل زور سے گر پڑتا۔ یہ خانساماں فریخ ٹاپخ نامی ایک فرانسیسی ہے۔ البتہ اس کے گردہ مین اسکا داخل ہونا بھی ایک معما اور راز ہے مگر یہ انگریزی زبان خوب بولتا ہے اسنے فرکولن کی بغلون مین ہاتھ دیکر اسے زور سے ہلایا اور کہا، سیدھے ہو۔ سیدھے کھڑے ہو،

فرکولن نے مایوسی کی نظر البتہ اس کے پنکھون کی طرف گرڑوے ہوے کہا۔

دہائی ہے مسٹر ٹاپخ!

کیا کہتے ہو؟

کیا یہ سب ٹوٹ جائینگے۔

نہین! لیکن ایک نہ ایک دن ضرور ٹوٹینگے۔

کیون! کیون؟

کیونکہ ہمارے ملک کی کہاوت ہے کہ جو چیز چلتی ہے وہ ایک دن ضرور گھستی اور ٹوٹتی ہے

لیکن خدا کی پناہ! آپ نہین دیکھتے کہ ہمارے نیچے سمندر ہے!

اچھا تو ہے نہ، اگر گرو گے تو زخمی ہو گے!

لیکن ڈوب تو جاؤنگا؟

ہان ڈوب جاؤ گے لیکن ریزہ ریزہ تو نہ ہو گے!

چند منٹ کے بعد فرکوین کے حواس درست ہوے اور وہ اپنے کمرہ مین چلا آیا۔

آج ۲۹ رجون کو ہوائی جہاز معتدل رفتار سے سفر کر رہا ہے اور سطح سمندر سے ہمیشہ سو میٹر بلند رہتا ہے۔ اس وجہ سے سطح سمندر بہت اچھی طرح دکھائی دیتی ہی۔

پرو ڈینٹ نے کہا! یہان رابر مچھلیون کا شکار کھیلنا چاہے تو کچھ عجب نہین۔ کیونکہ مین دیکھتا ہون اسکی جماعت مچھلیون کے شکار کا سامان تیار ہی ہے۔

فیل ایوانس۔ لیکن سمندر مین تو کوئی مچھلی دکھائی نہین دیتی صرف ڈہیل[1] مچھلیان ہین مگر انکے شکار مین بیکار خون ریزی کے سوا اور کوئی فائدہ نہین۔

دونون دوست باتین کر رہے تھے کہ رابر سطح جہاز پر دکھائی دیا۔ ٹام ٹارنر بھی اسکے ساتھ تھا۔ ٹام ٹارنر کے اشارے پر البٹراس اور نیچا ہو کر سطح سمندر سے ۵ فیٹ کی بلندی پر آ ٹھہرا۔

نہ کوئی ساحل دکھائی دیتا ہی نہ کوئی کشتی صرف پانی کی بھاپ کے فوارے بعض ڈہیل مچھلیون کے دماغ سے نکل کر ہوا مین اٹھ رہی ہین یا بعض نقطے سطح سمندر پر

---

[1] ڈہیل بہت بڑی مچھلی ہوتی ہے۔ اس کا وجود اگلے زمانہ مین جہازون کیلئے بہت خطرناک تھا کیونکہ اسکی ٹکر سے اکثر جہاز غرق ہو جاتے تھے۔ اسکے جسم سے چربی بہت نکلتی ہے اور صرف چربی اور ہڈی کی تجارت کیلئے شکار کی جاتی ہے (مترجم اردو)

دکھائی دیتے ہین۔

ٹام ٹارنر اور دو انجن کے آدمی ہوائی جہاز کے سرے پر گئے۔ ان لوگون کے ہاتھ مین ایک ایک کالیفورنیا کی بندوق تھی، جو خاص طور پر وھیل کے شکار کے لئے بنائی جاتی ہے، اور اوسکے کارتوس سے چپکن نامی ایک پردار تیر نکلتا ہے اِس چپکن والے کارتوس مین ایک مضبوط ڈوری بندھی ہوئی تھی جو جہاز کی سطح پر خانہ دار چرخیون مین رکھی تھی۔ اتنے مین انجینیر رابر کشتی کے سرے پر دیدبان کی جگہ پر آیا اور اپنے سیدھے ہاتھ پر ڈرائیور کو اور بائین ہاتھ پر سکاندار کو اشارہ کیا اور کمان دینے لگا۔ البٹراس کس سرعت اور سہولت کے ساتھ ایک اشارہ کا تابع ہے جس کی تعریف نہین ہوسکتی۔ گویا یہ جہاز ایک جاندار وجود ہی اور رابر اسکی جان۔

اس عرصہ مین ٹام ٹارنر چلایا کہ:۔ یہ ہے وھیل۔ یہ ہے! دھیل یہ ہے، وھیل واقعی ساٹھ ستر میٹر آگے ایک بہت بڑی وھیل دکھائی دی تھی۔ البٹراس کو ایک دم وھیل کی طرف چلایا اور وہ وھیل کے سر پر پہونچکر ٹھہر گیا۔ ٹام ٹارنر نے چپکن دار بندوق نکال کر وھیل کی پیٹھ کا نشانہ باندھا۔ اور لبلبی دبائی۔ چپکن بندوق سے نکلکر وھیل کی پیٹھ پر جا لگا اور جو رسی اوس مین بندھی تھی وہ بھی اسکے ساتھ تھی جیسے ہی گولی وھیل کی پیٹھ پر لگی ہے ویسے ہی چپکن بھی اوسکے جسم مین گھس گیا۔ غریب جانور نے چپکن کے صدمے سے پریشان ہوکر اپنی دم اس زور سے پانی مین ماری کہ بہت سا پانی اوچھل کر جہاز مین آگرا۔ پھر وہ وھیل بہت تیزی کے ساتھ پانی مین غوطہ لگا گئی۔ جب چرخی پر چپکن کی رسی لپٹی ہوئی تھی وہ خود بخود اس زور سے گھومنے لگی کہ اس مین آگ لگ جانے کے خوف سے اسپر

پانی ڈالنا پڑا۔ اب وہیل کی طاقت ملاحظہ فرمائیے کہ وہ اس رسی کی وجہ سے جو جہاز مین بندھی ہوئی ہے کس تیزی کے ساتھ جہاز کو اپنے پیچھے کھینچے لئے جا رہی ہو نکھے رک گئے، مگر البٹراس ہر حالت مین وہیل کے پیچھے پیچھے چلنے پر مجبور تھا۔ ٹام ٹارنر ہاتھ مین چھری لئے ہوئے منتظر کھڑا تھا کہ اگر مچھلی سے جہاز کو کوئی نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہو تو وہ فوراً رسی کاٹ دے۔

آدھ گھنٹے تک البٹراس وہیل کے پیچھے پیچھے ۶ میل تک اسیطرح پھرتا رہا اسکے بعد مچھلی کے قوٰی مین ضعف محسوس ہونے لگا۔ راہبر نے اشارہ کیا، کنارے کے نکھے گھومنے لگے اور البٹراس ۲۵ میٹر اونچا ہوا۔ عظیم الخلقت وہیل اپنی دم زور زور سے پانی پر مارتی تھی، اور کبھی تڑپ تڑپ کر دریا مین تلاطم پیدا کر دیتی تھی۔ یکبارگی مچھلی اوچھلی اور پھر ایسا غوطہ لگایا کہ ٹام ٹارنر بھی حیران رہ گیا کہ کیا کرے۔ آن واحد مین جہاز سمندر کی سطح تک جھک آیا۔ جہان وہیل نے غوطہ کھایا تھا وہان پر بڑا بھنور پڑ گیا۔ موجین اوچھل اوچھل کر البٹراس کی سطح پر گر رہی تھین۔ جہاز اور جہاز والے ایک عظیم الشان خطرہ سے دو چار تھے۔

لیکن ہزار شکر کہ ٹام ٹارنر اس عرصہ مین رسی کاٹنے مین کامیاب ہو گیا اور خطرہ جاتا رہا۔ البٹراس مچھلی کی رسی سے رہائی پاتے ہی ایکدم سطح سمندر سے اُچھلکر دو سو میٹر کی بلندی پر پہونچ گیا۔ راہبر بہت استقلال کے ساتھ اپنے ہوائی جہاز کو حالت اعتدال مین لے آیا تھا۔

چند منٹ کے بعد وہیل مچھلی کی لاش البٹراس کے جھٹکے کی تکلیف سے مر کر سطح سمندر پر اوبھر آئی اور ہر طرف سے مردار خوار دریائی پرندے اسپر ٹوٹ پڑے

البیٹراس نے تھوڑی دیر تک یہ تماشہ دیکھکر اپنی راہ لی اور بادیہ پیمائی شروع کردی دوسرے دن ۳۰ جون کو زمین دکھائی دی یہ خشکی جزیرہ نماے ایلاسکا[1] کی تھی البیٹراس یہان بھی مذکورۂ بالا مچھلیون کے شکار کا تماشہ دیکھتا ہوا چلدیا۔

دو ہزار کیلو میٹر کا فاصلہ جو جزائر الیوشن[2] اور کمچٹکا[3] کی چوٹی کے درمیان ہے شام تک طے ہوگیا۔ پروڈینٹ اور فیل ایوانس نے اب تک بھاگنے کا موقع نہ پایا۔ خیال ہوتا ہو کہ شاید وہ اس سرزمین پر بھاگنا بھی مناسب نہین جانتے۔

البٹراس جزیرہ نماے کمچٹکا سے ایک ساعت مین گذر گیا۔ پٹیرو پاؤلووسک کی عمارتین اور کلوشوکا آتش فشان پہاڑ یہ لوگ صرف ایک سکنڈ دیکھ سکے۔ یکم جولائی کو شمالی جاپان[4] کی

---

[1] جزیرہ نماے ایلاسکا براعظم امریکہ کے گوشہ شمال و مغرب مین واقع ہے اسکو سائبریا سے ابناے بیرنگ جدائی کرتی ہے یہان سردی کی شدت کے باعث تجارت بہت ہی کم ہو سکتی ہے۔ یہان کے لوگ دریاؤن مین سامن مچھلی کو اور ساحل سے کچھ فاصلہ پر سمور دار دریائی جچھڑون کو پکڑتے ہین اور ان کی تجارت سے بہت فائدہ اٹھاتے ہین۔

۱۸۶۷ء مین ملک کو ممالک متحدہ امریکہ نے روس سے خرید کرکے اپنے ملک مین شامل کرلیا۔ اسکا دارالسلطنت ٹسکا ہے (مترجم اردو)

[2] جزائر الیوشن بحر پاسفک مین جزیرہ نماے ایلاسکا کے قریب چند چھوٹے چھوٹے جزیرون کا مجموعہ ہو جو ممالک متحدہ امریکہ کے قبضہ مین ہین (مترجم اردو)

[3] کمچٹکا مشرقی سائبیریا مین ایک بڑا جزیرہ نما ہے۔ یہ پہاڑی ملک اور سلطنت روس کے قبضہ مین ہو اس کا سب سے بڑا شہر پیٹرو پاؤلووسک ہے۔ مترجم اردو)

[4] جاپان تین بڑے بڑے اور چند چھوٹے جزیرون کا مجموعہ یہ ایشیا کے مشرق مین ہو اسکے خاص خاص جزیرے۔ یزو۔ ہونڈو۔ شکوکو۔ کیوشو۔ اور فارموسا ہین (مترجم اردو)

چٹیان اور سنگھالین[1] کے جزیرے نظر آنے کے بعد ابنائے لاپیروس[2] مین پہونچ گئے جو ان جزائر کے درمیان واقع ہے اس ابنائے مین دریائے آمور گرتا ہے جو سائبیریا کا سب سے بڑا دریا ہے

جب یہ مسافر آبنائے پر پہونچے تو انھین بہت تاریک اور غلیظ بھاپ نظر آئی البیٹراس اونچا ہو کر اُس بھاپ کی زد سے بچ گیا اب رابر اپنے مہمانون کے سامنے آکھڑا ہوا۔ اور بے پروائی سے کہنے لگا!

دوستو! جب جہاز اور کشتیان بخارات اور آندھی کو دیکھتے ہین تو اپنے کو ایک عظیم الشان خطرہ مین سمجھ کر سیٹیان بجاتے ہوے آہستہ آہستہ چلتے ہین، تاکہ کسی دوسرے جہاز یا پہاڑ سے ٹکرا نہ جائین مگر البیٹراس کو آندھی کی کچھ پروا نہین وہ دم بھر مین آندھی کے اوپر جا کر بے پروائی کے ساتھ حسب معمول چل سکتا ہی۔

رابر یہ کہکر ان کے سامنے سے چلتا ہوا۔ اور جو سگار وہ منھ مین دبائے تھا اسکے پینے مین مصروف ہوگیا۔

فیل ایوانس نے پروڈینٹ سے کہا:۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حیرت انگیز البیٹراس کسی چیز سے خوف و خطر نہین رکھتا!

معلوم ہوگا کہ رکھتا ہے یا نہین؟

پروڈینٹ کی اس بات سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی مخفی مگر خطرناک خیال اسکے دل مین جگہ پکڑے ہوئے ہے۔

---

[1] جزیرۂ سنگھالین بحر پاسفک مین سائبیریا کے قریب اور جاپان کے اوپر واقع ہی جنگ روس و جاپان مین۔ جاپان نے سنگھالین کا نصف حصہ روس سے لے لیا (مترجم اردو)

[2] یہ آبنائے لاپیروس جزیرۂ سنگھالین اور جاپان کے درمیان واقع ہے (مترجم اردو)

اس روز تمام دن آندھی چلتی رہی۔ البٹراس اس خیال سے کہ کہیں جاپان کے مشہور پہاڑ سے ٹکرا جائے بہت بلند ہو گیا۔ دوسرے دن جب آندھی فرو ہوئی تو ایک خوبصورت شہر دکھائی دیا، جس کی عمارتیں چھوٹی چھوٹی روغنی لکڑی کی بہت دلکشی رکھتی تھیں۔ سڑکیں اور بازار صاف اور سیدھے تھے باغ اور جنگل اور چاولوں کے کھیت پوری طور پر نظر آتے تھے! فیل ایوانس نے چونکہ ادھر کی سیاحت کبھی نہیں کی تھی اس وجہ سے وہ اس شہر کو نہ پہچان سکا۔

اس عرصہ میں رابر نے سیاحوں کے قریب آ کر کہا:۔

دوستو! میں جانتا ہوں کہ آپ اس شہر کو نہیں پہچانتے۔ اس لئے میں بتاتا ہوں کہ اس کا نام یدو ([١]) ہے پرڈنٹ نے کوئی جواب دیا کیونکہ وہ جب انجینئر کے سامنے آتا تھا تو بدحواس ہو جاتا تھا۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ اب بگڑا ہی چاہتا ہے۔

رابر نے پھر کہا: حقیقت میں شہر یدو کا منظر بہت خوشنما ہے لیکن تھوڑی دیر بعد آپ ملک چین کے دارالسلطنت شہر پیکن ([٢]) کا منظر دیکھئے گا تو اسے بھی بھول جائیے گا

---

[١] یدو جسے اب ٹوکیو کہتے ہیں جاپان کا دارالسلطنت ہے۔ اسمیں بہت سی نہریں ہیں مکانات اکثر بانس اور کاغذ کے بنے ہوئے ہیں اس قسم کے مکانات سے زلزلوں میں جان و مال کا بہت کم نقصان ہوتا ہے مگر آگ کثرت سے لگا کرتی ہے۔ یہاں پیتل اور روغنی چیزوں کا کام اچھا بنتا ہے (مترجم اردو)

[٢] چین کا دارالسلطنت ہے اسے قدیم زمانہ سے دارالسلطنت ہونے کا فخر حاصل ہے شہر کے چاروں طرف فصیل ہے جس میں نو دروازے بہت خوبصورت بنے ہیں۔ یہ شہر دو حصوں میں تقسیم ہے۔ ایک میں مانچو تاتاریوں کے مکانات بادشاہی محل۔ کچہریاں وغیرہ ہیں۔ دوسرے حصہ میں چینی آباد ہیں ١٦٤٣ء میں چینیوں کے درمیان خانہ جنگیاں شروع ہوئیں ایک فریق نے منچوریا کے ایک تاتاری رئیس کو بلایا جو بغاوت فرو کر کے خود بادشاہ بن بیٹھا۔ ١٩١١ء تک مانچو تاتاریوں کی حکومت چین میں رہی آخر ١٩١٢ء میں چینیوں نے آخری مانچو بادشاہ کو تخت سے اتار کر جمہوری حکومت قائم کی (مترجم اردو)

ایک گھنٹہ مین البیٹراس آبنائے کوریا[۵۱] سے گزر گیا۔ اور جزیرہ نمائے کوریا سے گذر کر بحیرۂ زرد[۵۲] مین داخل ہوا۔

۷۔ جولائی کو چین کے پایۂ تخت پیکن مین پہونچا۔ ہمارے دونون سیاح کٹہرہ سے ٹکے ہوے باہر کا تماشہ دیکھ رہے تھے۔ حقیقت مین انھون نے شہر کو ویسا ہی پایا جیسا رابر نے بیان کیا تھا۔ اس بڑے شہر کو ایک دیوار نے دو حصون مین تقسیم کر دیا ہی ایک کو چین اور دوسرے کو مانچو کہتے ہین۔ اسکے اطراف مین جو بارہ محلے ہین وہ اور وسط شہر کے وسیع بازار۔ زرد و سبز رنگ کے بڑے بڑے مندر۔ امرا کے مکان اور باغ۔ شہر کے زرد رنگ کے بڑے بڑے مندر اور باغ۔ مصنوعی تالاب اور سرسبز و شاداب پہاڑ۔ ایک ایک کر کے سب دیکھے۔ بیچ شہر مین سرخ رنگ کا شاہی محل بھی نظر آیا جسے "شہر سرخ" کہتے ہین۔

اتنے مین البیٹراس رنگ برنگ کی ہزارون تپنگون کی جھرمٹ مین داخل ہوا۔ جو ہوا مین اُڑ رہی تھین۔ چینیون نے یہ تپنگین مختلف شکلون اور طرح طرح کے رنگون کی بنائی تھین اور چینی اون کے بڑے شوقین ہین۔ ان تپنگون کی آواز و فضائے ہوا مین ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا مختلف قسم کے باجے بج رہے ہین۔ رابر گویا ان آوازون سے بہت خوش ہو رہا تھا کیونکہ وہ الگ الگ ہر تپنگ کے

---

[۵۱] کوریا کا جزیرہ نما پہلے چین کی سلطنت مین شامل تھا ۱۸۹۵ء مین اس سے الگ ہو گیا ۱۹۱۰ء سے یہان کا بادشاہ سلطنت جاپان کا ماتحت ہے۔ یہ ملک بہت پہاڑی ہے جسمین سونا چاندی لوہا کوئلہ وغیرہ پائے جاتے ہین۔ یہان آتش فشان پہاڑ بھی ہین دار السلطنت سیول ہے آبنائے کوریا جزیرہ نمائے کوریا اور جزائر جاپان کے درمیان مین واقع ہے (مترجم اردو) [۵۲] بحیرۂ زرد جزیرہ نمائے کوریا و چین کے درمیان مین پھیلا ہوا ہے۔ اسکے مشہور بندرگاہ پورٹ ارتھر اور کیاؤ چاؤ ہین (مترجم اردو)

پاس جاکر اس کی آواز سنتا تھا۔ لیکن چینی لوگ جو پتنگون کی ڈورین ہاتھ مین لئے ہوئے ڈھول۔ نقارے، اور تاشے بجا رہے تھے اونھون نے البٹر اس کو پتنگون کے پاس دیکھا تو اسے کوئی خوفناک پرندہ سمجھ کر دہشت کے مارے ایکدم ان مین سناٹا چھا گیا۔ سب نے خاموش وساکت ہوکر پتنگون کی ڈورین چھوڑ دین اور بندوقون اور طپنچون کے فیر شروع کر دیے۔

بعض پتنگین فوراً اور بعض آہستہ آہستہ۔ زمین پر گر پڑین اور مختلف قسم کی دلچسپ آوازین بھی بند ہو گئین۔

اتنے مین ٹام طارنر کے بگل کی آواز فضاے ہوا مین نہایت شدت کے ساتھ بلند ہوئی اور جہاز بہت تیزی کے ساتھ حدود پیکن سے باہر نکل گیا۔

البٹر اس اب یہان سے کدہر جائیگا ہم بتاتے ہین کہ وہ برابر ہمیشہ جنوب و مشرق کی طرف چلتا رہا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شاید ہندوستان کی طرف جانا چاہتا ہے۔

جہاز کے پیکن سے چلنے کے ۱ گھنٹہ بعد فیلپ ایوانس اور پریذیڈنٹ نے شن سی کے اطراف مین ایک بڑی سد[1] (دیوار) دیکھی اُس کے بعد حدود چین سے

---

[1] دیوار چین تقریباً ۲½ ۱ ہزار فیٹ لمبی، بیس سے تیس فیٹ بلند، اور چوڑی اتنی ہو کہ ۲ سوار ایک قطار مین پہلو بہ پہلو اسکے اوپر چل سکتے ہین سو سو گز کے فاصلہ پہ برج بنے ہین جہان پہاڑ اور دریا آگئے ہین اُن پر پل باندھ کر دیوار کا سلسلہ قائم کیا گیا ہے ۔ عیسوی سے ڈیڑھ سو چودہ برس قبل تاتاریون کے حملے کو روک کے لئے یہ دیوار بنائی گئی تھی (مترجم اردو)

گزر کر تبت[1] کی طرف چلے۔

تبت کے ایک میدان مین جو نباتات سے بالکل خالی تھا ہر طرف برف سے ڈھکے ہوے پہاڑ اور ٹیلے نظر آرہے تھے بعض جمے ہوے برف کے مخروطی ستون، اور آبشار جو جمی ہوئی برف سے ستون بن گئے تھے، بعض جمے ہوے تالاب جن کے چارون طرف سر سبز درخت تھے اور جو اس سرزمین کے مخصوص جنگل تھے۔ صاف محسوس ہوتا تھے۔ ساتھ ہی ان زمینون پر ایک عالم سرما۔ ایک شدید ترین سردی کار فرما تھی۔ اسوقت بارومیٹر ۴۰۵ میلو میٹر نیچا ہو گیا تھا۔ اور چار ہزار میٹر بلندی کا نشان دے رہا تھا باوجودیکہ گرمی کا موسم تھا لیکن حرارت درجہ صفر سے آگے نہین بڑھتی تھی ہوا کی برودت جہاز کی سرعت کے ساتھ بڑھ جانے کی وجہ سے ناقابل برداشت ہو گئی تھی۔ اگرچہ سیاحون نے گرم لباس پہن لیا تھا۔ جو ابر کی طرف سے ان سب کے کمرون مین فراہم تھا۔ پھر بھی انھین اپنے کمرون کے اندر چلا جانا ہی پسندیدہ و مناسب معلوم ہوا۔

۱۰ر جولائی کو پرودینٹ اور فیل ایوانس نے اپنے سامنے انتہائی افق پر ایک بلندی

---

[1] تبت کی مغربی و جنوبی سرحد پر ہمالیہ کے پہاڑ کشمیر سے آسام تک پھیلے ہوے ہین۔ شمال مین کیون لن اور التین تاغ کے پہاڑ اور مشرق مین چین کے پہاڑ واقع ہین۔ قراقرم کا سلسلہ جو کشمیر کے شمالی سرے پر ہے وہ بھی ہمالیہ کا ایک حصہ ہے۔ اس حدب کی زمین بہت پتھریلی ہے بعض برفستانی پہاڑ جو سمندر کے سطح سے ۵ میل اونچے ہین اس حدب کی سطح سے صرف ٹیلے کی طرح معلوم ہوتی ہین۔ جھیلین بہاں کثرت سے ہین بعض کھاری اور بعض میٹھی انسر کی جھیل اور کیلاش کا پہاڑ بہت خوش منظر ہین۔ یہان کے لوگون کا مذہب بدھ ہے جن کا گرو دلائی لاما یہان کا حاکم ہے جو برائے نام چین کا ماتحت ہے سنہ ۱۹۰۶ء مین حکومت برطانیہ کی معرفت ایک معاہدہ تبت مین گئی اور لاما کے ساتھ یہ طے ہوا کہ براہ راست کسی قسم کا معاملہ غیر سلطنتون سے نہ کیا جائے اور ہندوستانیون کے ساتھ تجارت کی آزادی دی جائے۔

حائل دیکھی ۔ وہ لوگ اپنے کمرہ کے آئینہ سے اس بلند دیوار کو بہت غور سے برابر دیکھتے رہے۔

فیل ایوانس نے کہا ۔ میں خیال کرتا ہون کہ شاید کوہ ہمالیہ ہے ۔

دوسرے دن ۱۱ر جولائی کو جہاز ریاست نیپال[۱] کے اوپر اس بلند پہاڑ کے سامنے جا پہونچا جہان زمین کی عجیب غریب شکلین بن گئی ہین ۔ دو سو سے زیادہ پہاڑ و نکی چوٹیان دکھائی دے رہی تھین ۔ ان مین سے سترہ چوٹیون کی بلندی جن کی پیمائش ہو چکی ہے ۲۵ ہزار قدم ہے اسوقت البٹراس کے سامنے ایورسٹ[۲] پہاڑ کی چوٹی ہے ۸۸۰۰ میٹر بلند ہے ۔ اس سے پہلے کوہ دھولاگری کی چوٹی دکھائی دے رہی تھی جو ۸۲۰۰[۳] میٹر بلند ہے اور اس سے پہلے کوہ کنچن جنگا کی چوٹی نظر آئی تھی جس کی بلندی ۸۵۰۰[۴] میٹر ہے یہ مسلسل اور عظیم الشان پہاڑون کا سلسلہ ریڑھ کی ہڈیون کے مشابہ ایشیا مین واقع ہے جو ایشیا کو دو وسیع اور نشیبی حصون مین تقسیم کرتا ہے ۔ اسکے مشرقی جانب چین اور وسطی ایشیا ہے اور مغرب کی طرف ہندوستان ہے ۔

---

[۱] ریاست نیپال ہندوستان کے شمال مین اور تبت کے جنوب مین واقع ہے یہ بالکل پہاڑی ملک ہے یہان کا راجہ گورنمنٹ برطانیہ کے زیر حمایت ہے اس ریاست کا دار السلطنت کاٹھمانڈو ہے جہان ایک انگریزی رزیڈنٹ بھی رہتا ہے (مترجم اردو)

[۲] ایورسٹ ہمالیہ پہاڑ کی سب سے اونچی چوٹی ہے مصنف نے اسکی پیمائش ۸۸۰۰ میٹر تحریر کی ہے جو تقریباً ۲۸۸۰۰ فیٹ ہوتے ہین لیکن اسکی صحیح پیمائش ۲۹۰۰۲ فیٹ ہے (مترجم اردو)

[۳] دھولاگری ہمالیہ پہاڑ کی چوٹی ہے اسکی بلندی مصنف نے ۸۲۰۰ میٹر بیان کی ہے جو تقریباً ۲۶۹۰۳ فیٹ ہوتے ہین مگر صحیح بلندی ۲۶۸۲۶ فیٹ ہے (مترجم اردو)

[۴] کنچن جنگا کی بلندی مصنف نے ۸۵۰۰ میٹر لکھی ہے جو ۲۸۰۰۰ فیٹ ہوتی ہے لیکن صحیح پیمائش ۲۸۱۵۰ فیٹ ہے ۔ ایورسٹ کے مشرق کیطرف کنچن جنگا اور مغرب کیطرف دھولاگری واقع ہین (مترجم اردو)

البیڑا اس ان چوٹیون سے بلند ہوکر گزرنے کی فکر مین نہ تھا۔ بیشک پہاڑون کے اس سلسلہ مین بہت سے راستے اور درے بھی موجود ہین جنھین رابر نے دیکھا ہو اور وہ خوب جانتا ہو، شاید اسوقت وہ انھین عمیق وخطرناک راستون اور درون سے گزرنا چاہتا ہو واقعی رابر نے ایسا ہی کیا اور نادرہ روزگار ہوائی جہاز اسی تیز رفتاری کے ساتھ درہ ایپی گاس مین داخل ہوا۔

جہاز والون نے رات بہت پریشانی اور تکلیف مین بسر کی۔ ہوا کی کمی سانس گھونٹے دیتی تھی۔ سردی کی شدت سے تمام بدن کانپ رہے تھے۔ رابر بہت گرم اور موٹے کپڑے پہنے ہوے کشتی کے سرے پر اپنی کپتانی کی جگہ پر کھڑا ہو بہت مہارت کے ساتھ جہاز چلانیکے متعلق احکام دے رہا تھا۔ ٹام ٹارنر بہت ہوشیاری اور قابلیت کیساتھ جہاز کے سکان کا انتظام کر رہا تھا۔ ڈرائیور ایک منٹ کے لئے بھی غافل نہ تھا پنکھے اپنی غیر معمولی تیزی کے ساتھ گھوم رہے تھے۔ اور ان سے عجیب غریب آوازین پیدا ہو رہی تھین بارومیٹر دو سو نوے ملی نیچے اتر آیا تھا جس سے سات ہزار میٹر کی بلندی پر ہونیکا پتہ چلتا تھا۔

لیکن کوہستان کا منظر بہت بھیانک اور دہشت ناک تھا۔ ہر طرف پہاڑون کی سفید سفید چوٹیان نمودار تھین۔ ستون نما برف کی شکلین دس دس ہزار قدم طولانی ہر ہر طرف نظر آتی تھین۔ اس پہاڑی سلسلہ کے دامن مین بہت گھنے اور تیرہ و تار جنگل دکھائی دے رہے تھے۔

رات گزر گئی اور البیڑا اس نے نیچے اترنا شروع کیا۔ دو تین گھنٹہ کے عرصہ مین درے کے دہانہ سے باہر نکل آیا جسکی بلندی کے انتہائی مرکز پر وہ قطع مسافت کر رہا تھا

جس وقت وہ درے کے دہانہ سے باہر نکلا ہے تو سیاحون کو ایک بہت وسیع وادی جلوہ نما نظر آئی۔ رابر نے مہانون کے پاس آکر مہذب انداز و آواز سے کہا:۔

دوستو! یہ ہے ہندوستان!

دسوان باب

(خدمت گار فریکولن کہان دریا مین کئی ایک غوطے کھاتا ہے!)

انجینر رابر کا یہ قصد نہ تھا کہ اپنا جہاز ہندوستان کے بہتر مقامات پر گھمائے نہین بلکہ اس کا قصد واحد صرف یہ تھا کہ اپنی اڑانے والی مشین کا پوری طور پر مکمل ہونا اسکے انکار کرنے والون پر ثابت کردے اور یہ کہ وہ دنیا کے سب سے بڑے پہاڑ ہمالیہ کے خوفناک درون سے کس مہارت اور کس خوبی کیساتھ گزرتا ہے۔ کیا البٹراس نے یہان کوئی نقصان نہین اٹھایا؟ یہ آخر مین معلوم ہوگا!

پرو ڈینٹ اور فیل ایوانس جس معجز نما آلہ پرواز پر سوار تھے اگرچہ اوس کی کمال صناعی اور فوق العادت مہارت کے دل سے معترف و ثنا خوان ہی نہ تھے بلکہ حیران اور متعجب تھے، لیکن دشمنی کی وجہ سے اسکی تعریف مین برائے نام ذرا بھی حصہ نہین لیتے تھے بلکہ اپنا وقت بھاگ جانیکی فکرون مین صرف کیا کرتے تھے۔

کوہ ہمالیہ کے دامن مین ترائی نام ایک بڑا چمن زار ہے جو کیچڑ وغیرہ سے ہمیشہ بھرا رہتا ہے اور اپنے اطراف کے باشندون مین تپ ولرزہ پھیلا دیتا ہے۔ لیکن اطمینان رکھیئے کہ البٹراس کے سوارون کو اس راہ مین بھی کوئی نقصان نہین پہونچ سکتا۔ البٹراس بہت بلندی سے اسکے اوپر سے گزر کر اس وادی مین نکل آیا ہے

جو ترکستان اور چین کو ایک دوسرے سے ملاتی ہے۔

۱۲ جولائی کو صبح کیوقت کشمیر کی لطیف و پر فضا وادی البٹراس کے سامنے جلوہ طراز تھی۔ ہمالیہ کے چھوٹے بڑے سلسلون کے بیچ مین کشمیر[۱] کی یہ وادی درحقیقت بہت پرلطف و دلکشا ہے۔ اس بے نظیر وادی کشمیر مین مذکورہ بالا پہاڑون کی شاخین مسلسل پھیلتی چلی گئی ہین، اور اس پر فضا وادی کو نہایت خوشنما آبشار اور بیحد دلکشا نہرین چارون طرف سے اپنے آغوش مین لئے ہوے ہین۔

صبح کیوقت جہاز کشمیر کے مشہور شہر سری نگر پر پہونچا جو ڈل نامی جھیل کے دونون ساحلون پر آباد ہے۔ خوش منظر گانون، لکڑی کے بنے ہوے نقش و نگار کے مکانات بید کے درختون کے سایہ مین لطافت پیدا کر رہے تھے جھیل کے ساحل جو درختون اور سبزہ زارون سے ڈھکے ہوے بہت ہی نظر فریب تھے۔

فیل الوانس نے کہا:۔ اگر ہم یورپین ہوتے تو کہتے کہ شہر وینڈنگ مین ہین۔

پروڈینٹ۔ آہ! اگر ہم یورپین ہوتے تو بہت آسانی سے امریکہ کا راستہ پا لیتے

البٹراس اس شہر پر زیادہ دیر نہ ٹھہرا! اور اس دریا کو جو ڈل مین گرتا ہے پیچھے چھوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ آخر ایک غیر آباد مقام پر پہونچکر دریا کی سطح سے کوئی ۱۰ میٹر کی بلندی پر ٹھہرا۔ اور اپنے ربر کے نل دریا مین ڈالکر انکی طاقت سے جہاز کے حوض بھرنے لگا۔

---

[۱] کشمیر ہندوستان کے شمالی مغربی گوشہ مین ایک پہاڑی ریاست ہے جو بلحاظ رقبہ ہندوستان مین سب سے بڑی ہے۔ لیکن مردم شماری اور تمول کے لحاظ سے کم ہے۔ یہ اپنی پر فضا وادیون اور خوشنما مناظر کی بدولت خاص طور پر مشہور ہے خصوصاً جھیل ڈل اور شالامار باغ قابل دید ہین جنکی تعریف مین کہا گیا ہے

اگر فردوس بر روے زمین ست ؛ ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست (مترجم اردو)

جسوقت جہاز پانی لینے مین مشغول تھا تو فیل الیوانس اور پرڈونیٹ نے ایک معنے خیز نظر سے ایک دوسرے کو دیکھا کہ دریا کی سطح سے دس میٹر اوپر ہین۔ ساحل بھی قریب ہی، خصوصًا ایسی حالت مین کہ تیرنا بھی خوب جانتے ہین بس ایک ہی جست مین رابر کی قید سے رہائی پانا یقینی ہی۔ پھر توقف کیون ہو۔

آن واحد مین دونون رفیق کٹہرہ کے کنارے پر پہونچ گئے اور تھوڑا سا پیچھے ہٹ کر زور سے اوچھلے، لیکن افسوس ابھی پانون اوٹھنے بھی نہ پاے تھے کہ کئی طاقتور ہاتھون نے انھین شکنجہ کیطرح مضبوط پکڑ لیا۔

معلوم ہوا کہ یہ اسیر سپاہ ہر وقت نگرانی اور نظر بندی مین رکھے جاتے تھے۔

پرڈونیٹ اور فیل الیوانس نے جسقدر بھی ہوسکا لات۔ گھونسون، اور ہاتھ۔ پانون سے مقابلہ کیا لیکن بیکار۔ کیونکہ البٹراس کی جماعت کے لوگ بہت طاقتور اور تنومند تھے جن کے ہاتھ سے رہائی محال تھی۔

انجینر رابر نے تمسخرانہ آواز مین مسکراتے ہوے کہا۔

دوستو! آپ ایسے عقلمند آدمیون کو البٹراس جیسے جہاز سے، اور مجھ ایسے خاکسار و عاجز کے چنگل سے۔ جسے آپ ہی نے فتح مند رابر کا خطاب دیا ہے بھاگ جانے کی ٹھان لینا زیبا نہین!

پرڈونیٹ نے بیہودہ بکنا شروع کیا، اور غصہ و جوش کے الفاظ ظاہر کئے لیکن فیل الیوانس اسے ایکطرف کھینچ کر دھیما کرنیکی کوشش کرنے لگا۔ البٹراس حسب ضرورت پانی لینے اور اپنے نلون کو اٹھانے کے بعد سیدھا مغرب کیطرف راہ پیما ہوا۔

آج اوسط درجہ کی سرعت رفتار سے ملک کابل کی سرزمین پر گزرا اور تھوڑی دیر بعد

سلسلہ دس ہزار میٹر بلند ہے اور کوہ البرز ہے جس کے دامن میں شہر طہران[1] واقع ہے انھیں گیارہ ہزار میٹر کی بلندی سے شام کے وقت البٹراس نے بجلی کی طرح طے کر لیا۔

دوسرے دن البٹراس بحر خضر[2] کی سطح کے قریب جا پہونچا جو بحر محیط کی سطح سے تین سو قدم بلند ہے۔ ظہر کے وقت جہاز بحر خضر سے سو میٹر کی بلندی پر بادپیمائی کرنے لگا۔ البٹراس سمندر کے وسط میں چل رہا تھا اور کسی طرف ساحل بھی نہ دکھائی دیتا تھا۔ اسنے اپنی رفتار میں بھی کمی کر دی تھی۔ آج صبح کیوقت ٹام ٹارنر اور فریچ ٹانچ خانساماں باہم گفتگو کر رہے تھے ٹام ٹارنر نے کہا:۔

ہاں کوئی ۴۸ گھنٹہ تک ہم بحر خضر پر چلیں گے۔

اگر یہ ہی تو کیا ہم مچھلیوں کا شکار بھی کھیل سکینگے؟

بیشک بیشک، اور اسی وجہ سے کپتان نے جہاز کی رفتار بھی بہت گھٹا دی ہے۔

ٹام ٹارنر کا یہ جواب فیل ایوانس نے بھی سنا جو قریب ہی کھڑا تھا۔

فریکولن بھی فیل ایوانس کے پاس ہی تھا اور بہت عاجزی وزاری کے ساتھ فیل ایوانس سے کہہ رہا تھا کہ وہ اسکے آقا اور جہاز کے مالک سے کہدے کہ اسے خشکی پر چھوڑ دیں۔

---

[1] طہران سلطنت ایران کا دارالسلطنت کوہ البرز کے دامن میں واقع ہے اسکے سامنے دماوند کی چوٹی کا منظر بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ یہ تجارت کی منڈی ہے (مترجم اردو)

[2] بحیرۂ خضر یا کاسپین سی مغربی ترکستان میں واقع ہے کسی ایسے وسیع بحیرے کا جزو ہے جو قدیم زمانہ میں بحر اسود کو بحر منجمد شمالی سے ملاتا تھا۔ اب بحیرہ خضر روز بروز خشک ہوتا جاتا ہے اور اسے دریائے والگا دلدل کر اسے سطح بھر رہا ہے جسطرح دریائے ڈون بحیرہ ازاف کو پر کر رہا ہے جو آجکل کسی زمانہ میں بحیرۂ خضر کو بحیرۂ اسود سے ملاتی تھی اب اسکی جگہ نیچ کی وادی ہے جسے شیب نیچ کہتے ہیں بحیرۂ خضر کی گہرائی کم اور حد سے زیادہ کھاری ہے (مترجم اردو)

کچھ نظر فریبی و دلربائی کا سامان رکھتا تھا!

عصر کے وقت البیٹر اس نے مشہور شہر ہرات[2] سے گزر کر زمین خیوہ[3] اور ترکمان[4] کو بہت تیزی کے ساتھ طے کیا۔ جہاں طوفان اور بگولوں کی وجہ سے ریت ایک خیالی دنیا معلوم ہوتی تھی۔ اسوقت جو طولانی راستہ البیٹر اس نے اختیار کیا ہے اسمیں کوئی ایسے بلند پہاڑ نہ تھے جن سے ٹکرا جانے کا خوف ہوتا صرف دماوند[5] کے پہاڑوں کا

---

١ کابل ہندوستان کے شمال و مغرب میں ایک ملک ہے جسے افغانستان بھی کہتے ہیں۔ اسکی وسعت ممالک متحدہ آگرہ و اودھ سے دوچند ہے لیکن یہ ملک پہاڑی ہے خشک اور بے درخت پہاڑوں کے سلسلے۔ لمبے اور تنگ درے، اونچی اونچی وادیاں اکثر واقع ہیں اسکے خاص طور پر تین حصے ہیں افغانستان، کافرستان، افغانی ترکستان، اس تمام ملک کے فرمانروا کو "امیر" کہتے ہیں۔ جن سے برطانیہ سے دوستانہ تعلقات ہیں لیکن ملک کے اکثر فرقے آزاد اور انکے قبیلے کے سردار الگ ہیں، امیر کو صرف محصول ادا کر دیتے ہیں (مترجم اردو)

٢ ہرات ملک افغانستان کے ایک صوبہ کا صدر مقام ہے۔ ہرات کا صوبہ بہت زرخیز۔ قافلوں کا چوراہا اور ہندوستان کا پہلا پھاٹک ہے۔ بصرہ کیطرح یہاں کے بازار بھی پٹے ہوے ہیں اور یہاں کے میوے اس ملک کے تمام حصوں سے زیادہ اچھے ہوتے ہیں (مترجم اردو)

---

٣ خیوہ بھی مثل بخارا کے روس کا ماتحت ہے یہ دونوں روسی ترکستان کے حصہ ہیں شہر خیوہ خان خیوہ کا دارالسلطنت ہے۔ یہ نخلستان بہت ہی خوبصورت۔ اور سرسبز و شاداب ہے درخت اس کثرت سے ہیں کہ مکانات انمیں چھپے ہوے ہیں۔ یہاں کے سردے بہت شیریں اور میٹھے ہوتے ہیں (مترجم اردو)

٤ ترکمان زیادہ تر ایران کی سرحد پر آباد ہیں یہ لوگ اپنے اونٹوں اور گھوڑوں پر فخر کرتے ہیں واقعی انکے گھوڑے بہت اچھے اور یہ لوگ بہت دلیر اور جری ہوتے ہیں اکثر خانہ بدوش بھی رہتے ہیں (مترجم اردو)

٥ کوہ البرز کا سلسلہ ایران میں پھیلا ہوا ہے۔ اس کی سب سے اونچی اور بلند آتش فشاں چوٹی دماوند ہے۔ یہ ہزاروں برس سے بند ہے مگر اس میں سے کبھی کبھی دھواں نکلتا ہے اسکے بعض مقام پر آدمی چند منٹ سے زیادہ نہیں بیٹھ سکتا اس کا دہانہ برف سے ڈھکا رہتا ہے جسکے کنارے گندھک ملتی ہے (مترجم اردو)

فیل ایڈالس نے فرگوین کو کچھ جواب دیے بغیر پروڈینٹ کے پاس جاکر بہت احتیاط کے ساتھ جیسے کوئی دوسرا نہ سن سکے ٹام بارنر کی گفتگو اس سے بیان کی۔

پروڈینٹ نے کہا: کیا فائدہ! ہمارا کمینہ دشمن ہر وقت ہماری نگرانی رکھتا ہے۔ اور جب تک خود اسکا جی نہ چاہے ہمیں نہ چھوڑیگا۔

بیشک یہی بات ہے۔

جب یہ بات ہی تو ہمیں بھی ہر طرح ہاتھ پاؤں مار کر البیٹراس سے رہائی کی کوشش کرنا چاہیے۔

لیکن البیٹراس بھی بہت مکمل چیز ہے، افوہ!

جو کچھ بھی ہو! لیکن میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ وہ ایک کمینہ آدمی کا مال ہے جسنے ہمیں ہمارے جائز حقوق آزادی سے محروم کر رکھا ہے بخصوصًا یہ ملعون جہاز ہمارے اور ہمارے ساتھیوں کے خیالات اور مسلک میں ایک مہیب بلا ہے۔ ہا! ہمیں بھی کوشش کرنا چاہیے کہ اس آفت پرداز جہاز کو تباہ و برباد کریں، اور اسکا وجود دنیا سے ہمیشہ کیلئے مٹا دیں۔

پہلے ہمیں بھاگنے کی فکر کرنا چاہیئے پھر اسکے تباہ کرنیکی تدبیر سوچیں گے۔

اچھا تو ہم ہمیشہ جاگتے رہیں اور جب موقعہ ملے اس سے فائدہ اٹھائیں۔

لیکن ہم بھاگ کیونکر سکینگے۔

نہیں! کبھی کبھی البیٹراس زمین سے صرف چند سو قدم فاصلے پر ہوتا ہے۔ جہاز میں رسیاں بھی بہت ہیں، اگر ہم ایک بار ہمت کرنا چاہیں تو رہائی پا سکتے ہیں۔ اگر کوئی اور صورت نہ نکلی تو ہمیں اسمیں بھی کوئی تکلف نہوگا۔

دوسرے یہ کہ ساتوں کو سنکا ندار کے سوا اور کوئی محافظ جہاز میں نہیں ہوتا رسیاں کشتی کے ایک سرے پر موجود ہیں ہمیں کوئی دیکھنے نہ پائیگا اور ہم اپنا کام کر جائینگے

بہت خوب ۔ بہت خوب! ہین نہایت مسرت اور شکر گزاری کی نظر سے دیکھتا ہون کہ آپ کی طبیعت مین بہت کچھ قابل تعریف اطمینان پیدا ہو گیا ہے ۔ بات یہ ہے کہ اپنا کام نکالنے کے لئے سکون و اطمینان بہت مفید ہے ۔ لیکن اسوقت ہم بحر خضر پر ہین ۔ کشتیان بھی نظر آ رہی ہین ۔ البٹراس مچھلیون کا شکار کرنے کے لئے اوتریگا ۔ کیا ہم اس موقعہ سے فائدہ نہین اٹھا سکتے ۔

نہین ۔ نہین اٹھا سکتے! کیونکہ یہ لوگ ہمیشہ ہمین نگرانی مین رکھتے ہین ۔

یہ بات ہے ۔ تو پھر یہ کیونکر کہ رات کو ہماری نگرانی نہ کرتے ہونگے ۔

جناب ، جو کچھ بھی ہو مین نے تو یہ ٹھان لیا ہے کہ اس البٹراس کے مالک ہی کا خاتمہ کر دون ۔ بس!

ملاحظہ فرمائیے کہ یہ دونون دوست خصوصاً انکل پروڈنیٹ اسقدر تنگ آ گئے ہین کہ البٹراس کو تباہ کرنے کے لئے اپنی جان کی بھی پروا نہین کرتے اور اسکے ساتھ ہی خود بھی مٹ جانا پسند کرتے ہین ۔

آج ایک اور واقعہ ظہور مین آیا ، جو رابر اور دونون سیاحون مین فرید ناگواری پیدا ہو جانیکا سبب بن گیا ۔ اسکا باعث فریکولن تھا ۔

فریکولن نے جب دیکھا کہ وہ ایک عمیق اور بے تھاہ سمندر کے اوپر اوڑ رہا ہے تو اسپر اسقدر خوف و دہشت غالب ہوئی کہ اس نے رونا ۔ چیخنا ، اور چلانا ۔ شروع کیا اور بار بار کہنے لگا :

مین نہین ٹھہرونگا! مین نہین ٹھہرون گا ۔ مجھے باہر نکالو! خدا سے ڈرو ۔ مجھے باہر نکالو ۔ ۔ مجھے خدا نے پرندون کیطرح اڑنے کیلئے پیدا نہین کیا ہے ۔ نلشر

مجھے خشکی پر پہونچادو خشکی پر پہونچادو! مین کہتا ہون نکالو! مجھے نکالو!......
پروڈمینٹ نے فریکولن کو تشفی دینے کی پروا بھی نہ کی بلکہ اپنے خدمت گار کو
اور زیادہ چلانے، واویلا مچانے پہ ابھارا یہانتک نوبت پہونچی کہ ابر کو ضبط کی
تاب نہ رہی۔
البٹراس اسوقت پانچ چھ سو میٹر اونچا تھا، جہاز کے لوگ مچھلیون کے سکار مین
مشغول تھے اور فریکولن کی چیخ پکار، غل و شور انکے خیالات کو پراگندہ کرنے لگا
تو ابر نے حکم دیا کہ فریکولن کو کوٹھری مین بند کر دیا جائے مگر فریکولن کوٹھری مین کل چین سے
نہ بیٹھا بلکہ دیوارون کو گھونسون۔مکون سے پیٹنے اور چیخنے چلانے لگا۔
سمندر کی سطح کشتیون اور جہازون سے خالی تھی۔کیونکہ مچھیر فرنگی کشتیان جو وہان تھین
وہ البٹراس کو دیکھتے ہی ڈر کے مارے بھاگ گئی تھین اتنے مین ٹام تارنر نے ایک بڑی
مچھلی پر جو مین مچھلی کے قسم سے تھی ہکین ماری یہ مچھلی تقریبًا چار قدم لمبی تھی جسکے انڈون کی
چٹنی بہت عمدہ بنتی ہے۔اس لئے ہوائی جہاز کے آدمی بہت خوش ہوے۔
لیکن اصلی خوشی اسوقت حاصل ہوتی تھی جب جال سمندر سے نکالتے تھے کیونکہ جالون مین
سیکڑون قسم کی سیکڑون مچھلیان ہوتی تھین اور البٹراس والے جوش مسرت اور خوشی کے
مارے تالیان بجاتے تھے۔
جہاز اپنا جال سمندر مین ڈال کر چند میل چلنے کے بعد نکال لیتا تھا اور ہر جال مین سیکڑون
مچھلیان شکار ہوتی تھین چنانچہ گھنٹہ بھر مین ضرورت سے زیادہ مچھلیان اکٹھا ہوگئین
اور جہاز اب شمال کیطرف روانہ ہوا۔
جب تک مچھلیون کا شکار ہوتا رہا فریکولن نے بھی چین نہ لیا وہ برابر شور مچاتا اور

کمرہ کی دیواروں کو گھونسوں سے زور زور سے پیٹتا رہا۔

رابر غصہ میں آکر کہنے لگا:۔ افوہ!! یہ ملعون چپ نہیں رہتا!

فیل ایوانس۔ میرے خیال میں اس بیچارے کو شکایت کا حق ہے۔

رابر تو کیا مجھے یہ حق نہیں کہ میں اسے چپ کر دوں؟ کیونکہ میرے سر میں درد ہونے لگا۔ میرے کان بھی زیادہ بک بک نہیں سننا چاہتے!

یہ کہکر اس نے ٹام ٹارنر کو اشارہ کیا۔ ٹام ٹارنر رابر کا مطلب سمجھ گیا۔ فرنکولن کو کمرہ سے باہر نکالا اور دو آدمی ایک بہت بڑی ٹوکری اٹھالائے، فرنکولن کو انہیں ڈالکر ٹوکری مضبوط رسی سے باندھ دی۔ بیچارہ فرنکولن اس دوران میں اتنا چیخا چلایا کہ پرندوں کا بھی دل دکھ گیا ہوگا!۔ ڈلیا جہاز سے باہر لٹکا دی گئی اور فرنکولن جہاز سے کئی سو قدم نیچے لٹکتا رہا۔ رابر نے کہا:۔

اب تیرا جس قدر جی چاہے غل مچا!

یہ دیکھکر۔ پروڈنیٹ بہت زور سے جھپٹ کر رابر کی طرف بڑھا۔ رابر بھی اسکی طرف لپکا۔ سامنے آکر دونوں ایک دوسرے کو بہت غصہ کی نظر سے گھور گھور کر دیکھنے لگے۔ پروڈنیٹ نے کہا۔

یہ کیا بے ایمانی ہے! یہ کیا کمینہ پن ہے!

کیا آپ سچ کہتے ہیں؟

اپنی طاقت اور قوت کو بیجا صرف کرکے آپ مجھے مجبور کر رہے ہیں کہ آپکے ساتھ بھی دوسری طرح کا برتاؤ کروں!

کیجئے!

یہ سمجھ لیجئے کہ بدلہ لونگا! جناب انجینیر صاحب!

لیجئے جناب صدر صاحب!

آپ سے بھی، اور آپ کے ساتھیون سے بھی!

کھڑے کیون ہین! لیجئے نہ!

خاطر جمع رکھئے! ایسا انتقام لون گا کہ آپ بھی حیران رہجائیگا۔

بس بس! بہت نہ بکیئے ورنہ رسی بھی بہت ہے اور ڈلیا بھی! آپکو بھی اپنے ملازم کے پاس پہونچا دون گا!

پروڈینیٹ چپ ہوگیا مگر خوف سے نہین بلکہ بیحد غصہ سے فیل ایوانس بڑی کوشش سے پروڈینیٹ کو اسکے کمرہ مین لاسکا!

ایک گھنٹہ گزرا ہوگا کہ ہوا کی حالت مین بہت کچھ تغیر ہوگیا ہو الکٹرک ہوا مین اس قدر بڑھ گئی ہے کہ حد و حساب سے باہر۔ البیٹراس کے آلات سے ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ سخت طوفان آنیوالا ہے۔

تھوڑی دیر کے بعد بہت سخت آندھی کا طوفان آیا کڑکتی ہوئی بجلیاں اور گرجتے ہوے بادل آپہونچے! پانی ہوا نے بڑی شدت سے فضاے عالم مین اپنا سکہ چلادیا۔

اس دوران مین جبکہ البیٹراس سطح سمندر سے ایک ہزار میٹر بلند تھا، ناگہان ایک بجلی فرنکولن کی ٹوکری کے قریب ہی کڑک کر سطح سمندر پر گری اور سمندر کے پانی مین سخت ہلچل ڈال دی۔ موجین فرنکولن کی ٹوکری تک پہونچنے لگین۔

قارئین کرام اندازہ کرین کہ اسوقت فرنکولن کے خوف و دہشت کا کیا عالم ہوگا! کسی کو بیچارہ فرنکولن کی فکر نہ تھی سب البیٹراس کی مشینون مین لگے ہوے تھے اور طوفانی جھونکے

نکلنے کے لئے کبھی اسے اوپر کبھی نیچے۔ کبھی دائیں کبھی بائیں چلاتے تھے۔

اسوقت فیل ایوانس نے باہر آکر چاہا کہ فرکیولن کو جہاز پر لے آنیکے لیے رابر سے درخواست کرے، لیکن اس نے دیکھا کہ لوگ اسے اوپر کھینچنے میں خود ہی مشغول ہیں۔ چند سیکنڈ کے بعد فرکیولن اوپر آگیا لیکن وہ سر سے پاؤں تک تر بتر ہوگیا تھا اور خوف و دہشت کے مارے سکتہ والے کی سی حالت ہوگئی تھی۔ وہ بہت تیزی کیساتھ باورچیخانہ کے برابر والے کمرہ میں گھس کر ایسا چپ بیٹھا کہ سانس بھی۔ نہ لیتا تھا۔

اس عرصہ میں بجلی کی چمک میں اتنی روشنی بڑھ گئی کہ سمندر کی سطح بادلوں کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں آئینہ کیطرح چمکنے لگی۔ دفعتاً عموری پنکھوں کے چکر میں آہستگی پیدا ہوگئی۔

رابر نے ڈرائیور سے مخاطب ہوکر کہا:۔

بڑھاؤ! بڑھاؤ! قبل اسکے کہ طوفان تیز ہو ہمیں اوپر چلا جانا چاہیئے۔

لیکن یہ ممکن نہیں!

کیوں؟

اسلئے کہ برقی طاقت میں فتور آگیا ہے۔

دراصل یہی بات تھی! کیونکہ جسطرح طوفان اور آندھی کے وقت تار گھر کی برقی طاقت میں خرابی آجاتی ہے اسی طرح اسوقت البٹراس کی مشین میں بھی فتور پیدا ہوگیا تھا۔ گو تار گھروں میں یہ حادثہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا لیکن البٹراس کیلئے یہی حادثہ نہایت خطرہ کا باعث ہے کہ کہیں زمین پر گر نہ پڑے!

رابر نے چلا کر کہا:۔ چھوڑ دو جہاز کو نیچے اترنے دو تاکہ طوفان کے دائرہ سے نکلجائے خود انجینیر کپتان کی جگہ پر آگیا اور سب لوگ بڑے خوش سے کام کرنے لگے۔

البٹیراس اگرچہ کئی سو قدم نیچے اتر آیا تھا مگر اب بھی بجلی والے بادلون ہی مین تھا۔ پنکھے اور زیادہ تربھاری ہو رہے تھے۔ ہر لحظہ خطرناک طمیدپر گرنے کا اندیشہ نمودار ہو رہا تھا۔ یہان تک کہ چند ہی منٹ مین جہاز کے سطح سمندر سے لگ جانیکا یقین ہو گیا تھا اگر جہاز ایک بار بھی سمندر مین غوطہ کھاجائے تو پھر کسی طاقت سے اسکی رہائی ناممکن! اس عرصہ مین بجلی کی روشنی البٹیراس کے داہنے جانب نکل گئی۔ البٹیراس پچاس ساٹھ قدم ابھی سطح سمندر سے اونچا تھا۔ اگر چند سکنڈ اور نیچا ہوتا رہتا تو بالکل ہاتھ سے نکل گیا تھا اسلئے رابر نے طوفان کے جنوب جانب گزرنے سے فائدہ اٹھا کر اپنے مشینون کی برقی طاقت کو طوفان سے بچالیا۔ اسی وقت پنکھون مین اپنا پہلا سا طاقت و زور پیدا ہو گیا۔ جہاز گرنے کے خطرے سے نکل گیا اور آہستہ آہستہ اوپر اٹھکر فضائے ہوا مین بلند ہو کر چلنے لگا۔

دوسرے روز جولائی کی ۲۰ تاریخ کو البٹیراس بحر خضر کے شمالی حدود سے نکل گیا۔

گیارھوان باب

(پروڈینٹ کا قہر و غضب کہان رفتہ رفتہ حد سے بڑھ جاتا ہے!)

رابر نے بحر خضر کی سیر کے بعد یورپ کی راہ لی اور سیدھا شمال کیطرف روانہ ہوا لیکن کس قدر تیز! مافوق العادت حیرتناک تیزی سے! ایسی تیزی جس نے پروڈینٹ اور فیل ایوانس کے بھاگ جانے کی تدبیرون پر پانی پھیر دیا! شاید رابر بھی یورپ مین انکے بھاگ جانے کے خیال سے واقف ہو گیا تھا اسی لئے اسنے یورپ مین اپنا جہاز اتنی تیزی کے ساتھ چلانا شروع کیا۔

چندروز سے جب سے ہمارے سیاح البٹراس مین سفر کر رہے ہین ہوا بھی ہمیشہ موافق چلتی رہتی تھی۔ یعنی جدہر جہاز چلتا تھا ادہر ہی ہوا کا رخ ہوتا تھا لیکن ایکبارگی ہوا کا رخ بدل گیا اور اسقدر تیز چلنے لگی کہ ہوائی جہاز کی سطح پر کھڑا ہونا دشوار ہوگیا خصوصاً اس سبب سے کہ البٹراس کی تیزی نے بھی اوس مین مل کر ٹھہرنا تو کیا سانس لینا بھی مشکل کر دیا تھا۔ پرودنٹ اور فیل ایوانس جو جہاز کی سطح پر اس سرعت سے بے خبر تھے۔ دفعتاً اسقدر تیز ہوا سے دوچار ہو گئے کہ اگر وہ لوگ کٹھرہ کی سطح سے نہ چمٹ جاتے تو جہاز کی سطح سے ہوا پر اڑ جاتے۔ لیکن ہزار شکر کہ سکاندار نے اپنے آئینہ دار کمرہ سے انکی خطرناک و مہلک حالت دیکھی اور برقی گھنٹی سے جہاز کے نوکرون کو انکی رہائی کے لیئے بلایا۔

چار آدمی جہاز کے اوپر آکر بڑی مشکل سے جہاز کے سرے پر پہونچ تو گئے لیکن یہان ہوا اور رفتار کی شدت کا یہ عالم تھا کہ اس بلا سے کسی کو چھوڑانا تو کجا سانس لینا تک دشوار تھا۔ مجبوراً رابر نے اپنے جہاز کی رفتار کسی قدر کم کی تاکہ سیاح نجات پاسکین رفتار کم ہونے پر دونون سیاح بہت تیزی سے اپنے کمرہ مین اتر آسکے۔

یہان البٹراس کی مضبوطی و استواری کا اندازہ کرنا چاہیئے کہ وہ کس بلا کا مضبوط و استوار ہے!! جہاز کے سر او ر دنبال کے پنکھون کا چکر اپنی تیزی کیوجہ سے دکھائی نہین دیتا تھا۔

سیاحون نے سب سے آخر مین جو شہر جہاز پر سے دیکھا تھا وہ استرخان[1] تھا۔

---

[1] استرخان یورپی روس مین دریاے والگا کے دہانے پر بحیرہ خضر کی بندرگاہ ہے یہان سٹرجن مچھلی کا شکار بہت ہوتا ہے (مترجم اردو)

یہ شہر بحر خضر کے بالکل سرے پر واقع ہے۔

بڑے بڑے گرجے اور زبردست قلعے، خصوصاً اس قدیم و زبردست شہر کا پانچ قبون والا آبی رنگ کا بہت بڑا گرجا جسے روسی شاعر جنگل کا ستارہ کہتے ہیں نظر سے گذرا اور بجلی کیطرح نہین بلکہ بجلی سے زیادہ تیزی کے ساتھ اوجھل ہوگیا۔

استرخان سے جو دو سو کیلو میٹر لمبے دریاے والگا[۱] کے کنارے واقع ہے۔

البٹراس نے گزر کر فوق العادت تیزی اختیار کرلی۔

استراخان کے بعد یورال[۲] پہاڑ کو بہت سرعت کے ساتھ طے کیا اور شام کا وقت تھا جب ماسکو[۳] سے بھی گزر گیا۔ یعنی دس گھنٹہ مین دو ہزار کیلو میٹر کا فاصلہ طے کرلیا جو استرخان اور ماسکو کے درمیان مین ہے۔

آدھی رات کو پیٹرسبرگ[۴] مین پہونچے، چونکہ ماہ جون کی راتین شہر پیٹرسبرگ مین بہت تاریک ہوتی ہین اسلئے شہر کا عام منظر نہ دیکھ سکے۔

۱؎ والگا یورپی روس کا دریا ہی جو بحیرۂ خضر مین گرتا ہے اسکے کنارے مشہور شہر استراخان کا زان اور سارالف ہین (مترجم اردو) ۲؎ کوہ یورال یورپ کے مشرق مین یورپ و ایشیا کے درمیان پھیلا ہوا ہی۔ یہ پہاڑ بہت کم بلند ہی اور بتدریج ڈھلوان ہوتا چلا گیا ہی۔ اس پہاڑ کے مشرق مین ایشیائے روس اور مغرب مین یورپی روس واقع ہین (مترجم اردو) ۳؎ ماسکو یورپی روس مین دریاے والگا کے معاون اوکا پر واقع ہی اور ریلوے کا بہت بھاری مرکز ہی۔ آبادی تقریباً کلکتے اور لکھنو کی آبادیون کے مجموعہ کے برابر ہی (مترجم اردو) ۴؎ سینٹ پیٹرس برگ جسکو اب پیٹروگراڈ کہتے ہین روس کا دارالسلطنت اور دریاے نیوا پر واقع ہی۔ اس کو ایک نہر کران اسٹیٹ کے قلعہ سے ملاتی ہی۔ یہان سے جنگلات کی پیداوار (مثلاً شہتیر، غلہ، ریشے) اور ماسکو کی معدنیات غیر ملکون کو جاتی ہین۔ آبادی کلکتہ اور بمبئی کے مجموعہ کے برابر ہے (مترجم اردو)

اسکے بعد خلیج فنلینڈ[1] - جزیرہ ہائے الینڈ[2] ، بحر بالٹک[3] - ممالک سوئیڈن شہر اسٹاک ہالم[4] ملک ناروے ، شہر کرسٹینیا[5] دکھائی دئے - یہ بھی دو ہزار کیلومیٹر کا لمبا سفر تھا جو دس گھنٹہ مین طے ہو گیا مگر اب جہاز نے بھی ناروے کے مشہور آبشار ریجوکن پر عجلت کیساتھ اپنا عزم سفر جنوب کی طرف پھیرا اور اپنی پہلی سی تیز رفتاری اختیار کر لی -

اچھا اس خوفناک ہوائی سفر مین فریکولن کیا کر رہا ہے ! فریکولین اپنے کمرہ مین بالکل

---

[1] خلیج فنلینڈ بحیرہ بالٹک مین ہر - اور یورپی روس کی شمالی و مغربی حصہ فنلینڈ مین واقع ہونیکی وجہ سے اسے خلیج فنلینڈ کہتے ہین (مترجم اردو)

[2] جزیرہ ہائے الینڈ بحر بالٹیک مین چند جزیرون کا مجموعہ ہر جو سلطنت روس کے قبضہ مین ہین (مترجم اردو)

[3] بحر بالٹک یورپی روس مین واقع ہر - یہ بحیرہ کم گہرا ہر اور اس مین عمدہ بندرگاہین بہت کم ہین اس کے مغرب مین جزیرہ نمائے سکینڈی نیویا کے پہاڑ کھڑے ہین مگر مشرق مین کوئی آڑ نہین - روس کے میدان مین چلنے والی سرد ہوائین بے روک ٹوک آتی ہین اور سکینڈے نیویا کے پہاڑون کے باعث جنوب و مغربی گرم ہوائین بحیرۂ بالٹک تک پہونچ نہین سکتین ، بلکہ انھین پہاڑون پر برس پڑتی ہین اس بارش سے کئی دریا جاری ہوتے ہین جو بہکر بحیرہ بالٹک مین گرتے ہین اور اسکے پانی کو میٹھا کرتے ہین - جب جاڑے کا موسم آتا ہے اور سرد ہوائین زور شور سے چلتی ہین تو پانی جم جاتا ہے اسطرح یہ بحیرہ سال مین چار مہینے تک جار رہتا ہر (مترجم اردو)

[4] سوئیڈن اور ناروے جزیرہ نمائے سکین ڈے نیویا مین واقع ہین انکے متعلق پہلے لکھا جا چکا ہے شہر اسٹاک ہالم سوئیڈن کا دار السلطنت ہر - یہ بندرگاہ سال مین ۴ مہینے تک جمی رہتی ہر آبادی لاہور سے ڈیوڑھی ہے (مترجم اردو)

[5] کرسٹینیا ناروے کا دار السلطنت اور تجارت کا مرکز ہی یہاں سے دساور کو بہت مال جاتا ہر آبادی لکھنؤ سے زیادہ ہر

خاموش دم سادھے بیٹھا رہتا ہی اور کھانے کے سوا اپنا تمام وقت سونے مین صرف کرتا ہی
اسکا ہمسایہ فرنچ ٹاپچ جو کبھی کبھی مزاج پرسی کو آجاتا ہی اسنے فرنکوین سے کہا:-
کہو بچے اب کیسے ہو! مین دیکھتا ہون کہ بالکل خاموش ہوگئے ہو - چیختے چلاتے نہین
خفا ہو، چیخو چلاؤ! کیا ہوگا؟ پھر دو ایک گھنٹے لٹکنے رہوگے! لیکن اگر سچ پوچھتے ہو تو یہ
تیز رفتاری لٹکنے والے آدمی کو سخت نزلہ مین مبتلا کردیتی ہی -
مسٹر ٹاپچ مین اس سے ڈرتا ہون کہ جہاز ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا -
ہوجائے! مگر خاطر جمع رکھو ہم اسقدر تیز چل رہے ہین کہ اگر جہاز ٹکڑے ٹکڑے
ہوجاے تب بھی ہم زمین پر نہ گرینگے! کیا میان یہ غنیمت نہین ہی -
سچ بتاؤ مسٹر ٹاپچ! تمھین خدا کی قسم، یہ ہماری اوڑان کبتک قائم رہیگی؟
اطمینان رکھو! بہت نہین! آخر عمر تک!
یہ سنکر فرنکولن نے پھر رونا چلانا شروع کیا ٹاپچ نے کہا:-
فرنکولن اپنے کو سنبھالو! اگر انجینر تمھاری آواز سن لیگا تو اسی وقت تمھارا

دپالنا، گہوارہ موجود ہی! ہاہ!!
بیچارہ فرنکولین ڈر کے مارے دو چار نوالے بڑے بڑے مار کر اسوقت چپ ہورہا -
اس عرصہ مین پروڈینٹ اور فیل الیوانس نے بھی ایک بات طے کرلی تھی اور
کہ جب ہم زمین پر نہین پہونچ سکتے ہین تو یہ بھی نہین ہوسکتا کہ زمین والون کو اپنی اطلاع
دیدین - چنانچہ پروڈینٹ اور فیل ایوانس نے چاہا کہ اپنے اس ارادہ کو عملی صورت مین
پروڈینٹ کو ناس کی عادت تھی - ناس کی ڈبیہ اسکے ساتھ تھی مگر جہاز مین
داخل ہونیکے وقت خالی ہوچکی تھی - لہذا اسی ڈبیہ کو خبر رسانی کا آلہ قرار دیا گیا -

کاغذ کے ایک ٹکڑے پر چند مختصر لفظیں لکھیں کہ ہم فلان فلان ولڈن کلب کے صدر و سکرٹری ہیں جو ابر کے جنگل میں پھنسکر اس کے ہوائی جہاز البٹراس نامی میں قید میں پھر اپنے وطن کا نام لکھکر ڈبیہ کے پانے والوں سے التجا کی تھی کہ ان کے دوستوں کو ان کے حالات کی اطلاع پہونچا دیں۔

پرڈوڈینٹ نے اپنا لکھا ہوا کاغذ ڈبیہ میں رکھا اور اس خیال سے کہ ڈبیہ کھلنے اور ٹوٹنے نہ پائے اسپر ایک نمدہ کا ٹکڑا اسی دیا اور وقت کا منتظر رہا۔ کیونکہ جبتک کوئی اچھا موقعہ ہاتھ نہ آئے ڈبیہ کا پھینکدینا بیکار تھا ممکن ہے کہ کسی تالاب یا دریا میں گرکر ڈوب جائے۔

تھوڑے دنوں کے بعد موقعہ مل گیا کیونکہ البٹراس ناروے کی سرزمین سے گذرکر سیدھا جنوب کی طرف متوجہ ہوا اور دائرہ نصف النہار[1] کے نقطۂ صفر یعنے سیدھے شہر پیرس جانیکا ارادہ کیا یہ تو معلوم ہے کہ یہ خط بحر شمالی[2] پر سے گزرتا ہے اس سمندر میں البٹراس بہت سے جہازوں۔ اگنبوٹوں کو جو وہاں سیر و سفر کر رہے تھے

---

[1] قطب شمالی سے قطب جنوبی تک خط استوا کو قطع کرتے ہوے ۶۰ خط فرض کئے گئے ہیں جنھیں خطوط طول البلد کہتے ہیں شمار کئے لئے اہل انگلستان اس خط کو صفر فرض کرتے ہیں جو گری نوچ کی رصدگاہ سے گذرتا ہے اور اسکے مشرق و مغرب میں ۱۸۰ خط شمار کرتے ہیں اسیطرح اہل فرانس اس خط کو نقطۂ صفر سمجھتے ہیں جو پیرس سے گذرتا ہے (مترجم اردو)

[2] بحر شمالی یورپ اور جزائر برطانیہ کی درمیان میں واقع ہے یہ بحیرہ کم گہرا ہے اور یہاں مچھلیاں بہت پکڑی جاتی ہیں۔ اس بحیرہ میں گوڈون کے ٹیلے جہازوں کیلئے خطرناک ہیں۔ آٹھ سو برس گذرے کہ ایک امیر گوڈون نامی تھا اسنے اپنی زمینیں راہبوں کے سپرد کردیں لیکن سمندر کو روکنے کیلئے جو دیوار بنی ہوئی تھی وہ اوسکی مرمت نہ کرسکے آخر سمندر اندر چلا آیا اور یہ ٹیلے پیدا ہوگئے (مترجم اردو)

اپنی جھلک دکھاتا اور اُن کو حیرت و تعجب مین ڈالتا ہوا چلدیا۔

رات کے دس بجے البٹراس ڈنکرک[1] کی سرحد کے برابر سے سرزمین فرانس مین داخل ہوا اگرچہ رات بہت تاریک تھی تاہم ساحل انگلستان پر ڈوور[2] کے گھومنے والے چراغ نظر آئے جہاز کی رفتار مین ابھی تک اعتدال پیدا نہین ہوا تھا وہ شہرون اور قصبون پر سے بندوق کی گولی کیطرح گذرتا ہوا اسی خط دائرہ نصف النہار پر چلاجاتا تھا یہان تک کہ ممالک اے مِنس[3] اور سینٹ ڈینیس[4] کو طے کرتا ہوا آدھی رات کو شہر پیرس پر پہونچ گیا۔ انجنیر راب اس خوبصورت و دلپذیر شہر پر ٹھہرا۔ زیادہ حیرت یہ ہے کہ البٹراس اتنا نیچا ہو گیا کہ شہر سے صرف چند سو میٹر کا فاصلہ رہگیا اب جہاز کی سطح پر آیا پھر اور جہاز کے لوگ بھی ہوا خوری کے لئے جہاز کی سطح پر نکل آئے۔ پروڈینٹ اور فیل ایوانس نے بھی اس عمدہ موقع کو فراموش نہ کیا وہ بھی اپنے کمرہ سے نکلے اور ایک طرف کٹہرہ کے پاس دوسرون کی نظر سے چھپ کر کھڑے ہو گئے۔ کیونکہ سب سے زیادہ ضروری یہ تھا کہ انکے کام کو کوئی نہ دیکھنے پائے۔

البٹراس نے ایک بڑے پرند کیطرح آہستہ آہستہ پیرس پر اُڑنا اور بازارون اور سڑکون کی جو برقی روشنی سے منور ہو رہی تھین سیر کرنا شروع کیا گاڑیون اور موٹرون کی آوازین۔ ریلون کی سیٹیا البٹراس والونکے کان مین آرہی تھین یہانتک کہ وہ پیرس کی بلند عمارتون کے سرے تک اتر کر ایفل کی چوٹی پر بجلی کو گرنے

---

[1] ملک فرانس کا بندرگاہ ہے (مترجم اردو)

[2] ڈوور انگلینڈ کا بندرگاہ ہے اور فرانس سے بہت قریب یعنی صرف ۱۲ میل ہو (مترجم ار

[3][4] اے مِنس ملک فرانس کے سوم نامی ضلع مین اور سینٹ ڈینس سین نامی ضلع مین واقع ہین (مترجم

روکنے والی سلاخ کی نوک کے برابر جو تین سو میٹر بلند ہی ٹھہر کر تماشہ دیکھنے لگا بجلی کی تیز روشنی سے جو ایفل کی چوٹی سے نور پاشی کر رہی تھی تمام شہر جگمگا رہا تھا۔

البٹراس تقریباً گھنٹہ بھر تک شہر پیرس پر اسی طرح گھومتا پھرتا اور سیر تفریح کرتا رہا اور جب وہ پیرس کے شاندار بازار پر پہونچا تو اوسنے چاہا کہ پیرس والونکو کچھ اپنی کرامات دکھائے، اوسنے اپنی تمام بڑے بڑے برقی ہنڈے روشن کردیے۔ تیز برقی روشنی کے دو آتشی دریا البٹراس جہاز کے دونون پہلوؤن سے نکلکر شہر پیرس کے بازارون عمارتون اور باغون پر ضیا گستری و برق پاشی کرنے لگے ٹام ٹارنر کے بگل نے بھی بلند آواز سے فرانس کے قومی گیت کا ترانہ نہایت سریلے اور دلکش انداز سے بجانا شروع کردیا۔

پیرس کی حیرت زدہ لوگون کی ہُرّے ہُرّے اور تالیان بجانیکی آوازین البٹراس والون کے کانون مین پہونچین۔ اسی دوران مین پروڈینٹ نے کٹھرے سے ٹیک کر اپنی انگلیان کھولین اور نمدہ مین لپٹی ہوئی ناس کی ڈبیہ نیچے گر کر نظر سے غائب ہوگئی البٹراس بھی ہوا کے گھوڑے پر چڑھ گیا اور یکبارگی اوسنے اپنے برقی چراغ بجھادیے البٹراس کے چارون طرف پھر ایک سناٹا اور اندھیرا پھیل گیا اور وہ دو سو میٹر فی گھنٹہ رفتار سے چل پڑا۔ اسلئے پیرس والے صرف اتنا ہی دیکھ سکے۔

صبح کو چار بجے البٹراس فرانس کی تمام زمین کو ایک رخ طے کرتے ہوئے قطع مسافت کرنے لگا یہ اسلئے تھا کہ اسے الپس[1] اور پیرینیز[2] پہاڑون پر گزرنے مین اپنا وقت

---

[1] کوہ الپس یورپ کے پہاڑون کا زبردست سلسلہ ہی جو اٹلی کے شمال اور فرانس کے مغرب مین واقع ہے اسکے کئی متوازی سلسلہ ہین جنکے بیچ مین پہاڑی ندیان بہتی ہین اور خوبصورت جھیلین واقع ہین الپس کا سلسلہ اپنے مغربی انجام پر مڑ کر بحیرۂ روم کی طرف ہو جاتا ہے اور اٹلی کے تمام لمبان مین گزرتا ہی۔

ضایع نہ کرنا پڑے۔
نو بجے جو پادری لوگ روما کے مشہور سینٹ پیٹر گرجا کے قبون کے چارون طرف کھڑے تھے اس ہوائی جہاز نے انکی حیرت و تعجب کی نگاہون کو اپنی طرف متوجہ کر لیا!
دو گھنٹہ کے بعد خلیج نیپلیس[۱] سے آگے بڑھکر چند سکنڈ تک ویسوویس[۲] کوہ آتش فشان کے دھوئین مین اڑتا رہا۔ پھر بحر روم[۳] سے ذرا اتر چھا ہوکر نکل گیا۔ ظہر کے ایک گھنٹہ بعد اسی نامور جہاز کو اہل ٹیونس[۴] نے دیکھا جو شمالی افریقہ کے ساحل پر واقع ہے اس عجیب و غریب جہاز نے ۲۳ دن کی قلیل مدت مین امریکہ ایشیا، اور یورپ کو طے کر ڈالا یعنی ۳۰ ہزار کیلو میٹر

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اٹلی مین اس سلسلہ کا نام ایپی نائینز ہے۔ الپس کی سب سے اونچی چوٹی ماؤنٹ بلینک ہے (مترجم اردو) ۲ کوہ پیری نیز کے سلسلہ فرانس اور اسپین کے درمیان مین پھیلے ہوے ہین (مترجم اردو)

۱ خلیج نیپلس اٹلی کے شہر کے قریب واقع ہے (مترجم اردو)
۲ ویسوویس اٹلی کا آتش فشان پہاڑ ہے جو نیپلس کے قریب واقع ہے۔ اس پہاڑ سے اکثر آتش فشانی ہوتی رہتی ہے جس سے گندھک اور کئی چیزین نکلتی ہین ان سب کی اٹلی مین تجارت ہوتی ہے (مترجم اردو)
۳ بحر روم دنیا مین سب سے بڑا اندرونی بحیرہ ہے اسکو بحر اوقیانوس سے تنگ آبنائے جبرالٹر ملاتی ہے۔ بحر روم مین تین بحیرہ ہین۔ ایک بحیرۂ ٹرہینین دوسرا ایڈریاٹک تیسرا بحیرۂ ایجین۔ بحیرۂ ایجین کو بحیرہ مامورا سے آبنائے ڈارڈنلز (دردانیال) ملاتی ہے۔ بحر روم مین کئی مشہور جزیرے ہین۔ یہ بحیرہ چارون طرف خشکی سے محدود ہے اور اس مین جزر و مد پیدا نہین ہوتا۔ یہ بہت گہرا اور بیحد کھاری ہے (مترجم اردو)
۴ ملک ٹیونس افریقہ مین بحر روم کے ساحل پر ایک ملک ہے جسکے شمال و مشرق مین بحر روم جنوب مشرق مین طرابلس جنوب مین صحرائے کبیر اور مغرب مین الجزائر واقع ہین کل رقبہ ایک لاکھ بیس ہزار کیلو میٹر مربع اور آبادی ۲۰ لاکھ سے زیادہ ہے۔ باشندون مین ۴۰ ہزار یہودی ۲۵ ہزار یورپین اور باقی عرب

سفر طے کرکے اسوقت امریکہ کے معلوم و نامعلوم حصون مین چلا جا رہا ہے ۔
ناظرین اس فکر و تردد مین ہونگے کہ پروڈینٹ کی ڈبیہ کیا ہوئی؟ اگرچہ ہم ابھی تک اپنے ہوائی جہاز پر سوار عالم ہوا مین مصروف پرواز ہین اور ہنوز زمین پر نہین پہونچے ہین

(بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) بولنے والے مسلمان ہین۔ بعض بربری قبائل بھی ہین مگر عربی وہ بھی جانتے ہین۔ علوم و صنعت سے یہان کے لوگ ناواقف ہین نئے مدارس ہین صرف ایک بڑا مدرسہ بادریون کیطرف سے کھولا گیا ہے اور چند مدرسے فرانس والی کے ہین ایک مطبع بھی ہے جس مین ایک مقررہ اور چند غیر مقررہ اخبار اور بعض عام کتابین طبع ہوتی ہین دارالسلطنت شہر ٹیونس مین ہے جسکی مردم شماری ایک لاکھ پچاس ہزار ہے ٹیونس کی سالانہ درآمد ۱۳۲ اور برآمد ۲۱ ملین فرانک ہے پانچ چھ ہزار جہاز ہرسال ٹیونس کے بندرگاہون پر آتے جاتے ہین۔ ریلوے لائن پانچ سو کیلو میٹر تک بچھ چکی ہے اور برابر ترقی کر رہی ہے بحری ٹیلیگراف کا سلسلہ سارڈینیہ، سسلی، مارسیلز، اور مالٹا ہوتا ہوا یورپ تک چلا گیا ہے بندرگاہون اور اندرون ملک مین بھی ٹیلیگراف کا جال بچھا ہوا تھا پوسٹ آفس اور ٹیلیگراف کے مرکز بیس سے زیادہ ہین ٹیونس کی سالانہ آمدنی ۲۹ ملین اور صرف ۱۱ ملین فرانک ہے عام قرضہ ۱۴۲ ملین اور ½ فرانک ہے اس قرض کو سلطنت فرانس نے بھی تسلیم کرکے ادائی کا اقرار کیا ہے ٹیونس کے اصلی رہنے والے بربر ہین مگر انکے تاریخی حالات بالکل تاریکی مین ہین۔ صرف اسقدر پتہ چلتا ہے کہ ولادت مسیح سے چند صدی قبل فنیقیون کی ایک جماعت ترک وطن کرکے ٹیونس مین آئی اور شہر کارتیج یا قرطاجنہ اور اسکے اطراف کے شہر اور قصبون کو آباد کرکے ایک جمہوری حکومت قایم کی سسلی اور دوسرے جزیرون کو ملک ہسپانیہ سے لے لیا سلطنت روما کے عروج کے زمانہ مین رومیون نے اسپر حملہ کرکے تارک الوطن فنیقیون کو مغلوب کیا اور اسطرح یہ سلطنت برباد ہو گئی ۱۴۶ قبل مسیح مین پوری طرح ٹیونس پر رومیون کا قبضہ ہو گیا۔ جب تیسری صدی مسیحی مین مذہبی خانہ جنگیون نے روما کو کمزور کرکے وسیع سلطنت کو مشرق و مغرب دو حصون مین تقسیم کر دیا (بقیہ بر صفحہ آیندہ)

کہ ڈبیہ کا کچھ حال معلوم کر سکتے - پھر بھی اپنے معزز ناظرین کی پریشانی دور کرنے کیلئے بتائے دیتے ہین کہ وہ ڈبیہ ریلولی اسٹریٹ پر مکان نمبر ۲۱ کے پاس گری تھی اسوقت یہان بالکل تنہائی تھی -

---

(بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) تو وانڈال قوم ۹۰ ہزار آدمیون کی جمعیت لیکر ہسپانیہ سے نکلی اور دریا کو عبور کرکے سنہ ۴۲۱ء مین ٹیونس و قرطاجنہ پر قابض ہوگئی - مگر بلیزار شہنشاہ روم نے سنہ ۵۳۵ء مین انھین مغلوب کر کے سلطنت وانڈال کا خاتمہ کردیا اور ملک ٹیونس دوبارہ روما کے مقبوضات مین شمار ہونے لگا - آخر کار حضرت عثمان کے زمانۂ خلافت مین سردار عبداللہ ابن سرح کی کوششون کی سے ملک ٹیونس انوار الاسلام سے منور ہوا اسکے بعد ترتیب وار سلاطین اغلبیہ، فنہاجیہ، مرالطبیہ، موحدہ، حفصیہ نے اسپر حکومت کی یہانتک سنہ ۹۸۱ء مین سلطنت عثمانیہ کے زیر اقتدار ہوگیا - خاندان حفصی کی آخری فرمان روا محمد حفصی کو عثمانی لشکر کے سردار سنان باشا نے قید کرکے قسطنطنیہ بھیجدیا سلطان سلیم نے استنبول کے قیدخانہ مین اسکو قید کردیا اور وہین اسنے وفات پائی -

سنان پاشا نے چار ہزار آدمیون کا ترکی لشکر ٹیونس مین چھوڑ دیا اور ہر سو آدمیون پر ایک سردار مقرر کرکے اس کا نام دائی رکھا ان جدید فوجی افسرون کی ایک مجلس دیوان کے نام سے قائم کیگئی ترکی گورنر جو باب عالی کیطرف سے مال و خراج کی وصولی کیلئے "بے" کے خطاب سے معین ہوتا تھا وہ اس مجلس سے مشورہ لینے پر مجبور تھا - آہستہ آہستہ دائی اپنا اثر بڑہاتے گئے اور اقتدار حاصل کرکے گورنرون کے طرز حکومت مین مداخلت کرنے لگے -

سنہ ۹۹۹ء مین سخت قحط سالی کی وجہ سے یہ لشکر باغی ہوکر دائیون کے پاس جمع ہوا اور ایک دائی کو اپنا سرغنہ بنایا اسکے بعد دوسرے کو یہانتک کہ "حسین بے" کے انتخاب کی نوبت پہونچی جو موجودہ حکومت حسینیہ کا بانی ہوا - اس خاندان مین جو ۵ بے زیر سیادت سلطنت عثمانیہ و فرانس اب تک حکومت کرچکے ہین - اور موجودہ سیدی محمد ناصر بے بندرھوان حکمران ہی - محمد صادق بے کے زمانہ مین سنہ ۱۸۸۱ء مین

دوسرے دن صبح کیوقت ایک نیکبخت بھنگن کو جھاڑو دیتے مین ملی۔ وہ اسے سیدھی دفتر پولیس مین لے آئی پولیس آفس نے پہلے تو اسے بم کی قسم سے سمجھا اسلیئے اوس کا منہ بہت احتیاط کے ساتھ کھول کر ڈبیہ نکالی اور بہت آہستہ سے اس کا منہ کھولا۔

ڈبیہ کا منہ کھلتے ہی لوگون مین گڑبڑ پیدا ہوگئی! لیکن یہ خیال نہ کیجیئے کہ ڈائنامیٹ کے پھٹنے۔ یا اور کسی آتش گیر مادے کیوجہ سے تھی! نہین نہین، بلکہ لوگون کی متواتر چھینکون سے کیونکہ ناس کی تیزی ایک دم انکے دماغون مین پہونچ گئی تھی!

ڈبیہ سے ایک کاغذ برآمد ہوا، بہت حیرت کیساتھ یہ چند سطرین پڑھی گئین:۔

فلیڈلفیا مین جو ولڈن کلب ہے، اسکے صدر و سیکرٹری رابر کے بنائے ہوئے الڈراس نامی ہوائی جہاز پر موجود ہین۔ مہربانی فرماکر ان کے دوستون اور عزیزون کو مطلع کر دیجیئے۔

نیازمند

پروڈنٹ و فیل الیانس

اس کاغذ کی بدولت وہ مسئلہ حل ہوگیا جسنے تمام روئے زمین کے باشندونمین

(بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) سلطنت فرانس نے الجزائر پر قبضہ کرنے کے بعد فرانسیسونکی حمایت اور عربون کی بغاوت فرو کرنیکے بہانہ سے ٹیونس مین اپنی فوجین داخل کین۔ محمد صلوق بے نے بھی مجبوراً سلطنت فرانس کی سیادت تسلیم کی۔ اسوقت سے آج تک کل انتظامات سلطنت فرانس کے ہاتھ مین ہین اور بے برائے نام حکران ہوتا ہے اگرچہ آج کل بھی 'بے' اندرونی انتظامات اور ملکی اعتبار سے خودمختار کہلاتا ہے مگر وہ بلا رضامندی گورنر فرانس کچھ نہین کر سکتا۔

سلطنت عثمانیہ کی سیادت بھی برائے نام ٹیونس پر باقی ہے اور الجزائر کیطرح اگرچہ فرانس کی سیادت کو باب عالی نے تسلیم نہین کیا ہے مگر دول یورپ نے ٹیونس پر فرانس کی سیادت تسلیم کرلی ہے (مترجم اردو)

ہل چل مچا رکھی تھی جو ارباب تحقیق تمام دنیا کے رصد خانون مین مصروف تحقیقات تھے وہ بھی اس حقیقت سے مطلع ہو کر خاموشی پر مجبور ہو گئے۔

بارہوان باب

(رابر انسانی ہمدردی کیلئے ایک ایک گولی کہان چلاتا ہے ؟)

جو حضرات ہمارے اس افسانہ کو پڑھ رہے ہین وہ ان سوالات پر مجبور ہوتے ہونگے کہ آخر یہ رابر جس کا نام ہم اب تک بار بار سنتے رہے ہین۔ کون اور کہان کا باشندہ ہی؟ کیا یہ اپنی تمام عمر اسی طرح فضائے ہوا مین بسر کرتا ہی؟ آخر اوس کا جہاز کیا کبھی آرام نہین لیتا! کیا کسی نامعلوم مقام پر اسکی کوئی خاص قیام گاہ نہو گی! تمام تیز پرواز اور بڑے بڑے پرندے بھی اپنے لئے ایک آشیانہ یا منزل آسائش رکھتے ہین، اسلئے الطیر اس کی بھی کوئی آرام گاہ ضرور موجود گی!

اچھا مسٹر رابر اپنے ان دو سیاحون کے ساتھ کیا برتاؤ کریگا! کیا وہ انھین ہمیشہ اپنی رفاقت مین گھمانا چاہتا ہے! ہان! یہ وہ سوالات ہین جن کا جواب ہم اس وقت نہین دیسکتے بسلسلہ بیان مین اب جو واقعات آئینگے وہ خود ہین سب کچھ بتادینگے!

ہم صرف اتنا بتائے دیتے ہین کہ رابر جو پرندون سے کچھ فرق نہین رکھتا اسکا اگر کوئی راحت کدہ یا آشیانہ ہوگا بھی تو وہ دنیا کے ان تینون حصون یعنی امریکہ۔ ایشیا۔ اور یورپ مین تو نہین ہی کیونکہ وہ امنین سے کہین بھی نہ ٹھہرا بلکہ دم تک نہین لیا! جس سے کچھ پتہ چلتا! شاید افریقہ مین ہو! اب ہم دیکھتے ہین! آج کے باقی حصہ مین ٹیونس و الجزائر[1] کی اراضی کو طے کرتے تا بان کی چوٹی سو کا ڑیچ کی چوٹی تک

[1] ملک الجزائر (الجیریا) افریقہ مین بحر روم کے کنارے واقع ہے اسکے شمال مین بحر روم مغرب مین مراکو مشرق مین ٹیونس جنوب مین صحرائے کبیر ہے۔ رقبہ ۶ لاکھ ۰ و کیلو میٹر اور آبادی ۴ ½ ملین (۴۵ لاکھ) سے زیادہ ہے۔

کبھی تیز اور کبھی آہستہ چلتا رہا تھوڑی دیر کے بعد اندرون ملک کیطرف ہولیا۔ ہمارے سیاحون نے دیکھا کہ ٹیلیگراف کے کھمبون اور تارون پر ہزارون پرند بیٹھے ہوے ہین گویا تارون پر جانے والی خبرون کو سننا چاہتے ہین۔

(بقیہ) جمین سے ایک لاکھ تیس ہزار فرنچ، ایک لاکھ پندرہ ہزار یوروپین، ایک لاکھ پنتیس ہزار وہان کے قدیم یہودی، باقی سب عرب اور بربر ہین، جو بحمد اللہ مسلمان ہین اور عربی بولتے ہین۔ اگرچہ بعض بربری قبیلے اپنی زبان مین بھی گفتگو کرتے ہین لیکن عربی سب جانتے ہین دار السلطنت ملک کا ہمنام شہر جزائر ہے جس کی مردم شماری ۹۶۵۴۰ ہے سالانہ تجارت ۴۰۰ ملین فرانک سے زیادہ ہی جسکا نصف درآمد ہے اور نصف برآمد اس رقم کے پانچوین حصہ کی تجارت صرف ملک فرانس سے ہی باقی کی دوسرے یوروپین ممالک سے سالانہ آمدنی ۵۳ ملین اور صرف ۳۰ ملین فرانک ہی ۲ ہزار پانچ سو کیلو میٹر سے زیادہ ریلوے لائن اور سواحل و اندرون ملک مین فرانس نیز دیگر یوروپین سلطنتون کے ٹیلیگرافون کا جال پھیلا ہوا ہے۔ دو حاکم ایک ملکی دوسرا فوجی حکومت فرانس کی طرف سے مقرر ہین ان مین سے ایک بری و بحری گورنر دوسرا کمانڈر انچیف کے خدمات انجام دیتا ہے جو یوروپین وہان آکر آباد ہوے ہین اُن پر زمین کا محاصل معاف ہی البتہ اہل اسلام سے عشر پیداوار کا دسوان حصہ لیا جاتا ہی۔ اور مصارف کے بعد جو رقم پس انداز ہوتی ہے وہ سلطنت فرانس کے حوالے کردی جاتی ہی مسلمان اپنے قاضی خود انتخاب کرتے ہین اور وہ حکومت فرانس کیطرف سے مقرر کئے جاتے ہین جو مقدمے انکے آپس مین ہون ان مین انھین اختیار ہوتا ہے کہ خواہ عدالت فرانس کی طرف رجوع کرین یا اپنے قاضیون سے فیصلہ کرائین سلطنت فرانس نے جزائر قسطنطینہ ۔ہران کے نام سے ملک الجزائر مین حصون مین تقسیم کرکے جزائر و قسطنطینہ مین دو بڑے مدرسے کھولے ہین جنمین فرنچ و عربی مین جدید علوم و فنون کی تعلیم دیجاتی ہے۔ ان کے علاوہ تینون حصون مین مردون اور عورتون کے ابتدائی مدارس اور جزائر مین ایک حساب اور ایک طب کا مدرسہ مع دو علمی انجمنون کے قائم کیا گیا ہے ایک انجمن علمی قدیم آثار کی

(بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) تحقیقات کے لئے ہے۔ اور دوسری طبعی تاریخ کی تدوین کیلئے ایک علمی جماعت آثار قدیمہ کی تحقیق کیلئے قسطنطنیہ مین بھی ہے۔

الجزائر کی تاریخ بہت تاریک ہے۔ صرف اسی قدر معلوم ہے کہ یہان پہلے بربر کے لوگ رہتے تھے۔ خیال ہوتا ہے کہ الجزائر کے رہنے والے فلسطین مین اور تمام مشرقی اطراف سے وہان ہجرت کرکے آئے ہونگے شاہ فنیقیہ کی بہن ۸۶۰ قبل مسیح مین ترک وطن کرکے ٹیونس آئی اور وہان کارتھیج کی جمہوری حکومت کی بنیاد ڈالی اسوقت الجزائر دس بربری حکمرانون مین منقسم تھا اس کا بڑا حصہ کارتھیج کی حکومت کا ماتحت ہوگیا۔ پھر ایک مدت تک رومیون کے زیر اقتدار رہا اور ایک عرصہ تک ونڈال کے قبضہ مین جب یوستا یوس شہنشاہ روم مقرر ہوا اسکے زمانہ حکمرانی مین نوار الاسلام مشرق ہی مغرب تک پھیلنا شروع ہوے غازیان و مجاہدین اسلام نے صرف الجزائر ہی کو فتح نہین کیا بلکہ افریقہ کے تمام شمالی ساحل انکے قبضہ مین آگئے، اور بحر اٹلانٹک کے مغربی ساحلون پر بھی پرچم اسلام لہرانے لگا۔ یہان تک کہ ہمارے غیور مجاہدین برہنہ تلوارین ہاتھ مین لئے ہوے بحر اٹلانٹک مین گھس گئے جب پانی گھوڑون کے سینہ تک پہونچ گیا تو بآواز بلند یہ کہتے ہوے واپس ہوے۔

افسوس کہ اس بحر زخار نے ہماری راہ روکدی اور اب ہمارے سامنے خشکی اور ملک نہین ہے جہان ہم بزور شمشیر داخل ہون اور اعلاے کلمۃ اللہ کرین۔"

اسوقت سے یہ ملک سلاطین اسلام کے زیر نگین رہا اور حسب ذیل خاندانون نے ترتیب وار اسپر حکومت کی اغلبیہ، صنہاجیہ، مرابطیہ، موحدیہ، زیانیہ، یہان تک کہ سلطنت عثمانیہ کی نوبت پہونچی سلطان سلیم خان کی عہد مین بابا اور روچ اور اسکے بھائی بابا خیر الدین باربروس عثمانی جنگی بیڑہ کیساتھ اسپر حملہ کیا اور ایک زبردست قتل وخون کے بعد جس مین بابا اور روچ بھی کام آئے الجزائر پر عثمانی جھنڈا بلند ہوگیا ۱۸۳۰ء مین سلطنت فرانس نے کافی قوت کے ساتھ اس بہانے سے اسپر حملہ کیا کہ جو جہاز یہان سے گزرتے ہین ان پر یہان کے رہنے والے ڈاکہ ڈالتے ہین اور تین سال کے عرصہ مین چند ساحلی (بقیہ بر صفحہ آیندہ)

شام کے بعد البٹر اس حدود مراکو[1] کی طرف متوجہ ہوا اور تھوڑی ہی دیر کے بعد مراکو بھی پیچھے رہگیا۔ یہان کے لوگ بھی ہوائی جہاز کو دیکھکر سخت حیرت اور اچنبھے مین پڑگئے

(بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) مقامات اور بندرگاہون پر قبضہ کرلیا۔ دہران مین امیر عبدالقادر مجاہدین کا ایک گروہ جمع کرکے فرانس کی مدافعت پر تیار ہوے اور کئی لڑائیون کے بعد فرانسیسیونکو مغلوب کیا آخر سلطنت فرانس نے مجبور ہوکر اوٹھین امیر تسلیم کیا اور انھون نے مقام تلمسان دارالسلطنت قرار دیا۔ مگر جب سلطنت فرانس کو اپنا اقتدار و استحکامات بڑہاتے ہوے دیکھا تو پھر اُنپر حملہ کیا۔ لیکن فرانس کی طاقت سے مجبور ہوکر ملک مراکش مین چلے گئے اور مدافعت کیلئے امیر مراکش سے متفق ہوے لیکن امیر مراکش خفیہ سلطنت فرانس سے مل گیا اور بیچارہ امیر عبدالقادر کو تنہا چھوڑدیا، مجبوراً انھین فرانس کا اقتدار تسلیم کرنا پڑا اچونکہ برائے نام سلطنت عثمانیہ کی سیادت اسپر باقی تھی اسلئے سلطنت عثمانی نے فرانس کا اقتدار الجزائر پر تسلیم نہین کیا مگر ۱۳۲۶ھ مین ناچار سلطنت عثمانیہ نے بھی تصدیق کردی کہ یہ ملک فرانس کا ہے اور جسطرح دوسرے ممالک ہمارے ہاتھ سے چلے گئے ہین اسی طرح یہ بھی جاتا رہا (مترجم اردو)

[1] مراکو یا مراکش شمالی و مغربی افریقہ مین ایک مستقل اسلامی سلطنت تھی جو اپنے اندرونی نفاق و جہالت کی وجہ سے فرانس کے قبضہ مین چلی گئی اسلامی جغرافیہ دانون مین یہ خطہ مغرب الاقصی کے نام سے مشہور ہے مراکو کے جنوب مین صحرائے کبیر ہے اور شمال کیطرف بحر ابیض، مشرق کیطرف الجزائر ہے اور مغرب مین بحر اٹلانٹک اس کا کل رقبہ ۸ نہرار کیلومیٹر مربع ہے، مردم شماری ۸ ملین (۸۰ لاکھ) سے زیادہ ہے۔ منجملہ ان کے دو لاکھ یہودی ایک لاکھ پچاس ہزار اہل یورپ باقی سب ملکی مذہب کے مسلمان ہین۔ انکی روزمرہ اور ادبی زبان عربی ہے بعض بربری قبائل آپس مین بربری زبان بھی بولتے ہین لیکن وہ عربی زبان جانتے ہین۔ دارالسلطنت دو ہین بادشاہ کبھی فاس (فیض) مین رہتا ہے جس کی مردم شماری ایک لاکھ پچاس ہزار ہے اور کبھی مراکش مین جس کی مردم شماری پچاس ہزار ہے۔ باشندے علوم و صنعت سے

(بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

رات کو جہاز جزائر کنیری[۱] سے بھی گزر گیا۔ ماہ کی تاریخ کو الجزائر اس صحرائے کبیر[۲] کی اراضی پہ جولانی دکھا رہا تھا جسوقت جہاز اس سرزمین پر سے گزر رہا تھا ایک تیز و تند آندھی نے جنگل کی ریت کو

(بقیہ) بے بہرہ ہین، مدرسونکی تعلیم صرف علوم دینیہ اور ادبیہ تک محدود ہے اگرچہ چھاپہ خانے پانسو برس سے ایجاد ہو چکے ہین لیکن وہان ایک مطبع بھی نہین ہے ہتھیار بھی قدیم تلوار نیزہ۔ تیر و کمان وغیرہ ہین۔ اگر ترقی کرتے ہین تو توڑہ دار بندوق استعمال کرتے ہین۔ صرف بہت تھوڑا حصہ نئے قسم کی بندوقون سے مسلح ہے۔ جب کوئی اہم معاملہ درپیش ہوتا ہے تو امرا، علماء، جنگی افسران اور تجربہ کار اشخاص کی ایک مجلس منعقد ہوتی ہے اس مجلس کا نام آیتہ الاربعین ہے اعلی احکام مال و فوجداری دونون کام انجام دیتے ہین۔ سوائے قانون شرعی کے اور کوئی قانون وہان رائج نہین نہ سوائے قاضی کے اور کوئی منصف ہے۔ قاضی القضاۃ فاس مین رہتا ہے۔ زمانۂ قدیم مین ملک الجزائر ٹیونس اور طرابلس مین بربری قبائل رہتے تھے یہان تک کہ فنیقیون نے شہر کارتیج آباد کیا۔ کارتیج والون نے اگرچہ مراکش کے ساحلی مقامات پر قبضہ کیا مگر اندرون ملک مین نہ پہونچ سکے حضرت عیسیٰ کے بیالیس سال بعد اسپر رومیون نے قبضہ کیا۔ پانچوین صدی مسیحی مین وانڈال کی وحشی قومین ہسپانیہ سے افریقہ کیطرف آئین اور اس ملک پر متصرف ہوئین اسکے بعد مراکش شہنشاہ روم والی سلطنت کی ماتحتی مین چلا گیا یہانتک امیر معاویہ کے زمانہ مین عمرو بن العاص والی مصر نے عقبہ ابن نافع کی ماتحتی مین فوج روانہ کی اور غازیان اسلام اسے فتح کر کے اسپر قابض ہوئے اسوقت سے ۱۳۲۷ھ تک یہ خطہ آفتاب توحید کی پر نور شعاعون سے منور رہا اور حسب ذیل اسلامی خاندانون نے اسپر حکومت کی ادریسیہ اول مکناسیہ، ادریسیہ ثانی، مغراویہ، مرینیہ، وطاسیہ اسعدیہ۔ فیلالیہ آخری حکومت فیلالیہ تھی جو مولی محمد کی ہمت اور غیرت سے قائم ہوئی۔ اور مولی حفیظ کی سست عنصری سے اہل فرانس کے قبضہ مین چلی گئی مولی حفیظ خاندان فیلالیہ کا اٹھارہوان تاجدار معزول ہوا حکومت فرانس نے اپنی طرف سے مولی یوسف کو جو اسکے حلقہ اثر مین ہے تخت پر بٹھا دیا ہے سلطنت ہسپانیہ نے بھی ملیلا اور سبتہ نامی دو ساحلی شہرون پر قبضہ کر رکھا ہے (مترجم اردو) (لہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

ہوا مین اس قدر مخلوط کر دیا تھا کہ البیٹر اس سے اور زیادہ بلند ہوکر ہوائی طبقون مین پہونچ جانا ہی کچھ مناسب سمجھا۔

(نوٹ صفحہ گذشتہ) ۱؎ جزائر کینری (تنار یہ) بحر اٹلانٹک مین افریقہ کے مغربی ساحل کے مقابل چند جزیرونکا مجموعہ ہے جو آجکل سلطنت اسپین کے مقبوضات مین شامل ہی۔ یہ جزائر قدیم رومیون مین فورتوناتہ اور اہل عرب مین جزائر خالدات کے نام سے مشہور تھے اسلامی دور مین ان جزائر مین علم نجوم بہت ترقی پر تھا اور حکما طول البلد کا شمار یہین سے کرتے تھے۔ سات بڑے جزیرے آباد ہین اور چھ چھوٹے جزیرے ویران کل جزائر کا مجموعی رقبہ ۲،۸۰۷ کیلومیٹر اور آبادی ۵۶۴،۵۰۰، ۲ نفوس ہے۔ ان جزیرونکی زمین آتش فشان ہو اکثر بلند مقامات اور ٹیلے مشتعل ہو جاتے ہین بلکہ کبھی کبھی آتش فشانی بھی کرنے لگتے ہین۔ پندرھوین صدی مسیحی مین اہل ہسپانیہ ان جزیرون پر قابض ہوگئے اور یہان کے عرب باشندے چونکہ انکے مظالم اور متعصبانہ برتاؤ کے تحمل نہ ہو سکے اسلئے تھوڑے ہی عرصہ مین ترک سکونت کر کے چلے گئے جو باقی رہے وہ خوف جان سے فاتح قوم مین مخلوط ہوکر اس جزیرے سے نہین تو ہم سے چلے گئے اور اسطرح یہان کی سرزمین مین اسلام ہمیشہ کے لئے دبا دیا گیا (مترجم اردو)

۲؎ صحرائے کبیر شمالی افریقہ کے وسط مین، مشرق کی طرف مصر، مغرب کیطرف بحر اطلس (اٹلانٹک) شمال کیطرف بلاد مغرب یا بربر (مثلاً الجزائر، ٹیونس، طرابلس، برقہ)، اور جنوب کی طرف مغربی و وسطی، سوڈان تک پھیلا ہوا ہے اس جنگل نے قریباً افریقہ کا تہائی حصہ گھیر رکھا ہی اسکے حدود اربعہ مین اختلاف ہے، خصوصاً شمالی اور جنوبی نقطہ کا تعین بہت مشکل ہی۔ بعض جغرافیہ دانون نے زمین کی طبعی حالت پر نظر کر کے ممالک بربر کا ایک حصہ خصوصاً نیض طرابلس کو صحرائے کبیر مین شامل کیا ہے اور مشرق کی طرف بحر احمر (بحر قلزم) تک اسکی لمبائی خیال کی گئی ہے۔ اس صورت مین صحرائے کبیر یورپ سے بڑا اور افریقہ کی ایک تہائی سے زیادہ ہو جاتا ہے جبکہ رقبہ قریباً ملین کیلومیٹر

اسکے بعد چیکا کے کالے ٹیلے دکھائی دئے۔ شام کے وقت ایک ہموار زمین پر گزر ہوا جو ریت کے ٹیلون سے ڈھکی ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد دار گلا کا خطہ نظر آیا جو ایک نخلستانی جنگل مین واقع ہے۔ اسکے حوالی مین آرتازین کے کنوین کھدے ہین۔

(بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) ہوتا ہے۔ اور اگر مصر طرابلس کو خارج کردیا جائے تو ۷ ملین ۷ لاکھ ۵۰ ہزار کیلومیٹر رہجاتا ہے۔ اور اگر صحرائے کبیر کی مشابہ زمینین شلاً سوڈان وممالک بربر کو بھی خارج سمجھا جائے تو پھر رقبہ ۶۲ لاکھ مربع میل رہجاتا ہے جس کی مردم شماری باوجود اسقدر وسعت کے ۴ ملین (۴۰ لاکھ) ہے یہان کے رہنے والے سب مسلمان اور عربی بولتے ہین مگر بالکل وحشت وجہالت مین ہین۔

جب ہوا تیز چلتی ہے تو یہان کی ریت تودون کی صورت فضا مین بلند ہوجاتی ہے اور کبھی کبھی قافلے کے قافلے اس ریت مین دب کر ضایع ہوجاتے ہین یہ ریت کے تودے سو میٹر سے دو سو میٹر تک بلند دیکھے گئے ہین جنگل کا درمیانی حصہ گرمیون مین انتہا درجہ کا گرم ہوجاتا ہی یہانتک کہ بعض اوقات درجۂ حرارت ۷۰ درجہ تک پہونچ جاتا ہی اسیطرح جاڑون مین انتہائی درجہ کی سردی پڑتی ہے۔

باوجود اسکے کہ ہر قبیلہ کا ایک مستقل سردار ہے لیکن الجزائر ڈیونس سے سنی گال، نائیجریا اور بحیرۂ چاڈ تک جو جو صحرا کے نصف حصہ سے زیادہ ہی۔ فرانس کے قبضہ مین ہی اور مراکو کیطرف کا کچھ حصہ مراکو کے قبضہ مین تھا جو مراکو کیساتھ فرانس کے ہاتھ مین چلا گیا حکومت ہسپانیہ بھی بحر اٹلانٹک کے ساحل بوجادور واسکے درمیانی حصہ پر قابض ہر نیضان بھی اسی صحرا مین داخل ہی جو طرابلس کا ایک حصہ ہے اور اس صحرا کا مشرقی حصہ یعنی صحرائے لیبیا حکومت مصر کا ماتحت ہر اسوقت اس تمام خطہ مین صرف بلاد تبستی اور تیو خود مختار ہین۔ اس جنگل کے باشندون مین تین قبیلے مشہور ہین۔ ایک مغاربہ جو اس جنگل کے مغرب مین رہتا ہے دوسرا توارک جسکی تعداد ۵۰ ہزار نفوس ہی۔ یہ لوگ سطح صحرا مین رہتے ہین۔ تیسرا قبیلہ تبو ہے جو مشرق مین رہتا ہے اور نصف کیلومیٹر زمین پر قابض ہی حالانکہ اوسکی مردم شماری صرف ۲۸ ہزار ہے (مترجم اردو)

جن سے ہمیشہ پانی بہتا رہتا ہے البٹراس نے اپنے ربر کے نلون اور طاقتور ہیونگے ذریعے ان کنووں سے پانی بھر لیا۔

دار گلا کے آدمی جہاز کو کوئی بہت بڑا اور خوفناک پرندہ خیال کر کے تیرون اور بندوقون سے اس کا استقبال کرنے لگے لیکن تیر اور گولیان البٹراس تک پہونچین بلکہ پلٹ کر زمین ہی پر گر پڑین۔ تھوڑی دیر کے بعد جہاز مدار سرطان سے گزر کر منطقہ حارہ یعنی حدود خط استوا[1] مین داخل ہو گیا شمالی افریقہ کے حدود سے ابتک یہان تک اپنے اکیزار کیلومیٹر سفر طے کیا ہی یہان ہم یہ بھی بتائے دیتے ہین کہ افریقہ کے حصہ مین رابر بہت اطمینان سے سفر کر رہا ہی اور اسکی ہر ہر چیز کو غور کی نظر سے دیکھتا جاتا ہی خیال ہوتا ہی کہ شاید وہ یہان کا ایک مکمل نقشہ لینا چاہتا ہے۔

آج رات کو ٹڈیون کا ایک زبردست سیلاب البٹراس کی سطح پر آگیا۔ اسیوقت جہان تک ممکن ہوا جھنگی گئین کئی سو ٹڈیون کو ٹایچ خانساماں نے جمع کر کے ایک بہت خوش ذائقہ کھانا تیار کیا فریکولن اسکے ساتھ اپنے ہاتھ تک کھا لینا چاہتا تھا۔

دوسرے دن ظہر کے بعد ایک دریا کے کنارے ایک شہر نظر آیا۔ یہ دریا

---

[1] خط استوا وہ فرضی خط ہے جسپر آفتاب کا مدار گردش ہے۔ اس کے دونون جانب سخت گرمی پڑتی ہے۔ اسلئے اوسکو منطقہ حارہ کہتے ہین منطقہ حارہ کی انتہا پر خط سرطان فرض کیا گیا ہے۔ جو منطقہ حارہ کو منطقہ معتدلہ سے جدا کرتا ہے۔ یہ دو فرضی خط خطِ استوا کے متوازی شمال اور جنوب مین فرض کئے گئے ہین اسی طرح منطقہ معتدلہ منطقہ باردہ سے جو فرضی خطوط جدا کرتے ہین انھین خطوط جدی کہتے ہین (مترجم اردو)

دریاے نائیجر[1] اور شہر ٹمبکٹو[2] تھا اس شہر کو یورپ کے چند لوگون نے اور امریکہ والون مین سے پروڈینسٹ اور فیل الوانس نے دیکھا یہ شہر پانچ سو چھ سو کیلومیٹر وسیع اور مثلثی شکل کا ہے شہر کے لوگون کا شور وغل ہمارے سیاحون کے کانون تک پہونچ رہا تھا - یہ آوازین ان کے حیرت و تعجب، اور دفع بلا کے لئے دعاؤن کی آوازین تھین جو البیٹراس کو دیکھکر اور اسے کوئی بلاے آسمانی خیال کرکے چیخ چلا رہے تھے۔

رابرٹ نے چاہا کہ اسکے مہمان اس شہر سے ناواقف رہین اسلئے اس نے سیاحون کے پاس آکر کہا:-

دوستو یہ شہر ٹمبکٹو ہے جسے ہر شخص نہین دیکھ سکتا۔ یہ اٹھارہ درجہ عرض البلد شمالی اور ۱۵ دقیقہ، ۵۶ ثانیہ طول البلد غربی پر واقع ہے۔ ۱۲ ہزار کی آبادی ہے۔ اگر یہان کے باشندے وحشی نہوتے تو اسے بہت اہمیت حاصل ہوتی۔

---

(۱) دریاے نائیجر افریقہ کا سب سے بڑا دریا ہے جو کونگ کے پہاڑون (جبل داؤد) سے نکلکر بحر اطلس (اوقیانوس جنوبی) مین گرتا ہے۔ اسکا طول ۴۱۰۰ کیلومیٹر ہے مگر اس دریا سے صرف ۲ لاکھ ۵۰ ہزار کیلومیٹر زمین سیراب ہوتی ہے (مترجم اردو)

(۲) شہر ٹمبکٹو حکومت اسلامی ماسینا کا دار السلطنت ہے جو وسطی سوڈان مین واقع ہے۔ ٹمبکٹو کی آبادی آجکل ۸ ہزار اور شہر پناہ کا محیط ۸ کیلومیٹر ہے۔ یہ تجارت کی سب سے بڑی منڈی ہے کائس سے کیتا اور ٹمبکٹو تک ریلوے لائن جاری ہے حکومت ماسینا کے قریب دوسری حکومت اسلامی بامبارا نامی واقع ہے جس کا دار السلطنت شہر سیگو ہے سیگو کی آبادی ۳۰ ہزار ہے۔ چونکہ علم جغرافیہ کے محققون نے حکومت ماسینا اور بامبارہ کا رقبہ اور آبادی وغیرہ یکجائی تحریر کیا ہے۔ اسلئے اونھی کی متابعت مین یکجائی بیان کیا جاتا ہے۔ رقبہ ۸ لاکھ ۸ ہزار ۸ سو کیلومیٹر اور مربع آبادی ۱۱ لاکھ ۰۸ ہزار ہے آمدنی ۵۲۵۰۸ اسہے اور صرف یہی اسی قدر ہوتا ہے۔ عام طور پر تجارت مین ۲۱۲۰۷۴ درآمد اور ۱۵۹۵۸۸ برآمد ہے (مترجم اردو)

یہ کہکر پھر مضحکہ کے طور پر کہنے لگا :-

تو کیا آپ لوگ اس شہر مین کچھ روز ٹھہرنا چاہتے ہین، اگر یہ خواہش ہے تو بے تکلف فرمائیے ! پروڈینٹ اور فیل ایوانس نے اپنے شانے ہلائے اور کچھ جواب دیا

رابر نے پھر مذاق کے لہجہ مین کہا !

لیکن دو امریکنون کا افریقہ کے وحشیون مین گھومنا اصول احتیاط کے خلاف ہوگا خصوصًا ایسی حالت مین کہ وہ فضائے ہوا سے آئے ہون !

فیل ایوانس نے بھی اسی تمسخر کے انداز مین آگے بڑھکر کہا :-

جناب ! اگر ہم آپ کے ہاتھ سے چھوٹنے مین کامیاب ہوسکین اور وحشیون کے دست ستم مین پڑجائین تو اپنے کو بہت خوش قسمت سمجھینگے۔ کیونکہ یہی نا کہ ایک قیدخانہ سے نکل کر دوسرے قیدخانہ مین پھنس جائینگے لیکن ٹمبکٹو اور اوسکے وحشی ہمارے لئے آپکے البٹراس سے بہت بہتر ہین -

طبیعتین مختلف ہین ! بہرحال مین آپ کو سیر کی اجازت نہین دے سکتا کیونکہ آپ ایسے معزز مہمانون کی زندگی میرے لئے بہت ضروری ہے -

اب پروڈینٹ صبر نہ کرسکا اور بولا -

جناب انجینیر صاحب ! کیا آپ کے لئے ہمارا اس قیدخانہ مین رہنا کافی نہین ہے - کہ اب آپ ہماری توہین بھی کرنے لگے ہین - افسوس !

رابر - ہرگز نہین ! مین توہین نہین کرتا، مذاق کرتا ہون !

پروڈینٹ : کیا آپ کے جہاز مین کچھ ہتھیار نہین ہین ؟

رابر - کیون ہین، کیون نہین، بہت ہین !

پروڈینٹ: اگر دو طپنچہ لانے کے لئے حکم دیدیجئے ایک آپ کے اور ایک میرے لئے
تو کافی ہوگا!

رابر: ہاں! میں! شاید آپ ڈوئل لڑنا چاہتے ہیں۔

پروڈینٹ! بیشک!

رابر: نہیں نہیں صدر صاحب! آپ کو زندہ رکھنا ہی بہتر ہے!

پروڈینٹ: نہیں، بلکہ زندہ رہنا ہی غنیمت اور بہتر سمجھئے۔ عقلمندی کی بات
بھی یہی ہے!

رابر: عقلمندی ہو یا بیوقوفی! جو کچھ میرا دل چاہتا ہے کرتا ہوں آپ بھی جہاں
اور جس سے چاہیں شکایت کریں!

فیل ایوانس: انجینئر صاحب! واضح ہو کہ ہم شکایت کر چکے ہیں!

رابر۔ کیا آپ سچ کہتے ہیں۔

فیل ایوانس۔ ہاں، جب ہم یورپ سے گزر رہے تھے اسوقت ایک شکایت نامہ
زمین پر گرا دینا کچھ مشکل کام نہ تھا!

رابر۔ کیا یہ کام آپ نے کیا؟

پروڈینٹ۔ اگر ہم نے یہ کام کیا ہوگا تو آپ کیا بنائینگے۔

رابر۔ میں یہ کر سکتا ہوں کہ ......

فیل ایوانس۔ کیا؟

رابر (غصہ میں) یہ کہ اپنا شکایت نامہ اٹھا لانیکے لئے! انچیز ار میٹر کی بلندی
سے آپ کو نیچے گرا دوں!

پروڈینٹ - یہی ہو تو ضرور پھینک دیجئے! ذرا بھی توقف نہ کیجئے! کیونکہ ہم نے یہ کام ضرور کیا ہے -

رابر کو غصہ آیا کہ اس کی آنکھوں سے جوش و غصہ کے مارے شعلے بھڑکنے لگے وہ اپنے ہاتھ ملتا ہوا سیاحون کے سامنے آیا اور اسکا اشارہ پاتے ہی ٹام ٹار نر بھی مع چار آدمیون کے پاس آگیا لیکن اس نے فوراً اپنے کو سنبھالا اور خودداری و ضبط سے کام لیکر بہت جلد اپنے کمرہ مین چلا گیا -

فیل ایوانس نے کہا: بہت اچھا ہوا!

پروڈینٹ نے کہا: جس کام کی وہ جرات نہ کر سکا ہے مین انجام دونگا! بیشک مین ضرور کرونگا!

اسوقت ٹمبکٹو کے آدمی کوٹھون پر چڑھ چڑھ کر اپنے نجات کی دعائین مانگ رہے تھے شام کیوقت البیٹراس نے گھنے جنگلون مین اُڑنا شروع کیا اور جنگلی گایون کی آوازین جو اس سرزمین مین بکثرت ہوتی ہین سیاحون کے کان تک پہونچتی رہتی ہین -

گو صبح کے وقت البیٹراس شمالی گنی[1] کے پہاڑون سے گزر گیا - یہ پہاڑ سرزمین سوڈان[2]

[1] براعظم افریقہ کے مغرب مین خلیج گنی واقع ہے جو بحر اٹلانٹک کا حصہ ہو اسکے ساحلی مقامات کو گنی کہتے ہین (مترجم اُردو)

[2] سوڈان وسط افریقہ مین ایک وسیع خط ہو اسکے حدود اربعہ مین اختلاف ہے یہ ملک شمال کی طرف بالاتفاق صحرائے کبیر سے شروع ہوتا ہے لیکن جنوبی حد بعض کے نزدیک خط استوا تک ہے بعض وسطی افریقہ یعنی کونگو اور بالائی گنی تک خیال کرتے ہین اور بعض اُسے جنوبی افریقہ تک وسیع سمجھتے ہین یعنی کونگو بھی سوڈان مین شامل کرتے ہین اور اسکا نام جنوبی سوڈان رکھا ہے - مشرق کی طرف

اور خلیج گنی کے درمیان مین واقع ہین۔ افق پر کونگ کے پہاڑ بھی دھندلے دھندلے دکھائی دیتے تھے۔ ان پہاڑون کے دامن مین فرمانروائے داہومی کی حکومت ہے۔ جب سے ٹمبکٹو سے چلے ہین۔ پروڈینٹ اور فیل یوانس برابر دیکھ رہے ہین کہ ابیٹراس سیدھا جنوب کی طرف چلا جاتا ہی اس لئے انھون نے سمجھ لیا کہ اگر برابر سیدھے یون ہی چلے گئے تو تھوڑی دیر کے بعد خط استوا سے گزر جائینگے دیکھین اب ابراب افریقیہ کو چھوڑ کر کہان جاتا ہے چونکہ آگے بحر محیط پھیلا ہوا ہے جہان سے ہمارے سیاحون کی آرزوون پر پانی پھر جائیگا اور بھاگنا انکے لئے ناممکن ہوگا اس خیال نے ان دونون بیکس سیاحون کو فکر و تردد مین مبتلا کر دیا اور ان کے غیض و غضب کو اور بڑھا دیا۔ لیکن البٹراس سرزمین افریقیہ پر کچھ ایسی آہستہ خرامی سے چل رہا ہے کہ گویا وہ اس خطہ سے نکلنا ہی نہین چاہتا۔

(بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) بعض نے نوبہ کو سوڈان مین شامل کرکے اسے ساحل بحر احمر تک پھیلایا ہے۔ اور بعض نے دریائے نیل تک محدود کر دیا ہے۔ مغرب کیطرف بھی بعض نے سنی گال کو اسمین شامل سمجھکر بحر اٹلانٹک تک وسعت دی ہی اور بعض نے حدود سن گمبیا تک ختم کر دیا ہی۔ بہرحال یہ وسیع ملک تین حصون پر تقسیم کیا گیا ہے (۱) مشرقی سوڈان مصر کے جنوب سے دریائے نیل کے منبع تک (خط استوا کے قریب تک) اور بحر احمر سے وداے تک (جو وسطی سوڈان کا ملک ہی) پھیلا ہوا ہی اسمین حسب ذیل ممالک شامل ہین۔ ممالک بحیرات۔ وبحر الجلیل و بحر الغزال و بحر الابیض، ملک کردفان، دار فور، ملک بحر ازرق، بلاد نوبہ (۲) وسطی سوڈان مشرق کیطرف دار فور جنوب کی طرف دریائے کونگو شمال کیطرف صحرائے کبیر مغرب کیطرف دریائے نائیجر سے محدود ہے۔ مردم شماری ۱۲ ملین ہی۔ باشندے عام طور پر مسلمان ہین اور ملک ذیل کی چار حصون پر تقسیم ہی۔ (۱) وداے۔ بورنو، سقطو (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

ظہر کے قریب قریب البرٹ اس داہومی کی سرزمین پر پہونچ گیا۔ یہ معلوم ہو کہ داہومی

مغربی افریقہ کی بڑی حکومت ہے جو سات آٹھ لاکھ آدمیون کی مالک ہے یہ اپنی مخصوص

دبقیہ گذشتہ) اولموہ (۳) مغربی سوڈان وسطی سوڈان سے بحر اٹلانٹک اگمبیا گنی تک پھیلا ہوا ہی۔ اور لیبریا کی جمہوری حکومت کے علاوہ مغربی سوڈان مین کوئی مستقل حکومت نہین ہو سب یورپ کے مقبوضات مین (مترجم اردو)

۱؎ کوہ کونگ خلیج گنی کے شمالی ساحل کے متوازی پھیلا ہوا ہو (مترجم اردو)

۲؎ داہومی مغربی افریقہ کے جنوبی ساحل پر شمالی گنی مین ایک ملک ہو یہ مغرب مین اشانٹی اور ساحل الذہب کے دریائے دولٹا کے ذریعہ سے اور مشرق مین یوروبا سے ہزاد پارہ کے ذریعہ سے جدا ہوتا ہو اسکا رقبہ اگرچہ بعضون نے ۵۰۰، ۱۹ بیان کیا ہو لیکن چونکہ یہ ملک ہمسایہ سلطنتو نسے لڑائی جھگڑے مین مصروف رہتا ہے اسلئے یہان کے امرا کی غالبیت و مغلوبیت کے مطابق رقبہ بھی کم و بیش ہوا کرتا ہو اسلئے رقبہ کا تعین نہین ہو سکتا اور اسی وجہ سے یہان کی مردم شماری مین بھی اختلافات ہو بعض سیاحو نے ۹ لاکھ، بعض نے ۱۰ لاکھ اور بعض نے ۱۰ لاکھ ۵۰ ہزار بیان کی ہو۔ مگر اب رقبہ ۲ لاکھ ۹۶ ہزار اور آبادی ۲۰ لاکھ تخمینہ کی گئی ہو۔ آجکل سلطنت کی آمدنی ۹۶۸۰۰ مصارف ۹۶۸۰۰، تجارت کی درآمد ۹۵۵۰۱۷ اور برآمد ۶۰۹۱۹۰ پونڈ عثمانی ہے ٹیلیگراف کی وسعت ۲۶۵۲ کیلومیٹر، اور بحری قوت ۳ ہزار ہو دار السلطنت ابومی ہو جس کی مردم شماری ۱۴ ہزار سے ۶۰ ہزار تک بیان کی جاتی ہو۔ عام طور پر داہومی مین ایک مستقل فرمانروا اور ہر حصہ مین ایک رئیس رہتا ہو۔ فرمانروا کے مخصوص لشکر مین کئی ہزار یا کرہ عورتین ہین جو اسکے ساتھ میدان جنگ مین آتی ہین۔ ساحل کے تجارت اس ملک کو ساحل اسرا کہتے ہین کیونکہ غلامون کو فروخت کرنیکے لئے یہان سے امریکہ لیجاتے تھے پہلے برٹش حکومت نے غلامون کی تجارت بند کرانے کیلئے فرمانروائے داہومی پر حملہ کیا پھر سلطنت فرانس سے لڑائی ہوئی آخرکار ۱۸۹۱ء مین یہ ملک فرانس کے زیر حمایت ہو گیا۔

باشندگان داہومی کی جہالت اور ان کے وحشیانہ رسم و رواج جو مصنف نے بیان کئے ہین یہ کسی زمانہ مین ہون گے اب یہ حالت نہین ہے (مترجم اردو)

وحشت کی حالت مین ایک آزاد حکومت ہے اور اپنی ہمسایہ حکومت اشانٹی[1] سے مقابلہ کرنے کی پوری طاقت رکھتی ہی۔

اگرچہ فرمانروائے داہومی کی حکومت بڑی نہین لیکن اپنے مظالم اور خونریزیون کی وجہ سے بہت مشہور ہی جو سال مین ایک بار خاص جشن کے موقعہ پر کی جاتی ہین۔ اور نئے فرمانروا کی تخت نشینی کیوقت قیدیون کے قتل کی جو بیدردی و ستم انگیزی ان سے عمل مین آتی ہے اسکی وجہ سے یہ حکومت بہت ہی قابل نفرت سمجھی جاتی ہی۔ وحشت و خونخواری یہان تک بڑھی ہوئی ہے کہ جب کوئی نیا مہمان یا ملک کا کوئی معزز رکن فرمانروا کے پاس آتا ہے تو تہذیب یا مہمان نوازی کے لوازم مین ایک یہ بھی ہی کہ فوراً اس مہمان کے سامنے دس پندرہ آدمیون کے سر کاٹ کر پیش کیے جاتے ہین یہ خونخوارانہ خدمت وزیر حکومت ادا کرتا ہے جسے 'مینگن' کہتے ہین۔

---

[1] اشانٹی مغربی افریقہ مین داہومی کے مغرب کیطرف ایک ملک ہی جہان کے رہنے والے تمام افریقہ مین سب سے زیادہ وحشی ہین اس ملک کے رقبہ و آبادی مین بہت اختلاف ہی بعض نے رقبہ ۲۳۴۰۰ کیلومیٹر اور آبادی ۷، الاکھ بیان کی ہی بعض رقبے کے متعلق خاموش ہین اور آبادی ۱۰ لاکھ بیان کرتے ہین بعض رقبہ نو ایکہزار کیلومیٹر اور آبادی ۳۰ لاکھ کہتے ہین اور اس تعداد مین ۲۰ لاکھ غیر مسلم اور ۱۰ لاکھ مسلمان تخمینہ کرتے ہین دارالسلطنت توماسیہ ہی جسکی مردم شماری ایک لاکھ ہی حکومت استبدادی اور برٹش حمایت مین ہی۔ فوجی طاقت اوقات صلح مین ایک لاکھ اور زمانہ جنگ مین ۱۱ لاکھ ہی۔ آمدنی ۵ لاکھ ۶۳ ہزار دو سو مصارف ۵ لاکھ ۷۵ ہزار ۳ سو خرچ ۲۳ لاکھ ۹۱ ہزار ۳ سو تجارت کی درآمد ۲۳ لاکھ ۲۲ ہزار برآمد ۸ لاکھ ۱۵ ہزار سو پونڈ عثمانی ہین ٹیلیگراف کی وسعت ایکہزار ۲ سو نواسی اور ریلوے لائن کا طول ۱۴۵ کیلومیٹر ہے۔ ایک مجلس شوری انتظامات خارجی کیلئے اور ایک فوجی مجلس امور فوجی کیلئے قائم ہے (مترجم اردو)

جس وقت البٹراس سرزمین داہومی پر پہونچا ہے اسوقت نئے فرمانروا کے صدر نشینی کی نوبت پیش تھی ۔ باہاڈو نامی متوفی حکمران کے بجائے کوئی دوسرا سردار تخت نشین ہورہا تھا اور باہاڈو نے اوسی روز انتقال کیا تھا ۔

انجینر رابر نے نئے فرمانروا ے داہومی کی تقریب صدر نشینی کو بغیر دیکھے چھوڑ دینا مناسب خیال کیا بلکہ اسنے چاہا کہ البٹراس والون کو بھی یہ تماشہ دکھاوے ۔

ملک داہومی کے بکثرت آدمی جوق درجوق دارالسلطنت ایومی کیطرف اُن سیدھی اور عمدہ سڑکون پر چلے آرہے تھے جو خرمے ۔ جوز ، اور کیلے کے جنگلون مین بنی ہوئی تھیں نارنگی لیمو ۔ ترنج کے خوشگوار درختونکی خوشبو البٹراس والون کے دماغون کو معطر کر رہی تھی ۔ اور ہزارون رنگ برنگ کی چڑیا درختونکی شاخون پر اوڑ رہی تھین جبتک البٹراس جنگل پر اڑتا رہا اسوقت تک داہومی والون کی نظرون سے پوشیدہ رہا ۔

۱۱ بجے شہر ایومی نظر آیا ، اوہر اُدھر سے آنے والے لوگ شاہی محل کے سامنے ایک وسیع میدان مین جمع ہو رہے تھے شاہی محل کے سامنے ایک بڑا صاف شفاف میدان تھا جسپر خرمے اور کیلے کے درختون کی شاخون کا ایک چھپر بنایا گیا تھا ۔

اسی محل شاہی کے ایک جانب تقریباً چار ہزار کا فوجی دستہ صف بستہ کھڑا تھا لیکن یہ سب عورتین تھین ، ان مین سے بعض عورتین آبی وردیان پہنے اور سرخ لنگیان کمر سے باندھے تھین بانس کی بڑی بڑی کمانین ان کے شانون پر ، اور تیرون سے بھرے ہوے ترکش کمر مین لٹک رہے تھے بعض عورتین اسکے برعکس وردیان پہنے توڑے دار بندوقون اور قرابینون سے مسلح تھین بعض عورتین سفید وردی پہنے اور خرمے کے پتون کی لنگیان باندھے ، چھوٹے چھوٹے ہتھیار اور چھریان لیے تھین ۔

ایک فوج نابالغ لڑکیون کی تھی جنھین تو بچی کہنا چاہئے ۔ یہ سر سے پانون تک سرخ وردیان پہنے ہوئے تھین ۔ اس زنانہ فوج پر پانچ چھ ہزار مردون کا لشکر اور اضافہ کیجئے ، جو درختون کے پتون کی ایک ایک لنگی کمر سے زانو تک باندھے اور باقی برہنہ تھے ۔ اب سمجھ لیجئے کہ فرمانروائے داہومی کا کل لشکر آپ کے پیش نظر ہے ۔

آج شہر ابومی کے کل مکانات اور سڑکین بالکل خالی پڑی تھین، تمام شہر کے آدمی اسی میدان وسیع مین جمع تھے ۔ ان سب کی مجموعی تعداد جو شہر اور اسکے اطراف سے آ آکر جمع ہوئے تھے پچاس ساٹھ ہزار ہوگی ۔

اس میدان مین نئے حکمران کے تخت نشینی کی رسم ادا ہونے والی تھی اسلئے ہزارون قیدی جو آخری لڑائی مین گرفتار ہوئے تھے قربانی کی بکریون کی طرح ہاتھ پانون بندھے ہوئے فرمانروا کے چبوترے کے ایک طرف پڑے تھے ۔ تاکہ شہر کے باشندے اس مبارک دن مین ان کا کام تمام کرنیکا شرف حاصل کرین ۔

جسوقت البٹراس اس میدان کے اوپر پہونچا ہوا سوقت دوپہر مین دو گھنٹہ باقی تھے ۔ البٹراس نے ان بادلون کے نیچے اترنا شروع کیا جن کی آڑ البٹراس کو داہومی کے لوگون کی نظرون سے پوشیدہ کئے تھی ۔

نیا حکمران جو تخت نشین ہونیوالا ہے یہ بونادی نام کا ایک ۲۵ سالہ نوجوان ہے ۔ جو ایک درختون کی شاخون اور پتون سے بنے ہوئے سائبان کے سایہ مین بیٹھا ہے رئیس کے چبوترے کے سامنے پچاس وحشی لوگ باجے بجانے والے موجود تھے ، جو ایک بے تکے پن سے ہاتھی دانت کی بانسریان ۔ بانس کی لکڑیان تاشے ۔ نقارے بجا بجا کر بھونڈے راگ الاپ رہے تھے اور کبھی کبھی توپون اور بندوقنکے

فیر بھی ہوتے تھے جن کے ساتھ ہزارون وحشیونکی آوازین مل جل کر ایک عجیب مہیب سمان پیدا کردیتی تھین۔ میدان کے ایک طرف وہ قیدی بندھے پڑے تھے۔ جو متوفی حکمران کے اعزار مین ذبح کیے جانے والے تھے۔ چونکہ متوفی حکمران نے اپنے جلوس کے وقت ۳ ہزار سر کٹوائے تھے اس لئے موجودہ رئیس بھی لتنے ہی انسان قربان کرنے پر مجبور تھا۔

ایک گھنٹہ تک اسپیچ پڑھی گئی، گانا اور غل وشور شروع ہوا، پھر ناچ بھی ہونے لگا۔ عورتون کی تمام فوج اس ناچ مین شریک ہوئی۔

اب خونریزی کا وقت آیا۔ چونکہ رابرٹیان والون کی اس خبیث عادت سے واقف تھا۔ وہ قیدیون کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ منیگن حاکم عدالت نہایت عظمت و تمکنت کیساتھ رئیس کے سامنے کھڑا ہوا تھا اب اسنے اپنی چھوٹی سی تیز تلوار کو حرکت دی جو ہاتھ مین لئے تھا۔

چونکہ آج مارے جانے والے قیدی بہت تھے اسلئے دو تین سو چابکدست اور ماہر جلاد بھی منیگن کے پیچھے اپنی اپنی خونفشان تلوارین تولے کھڑے تھے۔ دفعتًا وحشیون نے البیٹراس کے فرفر کی آواز جو دو تین سو میٹر کی بلندی سے میدان کے اوپر آرہی تھی سن کر اپنے سر اوپر اٹھائے اور اس عجیب وغریب ہوائی جہاز جانور کو دیکھکر انھون نے خیال کیا کہ اُن کا کوئی معبود نئے فرمانروا کی مبارکباد اور برکت دینے کو آیا ہے۔

ہر طرف سے سجدے، سلام، اور عجیب عجیب تعظیمی حرکتین ہونے لگین اتنے مین ایک قیدی کا سر منیگن کی تلوار سے اڑا اور دوسرے جلاد بھی اپنا کام شروع کرنے

ہی کو تھے کہ اوپر سے ایک بندوق کی گولی ننگن کے جگر پر آکر پڑی اور وہ اسیوقت ٹھنڈا ہو گیا۔ رابر نے کہا۔

شاباش ٹام خوب نشانہ لگایا!

ہان! کبھی کبھی ایسے کار آمد نشانے لگا سکتا ہون!

اب تو آدمیون کے غول مین ایک شور و غل پیدا ہوا کیونکہ اب وہ سمجھے کہ یہ ہوائی جانور مبارکبادی نہین بلکہ حملہ کے لئے آیا ہے۔ اور جب انھون نے ننگن کی بیجان نعش زمین پر پڑی دیکھی تو انکے غیض و غضب کی آوازین بلند ہونے لگین، اور انھون نے بندوقین اور تیر البٹر اس پر چلانا شروع کر دیا۔

پرو ڈینٹ اور فیل ایوانس اگرچہ رابر کے ساتھ ایک جذبۂ عداوت رکھتے تھے مگر اس کی اس انسانی ہمدردی مین شرکت کرنے سے پہلو تہی نہ کر سکے اور کہنے لگے:۔

ہان، ہان! آپنے بہت اچھا کیا۔ بیشک ہمین ان قیدیون کو چھوڑنا چاہیئے

رابر۔ بیشک یہی میرا بھی خیال ہے!

جہاز کے سب آدمی مسلح ہو کر چھت پر آگئے اور بہت تیز فیر کرنے والی دو بندوقین دونون سیاحون کو دیدین، اور سب نے آگ برسانا شروع کر دی، بلکہ جہاز کی چھوٹی توپ کا رخ بھی نیچے کیطرف کر کے کئی گولے برسائے۔ وحشی بھی برابر جواب دیتے رہے، مگر اکثر لوگ دہشت زدہ ہو کر بھاگ کھڑے۔

قیدی اس ناگہانی امداد سے بہت متحیر ہوے اور اپنے ہاتھ پاؤن کھولنے مین عجلت کرنے لگے وحشی حریف بھی فیر کرنے سے باز نہین آتے تھے آخر ایک گولی

البیٹراس کے نکھے پر لگی جس نے نکھے کو پھاڑ ڈالا۔

ٹام ٹارنر بیحد غصہ مین آکر اسلحہ خانہ مین گیا اور دس بارہ ڈائنامیٹ لیکر باہر نکلا اوس نے چند ڈائنامیٹ وحشیون پر پھینکے وہان جاکر وہ بہت شدت کے ساتھ پھٹے اور بہ کثرت جانون کے بیحد نقصان کا سبب ہوے اب مقابلہ کی تاب نہ رہی اور سب بہت تیزی کے ساتھ بھاگ کھڑے۔ قیدی بھی رہا ہو گئے تھے اور کوئی انکا تعاقب نہین کر سکتا تھا۔

اس طرح رابر نے البیٹراس کا ایک زبردست مفید و کار آمد ہونا پروڈینٹ اور فیل ایوانس پر ثابت کیا کہ وہ اسطرح کی انسانی ہمدردی کے کامون کے لئے کس قدر کار آمد و مفید ہے۔

اس کے بعد البیٹراس اطمینان کے ساتھ فضاے ہوا مین بلند ہوا۔ اور بہت تیزی کے ساتھ بر اعظم افریقہ کو طے کر کے بحر محیط اٹلانٹک پر بادپیمائی کرنے لگا۔

باب تیرہوان

پروڈینٹ اور فیل ایوانس سر کے چکر دان مین مبتلا ہوے بغیر کیونکر بحر محیط سے گزرتے ہین؟

جس بات سے دونون رفیق ڈرتے تھے وہی پیش آئی۔ بیشک البیٹراس بحر محیط پر آگیا۔ آخر البیٹراس جا کہان رہا ہے؟ جہاز نشینون مین کسی قسم کے خوف و ہراس کا اثر نمایان نہین! انکے سامنے خشکی اور تری دونون یکسان ہین

ہر شخص اپنے اپنے کمرہ مین آرام واطمینان کے ساتھ مزے کی نیند سوتا ہے۔ اور کبھی پریشان خواب بھی نہین دیکھتا۔

لیکن یہ سیاحت کہین نہ کہین ضرور ایک دن ختم ہوگی، کیونکہ اگر کوئی صدر مقام نہ ہو تو یہ اپنے جہاز کی ضروری چیزین کہان سے مہیا کرتا ہوگا؟ اور یہ بھی قدرتی بات ہے کہ وہ صدر مقام فضاے ہوا پر نہین بلکہ زمین پر ہوگا۔

واقعی! جب ایسے مقام کا ہونا ضروری ولازمی ہے تو پھر آخر یہ صدر مقام کہان ہوگا یہ سوال تھا جو برابر پروڈنیٹ اور فیل ایوانس اپنے جی مین کر رہے ہین، مگر افسوس کوئی جواب دینے والا نہین پاتے! اب ہمین سمجھ لینا چاہیے کہ اس قسم کی لاینحل باتین ہمارے دونون آتش مزاج امریکنون کو کس قدر برافروختہ کر دیتی ہون گی۔ اگر وہ پریشان ہو کر کوئی مجنونانہ حرکت کر بیٹھین تو کیا عجب ہے؟

جو کچھ بھی ہو، ان معاملات کو چھوڑ کر اب ہمین دیکھنا چاہیے کہ جہاز کس حال مین ہے۔

جہاز بحر محیط اطلس پر کمال عظمت سے مصروف پرواز تھا دوسرے دن جب آفتاب آسمان وسمندر کے نقطۂ اتصال سے بلند ہوا ہی تو اگرچہ البٹراس کے بلندی کی وجہ سے حد نظر کا دائرہ بہت وسیع تھا پھر بھی کسی طرف کچھ خشک دکھائی نہ دیتی تھی۔

بیچارے فری کولن نے اپنے کمرہ سے باہر آ کر جب اپنے نیچے ایک بحر ذخار کو دیکھا تو اس خوف سے کہ کہین پھر نہ ٹنکا دیا جائے چپ چاپ الٹے پاؤن کانپتا ہوا اپنے کمرہ مین واپس جا کر دبک گیا!

کل کرۂ زمین کی تین سو چوہتر ملین ستاون ہزار نو سو بارہ میٹر مربع سطح کو سمندر کا پانی گھیرے ہوئے ہے اِس سطح کی چوتھائی پر صرف بحر محیط اٹلانٹک پھیلا ہوا ہے۔ اس سے اس کی وسعت کا اندازہ کرنا چاہیے۔

اس طرف کرۂ زمین پر جسے بین المدارین کہتے ہین ہر وقت ہوا چلتی رہتی ہے جس کا رخ افریقہ کے صحراے کبیر سے خلیج مکسیکو[۱] کی طرف ہوتا ہے۔ مگر ساری گرمیون بھر ہوا کبھی پورب سے پچھم کی طرف اور کبھی پچھم سے پورب کے جانب چلتی رہتی ہے۔

البطرؔاس متوسط رفتار سے اڑ رہا تھا لیکن یہ رفتار بھی انہ جہازون کی رفتار سے بدرجہا زیادہ تھی۔

جہاز کو خط استوا سے گزرا۔ اس کی اطلاع رابر کی طرف سے سیاحون کو دی گئی پرڈنیٹ نصف کرۂ شمالی سے گزر کر نصف کرۂ جنوبی مین داخل ہونے سے بہت غصہ مین تھا۔

تمام جنگی اور تجارتی جہاز جب خط استوا سے گزرتے ہین تو اظہار خوشی و مسرت کی کچھ رسمین ادا کرتے ہین مگر البطرؔاس نے یہ کچھ رسمین ادا نہ کین

[۱] مکسیکو براعظم امریکہ کے شمالی حصہ مین، ممالک متحدہ امریکہ کے جنوب مین ایک ملک ہے جو وسعت مین تقریباً ہندوستان سے نصف ہے اسکے ساحلی میدان گرم اور مضر صحت ہین۔ پہاڑی تنگ وادیان معتدل ہین اور اندرونی حصہ کی سطح مرتفع سرد اور صحت افزا ہے زمین زرخیز ہے۔ معدنیات کی بھی افراط ہے۔ آبادی ڈیڑھ کرور ہے لوگون کے بڑے پیشے زراعت، مویشی پالنا، اور کان کنی ہین حکومت جمہوری ہے لیکن جہالت اور کاہلی باشندون کی سد راہ ہے۔ مکسیکو صدر مقام ہے۔ جسکی آبادی دہلی سے دوچند ہے خلیج مکسیکو ممالک متحدہ امریکہ کے مغرب مین واقع ہے (مترجم اردو)

حضرت فرنچ ٹاپخ نے ٹھنڈے پانی کا ایک پیالہ چپکے سے فرنگولین کے سر پر ڈالدیا
کہ وہ بیچارہ بے تحاشہ چیخیں مارنے لگا مگر پھر اسکے بدلے اعلیٰ درجہ کی شراب
کے کئی ساغراوسے پلائے لہٰذا فرنگولین خط استوا سے گزرنے کی اس رسم پر
بہت خوش اور شکر گزار ہوا۔

کو صبح کے وقت الیٹراس اسینشن اور سینٹ ہلینا کے جزیروں سے
گزرا۔ جزیرہ سینٹ ہلینا سے قریب تر ہوکر وہان کے سرسبز و شاداب پہاڑون کا
نظارہ کیا۔

اگر انجینیر رابر کا یہ نامور جہاز اوس زمانہ مین ہوتا جب نپولین بوناپارٹ اس
جزیرہ مین قید تھا تو باوجود ان تمام تدبیرون کے جو نپولین[1] بوناپارٹ کی حفاظت
نگرانی کے لیے عمل مین لائی جاتی تھین، اوس کا چھوڑا لینا بہت آسان تھا۔

---

[1] نپولین بوناپارٹ ۱۷۶۹ء مین جزیرہ کارسیکا مین پیدا ہوا پہلے اس نے علمی مدرسہ مین
تعلیم پائی ۱۰ سال کی عمر مین فن سپاہ گری سیکھنے کے لئے فوجی اسکول مین داخل ہوا اور
ایک سال مین سند حاصل کرکے فوج مین ملازم ہوگیا ۱۷۹۲ء کی ملکی بغاوت مین یہ بھی شریک
تھا جسکے بعد کارسیکا بھاگ گیا پھر فوج مین لفٹنٹ کرنل مقرر ہوا اور ٹولون کا قلعہ فتح کرنے
پر برگیڈیر جنرل بنا یا گیا ۱۷۹۵ء مین دارالخلافت کے لشکر کا کمانڈر مقرر ہوا اور ایک سال
بعد اٹلی کی فوج کا کمانڈر انچیف بنایا گیا۔ اسنے ۳۶ ہزار فوج سے آسٹریا کی ۵۰ ہزار فوج کو
شکست دی تمام ملک اٹلی و سارڈینیا فتح کیا پھر آسٹریا والون نے تین مرتبہ ترتیب وار ۶۰ ہزار،
۴۰ ہزار ۵۰ ہزار فوج لے کر حملہ کیا اور برابر شکست کھائی۔ پانچوین مرتبہ نپولین نے آسٹریا
کی دارالسلطنت کا محاصرہ کیا اور نیدرلینڈ و لمبارڈی (بقیہ بر صفحہ آیندہ)

شام کو آفتاب جہان آرا کے غروب کے وقت ایک عجیب لپذیر و نادر نیچرل منظر نظر آیا کہ اگر یہ لوگ قطب جنوبی کے قریب ہوتے تو یہ خیال کرتے کہ یہ شمالی صبح کا نقطہ ہوگا کیونکہ جس وقت آفتاب غروب ہونے کو تھا اس وقت رنگ برنگ کی مختلف اور بہ کثرت روشنیاں کنارۂ آسمان پر جلوہ پذیر تھین۔ جو شمالی صبح سے بہت زیادہ مشابہت رکھتی تھین۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶۰) لیکن صلح کر لی ۱۷۹۷ء مین پیرس واپس آیا ۱۷۹۸ء مین مصر پر حملہ کیا اور فتح کر لیا۔ شام کے متعدد شہر فتح کئے پھر فرانس مین فساد ہوجانے کی وجہ سے پلٹ آیا۔ اور جمہوری سلطنت توڑ کر خود بادشاہ بن بیٹھا ۱۸۰۲ء مین اہل فرانس نے اسے تاحیات مستقل کانسل مقرر کر دیا ۱۸۰۴ء مین اس نے شہنشاہی کا لقب اختیار کیا اور جرمنی پر حملہ کر کے ۳۰ ہزار آسٹرین قید کئے ۱۸۰۶ء مین پروشیا فتح کیا شہنشاہ روس کو شکست دی، پھر پرتگال اور اس کے بعد اسپین بھی فتح کر لیا۔ انگریزون سے بھی کئی لڑائیان ہوئین ۱۸۱۲ء مین روس کے شہر ماسکو پر حملہ کیا اور اوسے جلا کر تباہ کر ڈالا، واپسی مین رسد کی قلت اور موسم کی خرابی نے سخت نقصان پہونچایا۔ اسوقت روس، آسٹریا، پروشیا، اور انگلستان کی فوجون نے مل کر اُسے شکست دی اس شرط پر صلح ہوئی کہ نپولین تخت سے دست بردار ہو اور وظیفہ لیکر جزیرۂ البا مین رہے۔ مگر ایک سال بعد اُسنے پھر فرانس واپس آکر ایک زبردست لشکر مرتب کیا ۱۸۱۵ء مین انگلستان، جرمنی، اور روس کی فوجون نے مل کر محاصرہ کیا، آخرکار واٹرلو کی مشہور لڑائی مین اسے شکست ہوئی اور جزیرۂ سینٹ ہلینا مین قید کیا گیا۔ جہان ۱۸۲۱ء مین مر گیا (مترجم اردو)

اس کے علاوہ اور متعدد فطری مناظر بھی کبھی کبھی جلوہ گر ہو جاتے تھے کہ جن کی بوالعجبی دیکھ دیکھ کر انسان حیرت میں رہجائے۔ اسی مہینہ کی اٹھارہویں شب کو گو چاند اپنی پوری بہار دکھا رہا تھا، ایک قوس قزح کا ایسا بہت بڑا اور تعجب خیز ہالہ نمودار تھا کہ انسان کا اسے دیکھکر قدرت کی بوقلمونی پر حیران ہو جانا بالکل بجا ہے

کہین نیچرل عجیب و غریب مناظر کسی خوفناک طوفان کی علامت تو نہین ؟

واقعی یہی ہوا بھی، دریا مین ایک وحشت ناک طوفان بپا تھا کو البیٹراس خط جدی سے گزرا، دوسرے دن ایک اور عجیب حادثہ پیش آیا کہ جس سے دریائی جہاز ران بہت ڈرتے رہتے ہین۔

دریا کی سطح پر کثرت سے شعلہ خیز موجین آپس مین اس قدر جلد جلد ٹکراتی ہوئی گزر رہی تھین جن کی سرعت رفتار فی گھنٹہ ۶۰ میل سے زیادہ نظر آتی تھی۔ ادھران موجون سے بہت سی روشن اور طولانی شعاعین میدان مین پھیل رہی تھین۔ چونکہ رات کا وقت تھا۔ موجون کی تیز روشنی البیٹراس تک پہونچتی تھی۔

یہ عجیب و غریب منظر جو سطح دریا پر جلوہ پذیر تھا۔ اس کا سبب صرف الکٹرک (بجلی) تھی اس الکٹرک (بجلی) نے ہوا مین بہت کچھ ناہمواری پیدا کر دی تھی اسوجہ سے اگر کوئی جہاز یا اگنبوٹ ان برقی موجون مین پھنس جاتا ہے تو اسکے ڈوب جانے مین کوئی کسر نہین رہتی لیکن البیٹراس کو ان موجون کی بھی کوئی پروا نہ تھی۔

اس عرصہ مین عرض البلد کا سینتالیسوان دائرہ بھی گزر گیا۔ ان مقامات مین دن سات آٹھ گھنٹہ سے زیادہ بڑا نہین ہوتا۔

ظہر کے ایک گھنٹہ بعد البیٹراس اپنے سفر کیلئے مناسب راستہ پیدا کرنے کو سمندر کی

سطح سے سو قدم کی بلندی پر اتر آیا تھا کہ یکایک دریائی خرطوم کی گردش مین پھنس گیا۔ علم طبعیات کے ماہر جانتے ہین کہ یہ خرطوم ایک خطرناک قدرتی بلا ہوتی ہے۔ یہ خرطوم دراصل بادل اور سمندر کے پانی کا ایک بگولہ ہوتا ہے جسمین سمندر کا پانی اور ابر آپس مین ٹکراتے ہین۔ سمندر کا پانی ایک شدید ترین گردش کیساتھ اوپر کے بادلونکے ذریعہ سے کھنچتا ہے۔ جو جہاز اس خرطوم یعنی ابر و آب کے بگولہ مین پھنس جاتے ہین انکی رہائی بہت دشوار ہو جاتی۔ اسوقت نہایت تیز رفتار بادلون کی قریبًا بیس سونڈین سطح سمندر پر لٹکی ہوئی تھین اور سمندر کے پانی کو غیر معمولی شدت و تیزی کیساتھ شعلۂ جوالہ کی طرح چکر دیتی ہوئی اوپر کھینچ رہی تھین کہ البٹراس بھی انمین پھنس گیا۔ مگر ہزار شکر ہے کہ ان سونڈون کا چکر البٹراس کے عمودی پنکھونکی گردش کی برعکس تھا ورنہ پنکھے حرکت کرنے سے معذور ہو جاتے اور یہ ہوائی جہاز بیکار و معطل ہو کر گرداب مصیبت مین پڑکر ہمیشہ کیلئے غوطہ کھا جاتا۔

انجینر نے اس خطرہ کی اہمیت اور عظمت کو محسوس کیا کیونکہ پنکھے کچھ کام نہین دیتے تھے اور البٹراس اس خرطوم ابر سے رہائی نہین پاتا تھا۔ ہوائی مسافر شدت گردش سے اپنے کو محفوظ نہین رکھ سکتے تھے۔ انھون نے ہزار خرابی اور دشواری سے اپنے کو کٹھرہ سے جکڑ لیا تھا۔

انجینر رابر نے پکار کر کہا:۔ بھائیو! صبر و استقلال کی ضرورت ہے۔

بیشک انھین دو چیزون کی بہت ضرورت تھی۔ پرو ڈینٹ اور فیل ایوانس دروازون کے کٹھرے بہت مضبوط پکڑے تھے۔ اور قریب تھا کہ وہ اس سونڈ کی گردش سے چکر کھا کر بیہوش ہو جائین اور سمندر مین گر کر اس البٹراس کی امید

وہ اس آگین زندگی سے ہمیشہ کے لئے نجات پا جائیں۔

صرف بہادر ٹام ٹارنر انجینیر کے اشارے پر ایک چیز سے دوسری چیز پر ہاتھ مارتا ہوا اور پکڑتا ہوا جہاز کی توپ تک اپنے کو پہونچا سکا۔

بیشک اس بلائے خرطوم سے نجات کا ذریعہ صرف توپ کا چلانا ہی ہے۔

ٹام ٹارنر نے بہت پھرتی کے ساتھ توپ مین کارتوس بھر کر آگ دی۔ اسیوقت توپ کی آواز سے ہوا مین جو ذرہ پراگندگی پیدا ہو گیا تھا اس سے یہ بادل کی سونڈین درہم برہم ہو گئین اور جن بادلون سے یہ سونڈین وجود مین آئی تھین وہ پانی ہو ہو کر اسطرح گرنے اور گر گر کر بہنے لگے۔ جسطرح پرنالون سے پانی گرتا ہے۔

البٹیراس بھی سونڈون کی بلا سے چھٹتے ہی سو میٹر بلند ہو گیا۔

انجینیر نے پوچھا کہ بہ جہاز کو کچھ نہ کچھ نقصان تو ضرور پہونچا ہوگا۔

ٹام ٹارنر۔ نہین، لیکن یہ ایک تہلکہ خیز حادثہ تھا، اگر دوبارہ پھر پیش آیا تو اور زیادہ برا ہوگا۔

بیشک یہ حادثہ خرطوم بہت پر دہشت تھا اور اگر البٹیراس کی مضبوطی و استواری غیر معمولی و مافوق العادت نہ ہوتی تو وہ اسوقت پاش پاش ہو جاتا اور اس کا پتہ نشان بھی نہ ملتا۔

بحر محیط کا دشوار گزار ہوائی سفر ان غیر معمولی اور حیرت انگیز حوادث کیساتھ جاری رہا۔ دن روز بروز چھوٹا ہوتا جاتا تھا اور ہوا مین بھی روزمرہ سردی بڑھتی ہی جاتی تھی۔

پرو ڈینٹ اور فیل ایوانس بھی دن بدن اور زیادہ تنگ ہوتے چلے جاتے تھے۔ انجینیر کو بھی بہت کم دیکھ سکتے تھے اکثر اوقات وہ اپنے کمرہ مین ہی بیٹھا ہوا البٹیراس کا

خط سفر معین کرنے مین بسر کرتا اور نقشہ مین راستون کے نشانات بناتا جاتا تھا۔
بارومیٹر۔ تھرمامیٹر، اور دوسرے تمام رصدی و ہوائی آلے جو کچھ تغیرات کا پتہ دیتے تھے ادنکو بھی الگ الگ لکھتا، اور اس ہوائی جہاز کے اثنائے سفر مین جس وقت جو نئے جادثے پیش آتے انھین بھی اپنے سفرنامہ مین درج کر لیتا تھا۔

ہمارے سیاح بھی جہاز کی چھت پر کٹھرہ کے کنارے ٹکے ہوے، اور اپنے ناک کان گلوبند سے خوب لپیٹے ہوے (جو ان کے کمرہ مین موسم سرما کے استعمال کے لئے موجود تھے) صرف نظارہ تھے اور اپنی متجسس نظرون سے خشکی کو ڈھونڈھتے رہتے تھے۔

ایک طرف فریکولین کو مقرر کر رکھا تھا کہ فرانسیسی خانسامان سے معلومات حاصل کر کے خبر دے کہ رابر کون ہے اور کہان جا رہا ہے۔ حالانکہ موسیو فرنچ ٹاپج جیسا زبردست دماغ کا آدمی فریکولین جیسے پوچ دماغ کو کیونکر صحیح دیتا تھا بتا سکتا تھا!

جب کبھی فریکولن اُس سے پوچھتا تھا تو وہ رابر کو کبھی امریکہ کا سابق پریسیڈنٹ کبھی جاپان کا ایک جنرل، کبھی ہندوستان کا نواب، اور کبھی ترکستان کا خان بتاتا تھا۔ اور جب کبھی وہ منزل سفر کو پوچھتا تو وہ کہتا تھا کہ:۔ ہمارا آقا کرۂ قمر مین جا رہا ہے۔ وہان کوئی رہنے کے قابل جگہ ملگئی تو پھر وہین رہجائیگا! کہو بھئی فریکولن تم بھی ہمارے ساتھ چلوگے؟ فریکولن نے اسے سچ سمجھ کر سختی کے ساتھ کہا:۔

نہین نہین، خدانخواستہ ہرگز نہین جاؤنگا!۔

ٹاپج ۔کیون؟ کیون؟ کرۂ قمر کی رہنے والی ایک دوشیزہ کے ساتھ تمھاری

شادی کر دینگے ہرج ہی کیا ہے۔ وہان بھی ایک حبشی خاندان پیدا کر دینا!

فرنکوئین جب اس قسم کی خبرین اپنے آقا تک پہونچاتا تو پروڈینٹ سمجھ جاتا کہ رابر کے متعلق کچھ نہین معلوم ہو سکتا اسوجہ سے جوش انتقام اور زیادہ قوی ہو جاتا تھا۔ یہانتک کہ ایکدن اسنے رفیق سے کہا۔

کیا آپنے صبر کر لیا کہ اس منحوس جہاز سے بھاگنا ممکن نہین ہے؟

فیل ایوانس۔ بیشک، پروڈینٹ! بالکل ممکن نہین۔

پروڈینٹ۔ لیکن انسان ہر وقت اپنی زندگی کا مالک و مختار ہے۔ اگر وہ زندگی قید مین گزرے تو اسے قربان کر دینا چاہیئے۔

آپ بہت سچ کہتے ہین! جان فدا کرنا لازمی ہے تو کچھ دیر نہ کرنا چاہیئے۔

بیشک بھائی بالکل توقف نہ چاہیئے! عنقریب البٹراس بحر اٹلانٹک سے گزر جائیگا، اوسکے بعد پھر خدا جانے بحر محیط کبیر کی طرف بڑھے گا یا قطب جنوبی کی طرف؟ غرضکہ عمر بھر اسیطرح فضائے ہوا مین بسر کرنا پڑیگی، ایسی زندگی ہمارے کس کام کی۔ اسلیئے ہم کو انتقام لینا چاہیئے اور جہاز کو جہاز والون سمیت تباہ و برباد کر دینا چاہیئے!

ہان ہان! خود کو بھی اسکے ساتھ ہلاک کر دینا چاہیئے، اور دنیا کو ان دشمنون کے چنگل سے بچانا چاہیئے۔

یہ دونون رفیق شدت غصہ سے اس حد کو پہونچ گئے ہین کہ جوش انتقام مین اپنی جان تک دینے پر تیار ہین۔ البٹراس کو برباد کر دینے کا منصوبہ وہ کچھ بھی دشوار نہین سمجھتے کیونکہ کسی بہانہ صرف اسلحہ خانہ تک پہونچ جانا اور دو ایک

ڈائنامیٹ وہان سے نکال لانا اس کام کیلئے بہت کافی نظر آتا ہے۔

لیکن خدا کا ہزار شکر ہے کہ فری کولن اس منصوبہ سے واقف نہین ہی ورنہ اس مین کچھ شبہ نہین کہ وہ اپنے آقا کو پھنسا دیتا!

کو جنوب و مغرب کی طرف زمین نظر آئی یہ خشکی آبنائے میجلین تھی جو جنوبی امریکہ کی انتہائی سرزمین ہے اس موسم مین یہان (جو ۵۰ درجہ عرض البلد سے ہٹی ہوئی ہے) اٹھارہ گھنٹہ کی رات ہو جاتی ہے گرمی بھی صفر کے درجہ سے ۶ درجہ نیچے گھٹ جاتی ہے۔ اگر یہان چھ مہینہ پہلے ہوتے تو سولہ سترہ گھنٹہ کا دن نظر آتا۔ اور زمینین بھی بہت سرسبز و شاداب دکھائی دیتین۔

آج غروب آفتاب کے وقت البٹراس کے راستہ مین ایک بہت خوشنما جھیل پڑی جو چارون طرف جنگلون سے گھری ہوئی تھی اور اسکے ہر طرف رنگ برنگ کے ہزارون پرندے جھنڈ کے جھنڈ اوڑ رہے تھے۔ البٹراس نے اپنے برقی چراغ روشن کر دیے اور ہزارون مزیدار آبی پرندون کو اپنے ہوائی جہاز کی سطح پر گرا لیا اس طرح بہت زیادہ شکار البٹراس والون کے ہاتھ آگیا۔ اور فرنچ ٹاپیج کو ایک عرصہ تک کے لئے عمدہ عمدہ قسم قسم کے اور مزیدار کھانے پکانے کا موقع مل گیا۔

ابنائے میجلین[1] کو طے کر کے البٹراس نے جنوب کی طرف آگے بڑھنا شروع کیا اوسکے بعد جزیرہ ٹیرا[2] سے بھی گزر گیا غرضکہ ساحل راہومی سے یہانتک

---

[1] ابنائے میجلین جنوبی امریکہ کے جنوب مین واقع ہے (مترجم اردو)

[2] جزیرۂ ٹیرا جنوبی امریکہ کے جنوب مین ہو اسکو جنوبی امریکہ سے آبنائے میجلین علیحدہ کرتا ہے (مترجم اردو)

سات ہزار پانچ سو کیلو میٹر مسافت طے کر کے تمام میجلین کے جزیرون سے نکل گیا اور ہارن[۱] کی مشہور راس سے گزرتا ہوا سیدھا جنوب کی طرف بادپیمائی مین مصروف ہوگیا۔

چودھوان باب

انجنیر رابر کہان پر انسانی ہمدردی کا کام کرتا ہے؟

کل کو الیٹر اس عرض البلد کے چونوین دائرہ سے آگے نکل چکا تھا۔ یہ دائرہ نصف کرۂ شمالی کے اوس دائرہ کے مقابل واقع ہے جو اسکاٹلینڈ مین اڈیمبرگ[۲] پر سے گزرا ہے اسلئے تھرما میٹر درجۂ حرارت صفر سے نیچے بتا رہا تھا۔ رابر مجبور ہوا کہ اپنے جہاز کے کمرے برقی قوت سے گرم رکھے۔ جہاز چونکہ برابر جنوب کی طرف چل رہا ہے اسلئے دن بھی چھوٹا ہوتا جاتا ہی۔ روشنی کم اور تاریکی بڑھتی جاتی ہے۔ جہاز مین جڑاول کے کپڑے جو قطب جنوبی کی سیاحت مین کام آسکین بہت اعلیٰ درجہ کے موجود تھے کہ دونون رفیق خوب اوڑھے لپٹے ہر روز جہاز کی چھت پر آتے، نیز بھاگنے کی تدبیرین اور انتظام کے ذرایع بہم پہونچانے کی

---

[۱] راس ہارن جنوبی امریکہ کا انتہائی جنوبی حصہ ہے (مترجم اردو)

[۲] شہر اڈیمبرگ اسکاٹلینڈ کا دارالسلطنت اور چھپن عرض البلد شمالی پر واقع ہے (مترجم اردو)

فکرین کرتے رہتے تھے۔

اب رابر کا ذکر سنئے ٹمبکٹو مین پرو ڈینٹ سے جو گفتگو رابر نے کی تھی اوسکے بعد سے وہ بہت کم اوس سے ملتا اور اوسے نظر آتا ہے اور نہ اُس سے کوئی بات چیت کرتا ہے۔ ہمیشہ ٹام ٹارنر سے کچھ لمبی چوڑی گفتگو کرتا رہتا ہے اور دونون بارومیٹر کو بہت غور کے ساتھ دیکھتے رہتے ہین انکے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ روشنی کے بعض نشانات تلاش کر رہے ہین۔

اس وقت البٹراس کے نیچے وہ عظیم الشان سمندر ہی جو ایشیا اور امریکہ کے درمیان مین واقع ہی۔ البٹراس کہاں جا رہا ہی؟ اسکی طرز رفتار سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ قطب جنوبی کیطرف جا رہا ہے! اب آیا اس جاڑے کے موسم مین، اور بے پایان راتون کی تاریکیون مین قطب کی سیر کیا ضرورت ہی؟ حالانکہ جہاز مین کچھ ایسے کام بھی۔ رابر اور ٹام ٹارنر کے پیش نظر ہین جن سے یہ پتہ چلتا ہی کہ وہ واپسی کی فکر مین ہے!

گو میزان الہوا ایک عرصہ سے بہت بلند تھا مگر آج ایک دم نیچے اتر آیا ہے اور بارومیٹر کا اس طرح گر جانا اگرچہ دریائی جہازون کے لئے ایک خطرناک و تہلکہ خیز مسئلہ ہے لیکن البٹراس اسکی بھی کچھ پروا نہین رکھتا کیونکہ بارومیٹر کا یہ تنزل بحر محیط کی سطح پر ایک نہایت خوفناک طوفان کی علامت ہے، لیکن رابر کے ہوائی جہاز کو اس کا کیا خوف!

ظہر کو ایک گھنٹہ گزرا ہوگا کہ ٹام ٹارنر نے انجینیر کے پاس آکر کہا۔

مسٹر رابر! کنارہ آسمان دافق، کے اسطرف سمندر کی سطح پر ملاحظہ فرمایئے

ایک سیاہ نقطہ معلوم ہوتا ہے ! یہ کیا چیز ہوگی ؟

رابر اپنی دوربین اسطرف پھیر کر غور سے دیکھنے لگا۔ پروڈینٹ اور فیل ایوانس بھی جو کشتی کے سرے پر کھڑے تھے اودھر دیکھنے لگے۔ رابر نے کہا:

یہ نقطہ کوئی کشتی ہے! بلکہ اسمین آدمی بھی ہین!

ٹام ٹارنر۔ یقیناً مصیبت زدہ و اجل رسیدہ ہونگے۔

رابر۔ بیشک ان کی وضع سے یہی محسوس ہوتا ہے کہ آفت کے مارے ہین بلکہ بھوک پیاس سے قریب مرگ ہین۔

ٹام ٹارنر۔ تو پھر ہمارا البٹراس ان کی مدد کیلئے کیون نہین لپکتا ؟

رابر نے اسی وقت ڈرائیور دمشین ہین، کو اشارہ کیا اور ہوائی جہاز آہستہ آہستہ اُترنے لگا اور سمندر کی سطح سے سو میٹر کے فاصلہ پر پہونچکر سیدھا اوس کشتی کی طرف جھپٹا جو دور سے دکھائی دے رہی تھی۔

البٹراس جب اسکے قریب پہونچا ہے تو ان لوگون نے دیکھا کہ کشتی مین پانچ آدمی بے حس و حرکت پڑے ہین مگر یہ نہین معلوم ہوتا کہ ہلاک ہو چکے ہین یا بھوک پیاس کے مارے بیہوش ہین۔

البٹراس جب بالکل کشتی پر پہونچ گیا تو وہ اور نیچے اترا اور کشتی کو غور سے دیکھا۔ کشتی کے پیچھے اوس جہاز کا نام اور پتہ لکھا تھا جس کی کشتی تھی خوب غور سے دیکھنے پر نظر آیا کہ جہاز کا نام جینیٹ ہے جو فرانس کے نانٹ نامی بندرگاہ کے جہازون مین سے ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ یہ مصیبت زدہ بھی فرانسیسی ہین۔

ٹام ٹارنر نے بلند آواز سے "ہے" کہکر آواز دی مگر کشتی والونکو ذرا بھی جنبش نہوئی

رابر نے کہا:-

ابھی نہین سنا! بندوق چلاؤ!

بندوق چلائی گئی، اوس کی آواز دیر تک دریا کی سطح پر گونجتی رہی کشتی والون مین سے ایک شخص بندوق کی آواز سے ذرا چونکا، جو ضعف کے مارے خود بے حال ہو رہا تھا اور بدشواری اپنا سر اٹھا کر اپنی مدہوش نظرون سے ادھر اودھر دیکھنے لگا۔

ٹام ٹار نر نے پھر "ہے" کا نعرہ لگایا!

بیچارے مصیبت کے مارے نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو اپنے سر پر البٹر اس کو منڈلاتے دیکھا اور دیکھتے ہی خوف زدہ ہوگیا۔ رابر نے فرنچ زبان مین کہا:

ارے نہین، ہم آپ کی مدد کو آئے ہین۔ یہ بتلایئے کہ آپ کون ہین اور آپ پر کیا اُفتاد پڑی ہے؟

ہم جینٹ نامی جہاز کے لوگ ہین اور مین اس جہاز کا دوسرے درجہ کا کپتان ہون ہمارا جہاز ڈوب گیا۔ صرف ہم پانچ آدمی اس کشتی کے بدولت اپنے کو اب تک بچا سکتے ہین پندرہ دن سے سمندر کی موجون مین ٹکراتے پھر رہے ہین، نہ کھانا ہے نہ پانی، اب بالکل ہلاکت کو پہونچ گئے ہین!

اس عرصہ مین اور باقی چارون تقضا کے مارے بھی کچھ امید زندگی پاکر اپنی جگہ سے اٹھے لیکن وہ اس قدر ضعیف اور خستہ حال ہو رہے تھے کہ مردون سے کچھ فرق نہین رکھتے تھے۔ سب نے ایک انداز مایوسی کے ساتھ ہاتھ اوپر اٹھائے۔

رابر کے اشارے پر ایک چمڑے کا مشکیزہ پانی سے بھر کر رسی کے ذریعہ سے

کشتی پر ٹمکایا سب کے سب بیچارے کچھ اس بدحواسی کے ساتھ اوس مشکیزہ سے
لپٹ پڑے کہ انسان کے دل کو یہ نظارہ ٹکڑے ٹکڑے کئے دیتا تھا۔ پھر پانی
پی کر روٹی! روٹی! کی صدائین بلند کین۔ اسی وقت روٹیان، گوشت،
ایک شراب کا شیشہ، تھوڑا قہوہ، اور کچھ مٹھائی ایک ٹوکری مین رکھکر لٹکائی
بیچارے مصیبت کے مارون کی حالت زار قابل رحم تھی! کچھ اس طرح ڈلیا
پر گرے اور کھاپی گئے کہ موت وحیات کی تصویرا لبیٹراس والون کی
آنکھون مین پھر گئی۔

جب کچھ جان مین جان آئی تو انھون نے پوچھا:

ہم کہان ہین؟

چلی[1] کے ساحلون اور چوناٹس[2] کے جزیرون سے پچاس میل کے فاصلہ

پر ہو!

ہم ممنون ہین، لیکن پچاس میل کی مسافت ہم کیونکر طے کرسکین گے؟
ہوا بھی نہین ہے، اور ہمارا بادبان بھی پرزے پرزے ہوگیا ہے کشتی کھینے کی طاقت

---

[1] چلی جنوبی امریکہ کا ایک ساحلی ملک ہے اس کا رقبہ ۲۹۲۰۰۰ مربع میل ہے اس ملک مین مغرب کیطرف کوہ انڈیز کی وادیان ہین بحر پیسفک کے ساحل کیطرف مختصر میدان ہے لیکن ملک کا کثیر حصہ ریگستانی ہے یہان کی آب وہوا معتدل اور خوشگوار ہے لیکن زلزلہ اکثر آتے رہتے ہین آبادی ۳۰ لاکھ ۲ ہزار ۵ سو ہے تانبہ، چاندی، چمڑہ، گیہون وغیرہ یہان سے باہر بھیجے جاتے ہین۔ حکومت جمہوری ہے (مترجم اردو)

[2] جزائر چوناس جنوبی امریکہ مین ملک چلی کے قریب بحر پیسفک کے اندر چند جزیرون کا مجموعہ ہے (مترجم اردو)

بھی ہم نہین رکھتے!

ہم تمھین کھینچ لے چلینگے۔

آپ لوگ کون ہین؟

ہم وہ لوگ ہین جو آپ لوگون کی رہائی کے لئے آئے ہین اور اسے اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہین! بیچارے کشتی والے اب اور کسی سوال کی جرأت نہ کرسکے لیکن وہ سخت حیرت مین تھے یہ کیا ماجرا ہے! انجینر رابر کے اشارے پر سو قدم لمبی ایک رسی کشتی پر لٹکائی گئی۔ کشتی والون نے رسی کو اپنی کشتی مین باندھ لیا البٹراس سیدھا مشرق کی طرف چلا اور کشتی کو کھینچتا ہوا لے گیا

۱۰ بجے کے وقت خشکی نظر آئی یعنی ساحل کے گھومنے والے چراغ دکھائی دیے۔ جب البٹراس بیچارون کو جزائر چیناس مین داخل ہونے والے رستہ پر لے آیا تو ٹام ٹارنر نے پکار کر کہا:—

رسی کھول دو!

بیچارے آفت زدون نے بیحد شکریہ ادا کر کے رسی کھولدی، اور اس واقعہ کو وہ غیبی و آسمانی مدد سمجھے البٹراس نے پھر اپنا راستہ لیا۔ پروڈینٹ اور فل ایوانس باوجودیکہ البٹراس اور رابر سے شدید ترین عداوت رکھتے تھے پھر بھی وہ اس مسئلہ مین یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہوے کہ اس قسم کی انسانی ہمدردی کے کام البٹراس کے سوا اور دوسرے غبارے ہرگز نہین کرسکتے۔

دریا اور ہوا مین دم بدم ایک سخت و شدید طوفانی علامتین نمودار ہونے لگین، بارومیٹر جو کچھ بتا رہا تھا اوس سے کوئی شبہ نہین رہا تھا کہ ایک خوفناک دورہول

طوفان ظہور مین آنے والا ہے۔ آدھی رات سے ایک گھنٹہ گزرا تھا کہ ایک دہشت نما ہوا نہایت زور وشدت کے ساتھ چلنے لگی۔ رابر انجینر کا ہوائی جہاز بہت دشواری سے ہوا پیمائی کر رہا تھا۔ اور بمشکل پانچ چھ میل فی گھنٹہ سفر کر سکتا تھا مگر اس سے تیز رفتاری دائرہ احتیاط سے خارج تھی۔ طوفان رفتہ رفتہ زور پکڑتا جاتا تھا اور بخوبی معلوم ہوگیا کہ یہ بگولون کا وہی زبردست طوفان ہے جو کبھی کبھی نمودار ہو کر خشکی وتری مین بڑے بڑے نقصانات پہونچا دیتا ہے۔ ان بگولون کو بحر محیط اٹلانٹک مین (ہوار کان) اور بحر چین مین (طائفون) اور صحرائے کبیر مین (سیمون) کہتے ہین۔ یہ بگولے ایک دوامی خطرناک گردش اور ایک مہیب طوفان کا باعث ہوتے ہین۔ چونکہ رابر ان ہولناک بگولون سے بخوبی واقف ہے اس لئے وہ ہوا کے بلند ترین طبقون پر آکر اس تہلکہ سے اپنے کو محفوظ کر سکتا ہے۔ لیکن اس کام مین بہت عجلت چاہئے کیونکہ اب وقت بالکل نہین رہا ہے۔ اور ہوا کی تیزی لحظہ بلحظہ شدید ہوتی جاتی ہے۔ اور یہ بگولہ چکر کھاتا ہوا سیدھا قطب جنوبی کی طرف جا رہا اگر البٹراس ایک بار بھی اس کی گردش مین پھنس جائے تو یقیناً بگولہ قطب جنوبی مین لے جائیگا۔ بشرطیکہ جہاز اس کی زد سے صحیح وسالم رہجائے۔

اس وجہ سے مسٹر رابر نے ان مسائل پر غور کر کے ٹام ٹارنر کو اوپر چڑھنے کا حکم دیا البٹراس اپنے کنارے کے پنکھون کو پوری طاقت کے ساتھ گردش دیکر ترچھا ہوتا ہوا اوپر چلا۔ لیکن ابھی صرف دو سو میٹر بلند ہوا ہوگا کہ یکبارگی ٹھہر گیا اس توقف کی وجہ یہ تھی کہ اس شدید ترین زد ہر مین اوس ہوا کا مقابلہ اس کی طاقت سے باہر تھا جو بڑی تیزی کے ساتھ سیدھی اوپر سے نیچے آرہی تھی۔ آخر وہ اپنی رفتار برقرار

رکھنے کی طاقت نہ پاکر ٹھہرنے پر مجبور ہو گیا۔

جہاز بہت تیز بہنے والے دریاؤن مین چلتے ہین جب ان کے پنکھون کی چرخیون مین پانی غیر معمولی تیزی کے ساتھ گزرتا ہے تو اون پنکھون کے چکر مین ٹھہرنے کی طاقت نہین رہتی اور چرخی سست ہوتے ہوتے بیکار ہو جاتی ہے البٹراس بھی اسی مصیبت مین گرفتار ہے۔

لیکن رابر کو اب بھی اپنا مغلوب ہو جانا گوارا نہ تھا، اس نے ایکدم اپنے سب کے سب چوہتر عمودی پنکھون مین انتہائی طاقت بھر دی لیکن نہایت افسوس ہے کہ ان سخت بگولون سے جو درختون کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتے، اور دیوارونکو بنیاد سے گرا دیتے، اور جہازون کو بندر سے ساحل پر پھینک دیتے ہین، طاقتور البٹراس بھی مقابلہ کی طاقت نہ پاکر مجبوراً ہوا کے رخ چلنے لگا۔ اور رابر نے سمجھ لیا کہ جس سمت کو اسے چلنا ہے اودھر نہین چل سکتا اسلیئے جدھر ہوا کا رخ تھا اودھر ہی کو اس نے پنکھون کو بھی حرکت دیدی اور مقابلہ کا خیال چھوڑ دیا تمام ثامہ نر اور رابر باہم اشارون سے گفتگو، اور رابر اپنی تمام تر مہارت و قابلیت البٹراس کے سکان کی اہتمام و انتظام پر صرف کر رہے تھے۔

اب حالت بہت خطرناک تھی، ذرا سی غفلت بھی تباہی و بربادی کا باعث ہو سکتی تھی۔ بڑی مصیبت یہ تھی کہ یہ پرجفا ہوا، فوق العادت سرعت کیساتھ جہاز کو قطب جنوبی کی طرف لے جا رہی تھی۔ حالانکہ قطب جنوبی اس زمانہ مین بالفاظ دیگر ہمہ تن برف منجمد، سراپا تاریکی سے عبارت ہے اور رابر ہرگز اس موسم مین وہان جانیکا ارادہ نہین رکھتا تھا۔

ماہ مین کرۂ زمین کے اسطرت ساڑھے انیس گھنٹے کی لمبی راتین ہوتی ہین کرۂ شمس
جو گویا حرارت و روشنی سے بالکل محروم ہی صرف تھوڑی دیر کیلئے افق پر ظاہر ہوکر
پھر روپوش ہوجاتا ہی لیکن خاص قطب مین ایک سو اٹھاسی دن کے برابر رات
ہوتی ہے۔ بہرحال اب واقعات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ البٹراس ضرور منجمد رطۂ
ظلمت و انجماد مین جاکر رہیگا۔ ان حوادث مین بھی انجنیر کمال استقلال کیساتھ احکام
صادر کر رہا ہے اور جسطرح جسم کے تمام اعضا روح کے مطیع ہوتے ہین ویسے ہی
اوس کا سارا گروہ انجنیر کے اشاروں پر کام کر رہا ہے۔

طوفان کی شدت بھی اس عرصہ مین اس حد کو پہونچ گئی تھی کہ انجنیر البٹراس کے
پنکھون کی حرکت دوری کم کرنے پر مجبور ہوا کیونکہ اگر ایسا نہ کرتا تو ٹوٹ جانے کا بھی
اندیشہ تھا اور سکان کا استعمال بھی محال تھا۔

تمام دن آندھیان چلتی رہین عرض البلد کا چھتروان دائرہ دور نکل گیا جس قدر
قطب کے قریب پہونچتے جاتے تھے تاریکی بھی بڑھتی جاتی تھی یہان تک کہ
رفتہ رفتہ چاند اور سیارون کی چمک کے سوا روشنی کا نام و نشان نہ رہا۔ چونکہ ان
قطبی سرزمینون مین چاند ہمیشہ ہلالی حالت مین رہتا ہے اور کوئی فرد بشر آجتک
انھین نہین دیکھ سکا ہے اس سبب سے مسٹر رابر انجنیر بھی اگرچہ مجبوراً یہان پہونچ
گیا ہے مگر وہ بھی کچھ نہین دیکھ سکا۔

کچھ شبہ نہین کہ البٹراس نقطۂ قطبیہ پر پہونچنے سے پہلے مغرب کی سمت
خطۂ لوئی فلپ سے ضرور گزر گیا ہوگا جس کے آگے اب تک کوئی اور نہین جاسکا ہی
پروڈینٹ اور فیل ایوانس، جب تک طوفان رہا جہاز کی چھت پر سے

نیچے نہین آئے اور اپنے کو مضبوط باندھے ہے لیکن ہزار افسوس کہ جن جن مقامات پر البڑ اس کا گزر ہوا - ان سب مین ایسی تاریکی چھائی ہے کہ کچھ دکھائی دینا ممکن نہین !

آدھی رات سے کچھ زیادہ گزری ہوگی کہ قطب کی مخصوص صبح نے اطراف کو روشن کردیا جنوبی فجر کی آتشین رنگ اور رنگا ہون کو خیرہ کرنیوالی شعاعین آسمان کے نصف دائرہ مین ایک بہت بڑے پنکھے کے مانند نمایان ہوئین ان برقی شعاعون کی جھلکیان قطب تارہ اور اسکے گرد کے چار اور درخشان ستارون تک پہونچ گئی تھین - اس طبعی منظر لطیف نے جسکی تعریف نہو سکتی ہے اور نہ تصویر کھینچی جاسکتی ہے کچھ عجیب لطافت و دلپذیری پیدا کر رکھی تھی ! اس ضیاء لعل فام کے بدولت وہ تمام اطراف و جوانب کچھ کچھ نظر آنے لگے جو برف و یخ کا سفید شفاف لباس پہنے ہوے تھے -

جہاز مین جو قطب نما لگا تھا اسکی مقناطیسی سوئی نقطہ قطب کے قریب ہوجانے سے بالکل بے ڈھنگے پن سے چل رہی تھی خاص کر خط سفر کے تعین کے متعلق کوئی صحیح راے قایم نہین کیجاسکتی تھی تھوڑے دیر کے بعد قطب نما کی مقناطیسی سوئی اتنی نیچے جھک گئی کہ رابر نے یقین کرلیا کہ وہ قطب کے نقطہ پر پہونچ گیا ہے اس لئے مقناطیسی سوئی نے جو زاویہ بنایا تھا اوسے رابر بہت غور کے ساتھ پیمایش کرکے چلا اُٹھا -

قطب جنوبی کا نقطہ ہمارے پانون کے نیچے ہے !

تمام روے زمین جو برف ویخ کے سفید لباس سے چھپا ہوا تھا مشاہدہ مین آیا - لیکن پھر بھی نہ معلوم ہوا کہ اسکے نیچے کیا پوشیدہ ہوگا !

اس عرصہ مین ہوا مین کچھ اس قدر تیزی و شدت پیدا ہو گئی کہ البٹیر اس والونکی ہلاکت اور البٹیر اس کے پارہ پارہ ہو جانے کا یقین ہونے لگا۔ کیونکہ البٹیر اس کسی طرح اپنے کو نہین سنبھال سکتا تھا اور اس کی روک تھام امکان سے باہر تھی ہر گھڑی اونچے اونچے منجمد پہاڑون کے مقابل آجانے اور شدت کے ساتھ ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کا کھٹکا لگا تھا خصوصاً اس حالت مین کہ جسطرح جہاز کا اپنی افقی حرکت کو قائم رکھنا امکان سے باہر ہے اسی طرح اپنے کو اوپر چڑھا لیجانا بھی اسکے قدرت و اختیار مین نہین تھا۔

آخر کار تھوڑی دیر کے بعد ایک بہت بڑا خطرہ رونما ہوا، کیونکہ البٹیر اس کے بالکل محاذ مین کوئی سو کیلو میٹر کے فاصلہ پر دو بلند و ضیا پاش نقطے دکھائی دیے یہ دونون بلند و روشن نقطے آرا بوس نامی دو آتش فشان[ل] پہاڑ تھے۔

ل قریب قریب دنیا کے سب آتش فشان پہاڑ سمندر کے کنارے واقع ہین جو اکثر مخروطی دگا جر کی شکل کے ہوتے ہین۔ ان پہاڑونکے سرے پر چڑھنے سے ایک گڑھا پیالے یا قیف کی شکل کا دکھائی دیتا ہے اور گڑھے کے بیچ مین نل کیطرح ایک سوراخ زمین کی تہ سے ملا ہوا نظر آتا ہے اس سوراخ کے منھ کو انگریزی مین کریٹر دہانہ کہتے ہین۔ دنیا کی مختلف کانون مین تجربہ کر کے دیکھا گیا ہے کہ ہر ۶۰ فٹ کی گہرائی پر تھرمامیٹر کا پارہ ایک درجہ اوپر چڑھا جاتا ہے اس حساب سے ایک میل کی گہرائی پر درجہ حرارت ۸۸ درجہ فارن ہیٹ ہوگا اور بیس میل کی گہرائی پر سخت سے سخت پتھر لوہا وغیرہ دھاتون کی گلائی ہوئی چاندی کی طرح پگھلے ہوئے پائے جائین گے جب سمندر جھیل یا بارش کا پانی زمین کے اس اندرونی حصہ تک پہونچتا ہو تو بھاپ بن کر پگھلے ہوئے پتھرون اور معدنیات کے کچھ حصہ کو زمین کی سطح تک ہٹاتا ہوا نکل پڑتا ہے اور ایک زلزلہ اور سخت آواز کے ساتھ یہ چیزین ابل کر باہر نکل پڑتی ہین۔ آتش فشانی سے گرم راکھ، کھولتا ہوا پانی، چھوٹے چھوٹے پتھرون کے ٹکڑے اور پتھرون کا رقیق حالت مین بہنا مراد ہے۔ راکھ تو بہت اونچائی تک اوڑتی ہے

پر وڈینٹ اور فیل الوانس نے البٹراس کی بے اختیا رانہ طرز رفتار سے یقینی طور پر یہ طے کر لیا کہ البٹراس ایک پروانہ کے مانند اس آتش فشان پہاڑ کے جان سوز شعلون مین اپنے پروبال کو خاکستر کر کے ان دوزخ نما پہاڑون مین جا پڑیگا اور ایک عالم بیکسی مین جل بھن کر خاک ہو جائیگا۔ اگرچہ وہ اسکو اپنا عین مقصد سمجھ چکے تھے تاہم انھین صرف اس قدر افسوس ضرور تھا کہ آتش فشان پہاڑ نے ان پر سبقت کر کے انھین اتنی مہلت کیون نہ دی کہ یہ خود اپنے ہاتھون سے اپنا انتقام لیتے۔

کوہ آتش فشان کے شعلے دم بدم البٹراس سے قریب ہوتے جاتے تھے جہاز ہر چند کوشش کرتا تھا مگر کسی طرح اپنے کو ان سے نہین بچا سکتا تھا۔ بلکہ سیدھا ادھر ہی بہت تیزی کے ساتھ بڑھا جا رہا تھا جدھر ایک بہت بڑے آتشین نے اس کی راہ روک رکھی تھی۔ ایک شدید روشنی سے چپہ چپہ جگمگا رہا تھا۔ جہاز نشینون کے چہرے شعلون کی تیز تابش سے تمتما اٹھے تھے اور خوف دوہشت کا سمان سب پر چھایا ہوا تھا۔ ہر شخص خاموش اور بے حس و حرکت، دم سادھے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۵) لیکن پگھلے ہوے پتھر اور دوسری چیزون پہاڑون کے ڈھال پر سرخ دریا کی طرح آہستہ آہستہ بہتی ہین۔ زیادہ آتش فشانی کیوقت آسمان گرد سے بھر جاتا ہے زہریلی ہوا چارون طرف پھیل جاتی ہر کوسون تک تاریکی چھا جاتی ہے رقیق اور بہتے ہوے پتھرون کے نیچے گاؤن دب جاتے ہین۔ ہزارون آدمی مرجاتے ہین آتش فشانی سے پہلے زلزلہ بھی آتا ہے جس سے کبھی ساحل کی زمین دب جاتی ہے سمندر کا پانی اسپر آجاتا ہے۔ جزیرے کے جزیرے غائب ہو جاتے ہین (مترجم اردو)

اس ہولناک آتش کدہ مین آپڑنے کا بادل ناخواستہ منتظر بیٹھا تھا غیبی امداد کے سوا نجات کی اور تمام تدبیرین مفقود سمجھ لین تھین۔

البٹراس شعلون سے صرف تیس چالیس میٹر کے فاصلے پر رہگیا تھا کہ یکایک رحمت خداوندی کا ظہور ہوا اور وہی ہواے شدید انکی نجات کا باعث بن گئی کیونکہ صرف جبس ایک منٹ مین البٹراس ان شعلون مین خاک سیاہ ہوکر آتشین غار مین گرنے والا تھا یکایک تند و تیز ہوا کے جھونکون نے آکر اُن خونخوار و مہلک شعلون کو پہاڑ کے دامن مین اکدم سلا دیا! پہاڑ کے سرچشمہ سے جو معدنی سنگریزے ہوا مین اوڑ رہے تھے ان سے ٹکراتا ہوا جہاز دہانہ پر سے گزر گیا!

ایک گھنٹہ کے بعد وہ آگ بھی نظرون سے پنہان ہوگئی اور کوئی زیادہ سے زیادہ ۲ بجے ہونگے کہ بگولون کے گردشی چکر البٹراس کو عرض البلد کے ساٹھ ین درجہ پر لے آئے اب طوفان بھی کسیقدر تھم گیا تھا اور البٹراس پھر اپنی رفتار و حرکات کا مالک و خود مختار ہوکر سیدھا شمال کی طرف راہ سپار ہوا۔ یہان تک کہ پھر اس نے اپنے کو انھین مقامات پر پہونچا دیا جو آفتاب کی روشنی سے منور تھے صبح آٹھ بجے آفتاب عالم تاب نے طلوع ہوکر اب سفینہ کو اپنے ضیاے حیات پرور سے پھر از سر نو جان تازہ بخشی۔

البٹراس ہارن کی چوٹی کے سوہڑ والے حادثہ عظیم سے نجات پانے کے بعد بگولون کی بلاخیز گرداب مین پھنسا اور انیس گھنٹہ کی مدت مین منطقہ قطبیہ کو عبور کرکے پھر بحر محیط کبیر کے سر پر منڈلا رہا تھا۔ اس مصیبت انگیز مدت مین جہاز نے تین میل فی منٹ کے حساب سے راہ طے کی، یہ سرعت اسکی اصلی سرعت

رفتار سے دوچند ہے۔

آج انجینیر رابر بہت رنجیدہ نظر آتا تھا کیونکہ اسکو ہولناک طوفان بلا نشان کے زمانہ مین جہاز کے آگے پیچھے والے پنکھون مین کچھ خرابی آگئی ہے - اور جہاز کی اس غیر معمولی سرعت رفتار نے اسے حد سے زیادہ نقصان پہونچایا ہے اور سب سے بڑی مصیبت یہ تھی کہ اگر جہاز کی یہی حالت رہتی تو اس نامعلوم جزیرہ تک بھی نہین پہونچ سکتا تھا، جسے اس نے اپنا ارام گاہ اور مستقر بنا رکھا تھا، کیونکہ اگر اسکے مرمت کی فکر نہ کیجاتی تو دم بدم اسکے سیدھے پنکھے اور زیادہ خراب ہوتے چلے جا رہے تھے جو البٹراس کے اڑنے کا اصلی ذریعہ ہین لہذا جہاز کو معلق ٹھہرا کر اسکی مرمت ضروری معلوم ہوتی ہے۔

دوسرے دن . . . . تاریخ کو دور سے ایک خشکی دکھائی دی اور ذرا دیر کے بعد معلوم ہو گیا کہ یہ خشکی کوئی جزیرہ ہے لیکن بحر محیط مین جو ہزارون جزیرے جابجا واقع ہین خدا جانے ان مین سے یہ کون سا جزیرہ ہوگا ؟ باوجود اسکے بھی رابر نے وہان ٹھہرنے کا قطعی ارادہ کر لیا۔

ہوا بھی بالکل ٹھہر گئی تھی۔ اسلئے وہان ٹھہر جانا اور بھی آسان تھا۔ کیونکہ ہوا نہ ہونے کی وجہ سے جہاز جہان ٹھہرا دیا جائے وہان بے کھٹکے اچھی طرح قائم رہ سکتا تھا۔

جہاز جیسے ہی جزیرہ کے کنارے پر پہونچا ہو ڈیڑھ سو قدم لمبی ایک رسّی مین پر لٹکائی گئی۔ جس کے سرے پر ایک آنکڑا جہاز کے لنگر کی طرح بندھا ہوا تھا اوس آنکڑا نے بہت مضبوطی و استواری سے زمین مین پیوست ہو کر جہاز کے لنگر کو

سنبھال لیا اور جہاز کو وہان ٹھہرا دیا۔ کنارے کے پنکھے برابر اپنی گردش کر رہے تھے
ورنہ جہاز کیونکر معلق ہوا پر قائم رہ سکتا تھا۔
جب سے البٹراس فلاڈیلفیا سے چلا ہے یہ پہلا موقعہ تھا کہ اوس نے خشکی
سے آتنا ارتباط پیدا کیا ہے۔

پندرھوان باب

(ذری کولن کہان ایک عجیب پیش قدمی کر بیٹھا ہے؟)

جب البٹراس جزیرہ مین لنگر انداز ہوا تھا تو جزیرہ بہت چھوٹا دکھائی دیتا تھا
آیا یہ جزیرہ طول البلد اور عرض البلاد کے کسی دائرہ پر واقع ہے! آیا یہ بحر محیط کبیر مین یا بحر
یا بحر ہند مین؟ یہ امور بھی کچھ معلوم نہ تھے کیونکہ رابر نے ابھی باقاعدہ ہو کر تجربہ کا
انداز نہین کیا ہے!

انجنیر رابر نے بادلون مین سے آفتاب کے برآمد ہونے اور موقع معین کرنے کا
انتظار نہ کیا اور اس امید پر کہ شام تک مرمت ختم کر ڈالے اس نے اسی وقت
کام شروع کرنے کا حکم دیا۔ کنارے کے پنکھے جو افق کی طور پر گردش کرتے تھے اور
جہاز کو اوپر اٹھاتے تھے بالکل درست ہین ان مین سے تقریبًا آدھے گردش
کر رہے ہین۔ جن کی بدولت جہاز معلق ہے۔ لیکن آگے اور پیچھے والے پنکھے جو
جہاز کو آگے چلانے کی خدمت انجام دیتے ہین۔ رابر کے خیال و اندازہ سے
زیادہ خراب و بیکار ہو گئے ہین۔ لہذا اب لازم ہے کہ انھین آثار کران کی

دندانہ دار چرخیوں کو درست کریں - چنانچہ فوراً رابر اور ٹام ٹارنر کی نگرانی میں تمام گروہ نے پنکھوں کی درستی کا کام شروع کر دیا -

اثنائے تعمیر میں پروڈینٹ اور فیل ایوانس جہاز کی چھت پر تھوڑی دیر چہل قدمی کرنے کے بعد جہاز کے نیچے جا بیٹھے -

فرکولین بھی کامل اطمینان اور سکون خاطر کے ساتھ ہے - وہ آج اپنے کو زمین سے صرف ایک سو پچاس میٹر کی بلندی پر دیکھتا ہے لہذا اسے ایک نعمت عظمیٰ سمجھتا ہے - جب تک تعین موقع کا وقت نہ آیا مرمت کا کام برابر جاری رہا جس وقت آفتاب جہانتاب بالکل سر پر پہونچ گیا تو انجینیر رابر نے بہت غور کے ساتھ تعین مقام کا اندازہ کر کے معلوم کیا کہ جہاز اسوقت ۱۷۶ درجہ ۱۰ دقیقہ طول البلد مشرقی اور ۴۴ درجہ ۲۷ دقیقہ عرض البلد جنوبی پر ہے اس طول البلد اور عرض البلد کے موافق جب نقشہ پر نظر کی تو معلوم ہوا کہ یہ ویف نامی ایک چھوٹا سا جزیرہ جزیرہ چیتھم[1] کے تابع اور مجمع الجزائر بروٹگٹن میں سے ہے یہ سب جزیرے جزائر پوموٹو کے پندرہ درجہ مشرقی سمت میں واقع ہیں اور یہ جزائر پوموٹو ملک نیوزیلینڈ[2] سے آخرترین جزائر ہیں - رابر نے ٹام ٹارنر سے کہا اگر ایسا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہم اسوقت جزیرہ دس ہزار ۴۶ درجہ جنوب کیطرف ہیں

---

[1] چیتھم نیوزیلینڈ کے مشرق میں چند چھوٹے چھوٹے جزیروں کا مجموعہ ہے (مترجم اردو)

[2] نیوزیلینڈ تین جزیروں کا مجموعہ ہے ۱۶۴۲ء میں ایک ہالینڈ کے ملاح نے دریافت کیا تھا اور ہالینڈ کے ایک صوبہ زیلینڈ کے نام پر اس کا نام نیوزیلینڈ رکھا تھا یہ جزیرہ آسٹریلیا کے جنوب مشرق میں اس سے ۱۲۰۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے - رقبہ ۱۰۶۰۰۰ مربع میل ہے یہاں سونے، کوئلے، تانبے، چاندی، لوہے وغیرہ کی کانیں پائی جاتی ہیں - پیداوار گیہوں، چنا - باجرا، آلو، وغیرہ، نیوزیلینڈ زیادہ تر بہترین بالوں کیلئے مشہور ہے - مردم شماری ۱۰ لاکھ سے کچھ زیادہ ہے (مترجم اردو)

بیشک گویا ہم اپنے مستقر سے دو ہزار آٹھ سو میل دور ہین اگرچہ اس حساب سے کچھ زیادہ دور نہین لیکن اگر مخالف ہوا چل کر ہمین اور دور پھینک دے تو یہ جو کچھ کھانے پینے کا تھوڑا سا ذخیرہ ہمارے پاس رہگیا ہے ہمین بڑی مشکل مین ڈالدیگا۔

ٹام ٹارنر آپ جو کچھ فرماتے ہین یہ ٹھیک ہے! مین خیال کرتا ہون کہ ہم شام تک ایک پنکھا درست کر کے آگے چل سکتے ہین۔ دوسرا پنکھا راستہ مین ٹھیک کر لینگے۔

مسٹر رابر! اچھا ان دونون امریکن اور انکے خدمتگار کو کیا کرین گے۔ مین خیال کرتا ہون کہ اگر وہ جزیرہ (س) مین مہمان رہین تو انھین کچھ تکلیف نہو گی۔ لیکن یہ جزیرہ (س) کہان ہے، اور کیسا ہے؟ ہم بتاتے ہین کہ جزیرۂ (س) بحر محیط کبیر مین ایک جزیرہ پنہان ہے جسے انجنیر رابر نے دریافت کر کے فن الجبرا سے اصلاح کر کے اوس کا نام جزیرۂ (س) رکھا ہے۔ یہ جزیرہ تمام تجارتی اور جنگی جہازون کے راستہ سے الگ پڑا ہے۔ سرسبز و شاداب آب و ہوا کے لحاظ سے خوش گوار، غرضکہ ایک عمدہ جزیرہ ہے جسے انجنیر رابر نے اپنی قیام گاہ اور جاے پناہ قرار دیا ہے البٹراس جب اپنی ہوائی سیاحت سے تھک جاتا ہے اور جب اسے آرام لینے یا سامان کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اس جزیرہ مین آکر ٹھہرتا ہے اور اپنے تمام لوازم بہم پہونچا کر ضروری مرمت درستی وغیرہ کر لیتا ہے۔ انجنیر رابر نے غیر معمولی طور پر یہان پر بدرجۂ غایت تمام ضروریات زندگی اکٹھا کر رکھی ہین۔ اس کی تکمیل حوائج کا اسی سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ البٹراس جیسا زبردست ہوائی جہاز بھی یہین بنایا

گیا ہے اس جزیرہ پنہان مین مسٹر رابر انجنیر اپنے ہوائی جہاز کی ہر قسم کی مرمت و درستی و تعمیر عمل مین لا سکتا ہے، یہان تک کہ وہ چاہے تو ایک اور نیا البٹراس بھی یہین بنا سکتا ہے۔ کیونکہ اس جزیرہ مین انجنیر نے جو مکانات بنائے ہین۔

ان مین ہر قسم کی مشینین، آہنی آلات و اوزار، کھانے پینے، پہننے کی تمام چیزین کیمیائی اجزا، اور سائنس کا سامان سب مہیا ہے۔ کل جزیرہ مین صرف پچاس آدمی ہین جو سب کے سب انجنیر رابر کے ملازم، اور البٹراس کے اور عملہ ہین۔ چند دن پہلے جب رابر ہارن کی چوٹی کے گرد چکر لگاتا ہوا مغرب کی طرف عزم سفر کر کے چلا تھا تو اوس کا یہ ہی مقصد تھا کہ اپنی آرام گاہ یعنی جزیرہ (س) مین آئے لیکن بگولون کے شدید طوفان نے اسے موقعہ نہ دیا اور قطب جنوبی تک اسے اوڑا لے گیا۔ اگرچہ وہ اب جزیرہ (س) سے نسبتاً قریب ہے مگر پنکھون کی خرابی نے اسکے سفر مین رکاوٹ پیدا کر دی ہے، ورنہ وہ بہت پہلے اپنی منزل مقصود پر پہونچ چکا ہوتا۔

اسلئے معلوم ہوا کہ رابر جزیرہ (س) مین جا رہا ہے اور اس جزیرہ مین پہونچنے کے لئے اسے اپنی پوری قوت حاصل کرنا چاہئے۔ اور پوری قوت بہم پہونچانا تعمیر مرمت کی تکمیل پر موقوف ہے اسی وجہ سے انجنیر اور اس کا تمام گروہ پوری کوشش کیساتھ مرمت مین مشغول ہین اور دوسرا کام نہین کرتے۔

جتنے عرصہ تک جہاز والے کشتی کے سرے پر مرمت وغیرہ مین مصروف رہے پرو ڈینٹ اور فل ایوانس دنبالہ پر بیٹھے ہوے ایک اہم گفتگو مین مشغول و منہمک رہے جس کا ذکر یہان ضروری ہے۔

پریزیڈینٹ نے کہا :- اب فرمائیے فیل ایوانس! کیا آپ اپنی جان فدا کرنے کے لئے تیار ہین -

ہان ، ہان ، مین حاضر ہون -

پھر خوب سوچ سمجھ لیجئے! اور یہ بات یاد رکھئیے کہ رابرٹ سے لطف و مروت کی امید رکھنا بیکار ہے -

بیشک ، اس ظالم کے چنگل سے رہائی ناممکن ہے!

بہتر! اگر یہی ہے تو مین نے بھی طے کر لیا ہے کہ آج شب کو البٹراس روانہ ہونا چاہتا ہے - مین بھی جو کچھ کرنا چاہتا ہون کر ڈالون گا یعنی اسے جانیکا موقعہ نہ دون گا ، انجینیر کے اونچے اڑنے والے پر و بال توڑ ڈالون گا ، اسکے جہاز کو ہوا پر اوڑا دون گا!

ہان ، ہان ، ضرور اڑا دیجئے! لیکن جو کچھ ہمین چاہیئے وہ بھی موجود ہے -

ہان ، کل رات کو جب سب لوگ پنکھون کے لگانے مین مصروف تھے - مین اسلحہ خانہ سے ایک ڈائنامیٹ کی گولی نکال لایا ہون -

بہت بہتر ، بہت خوب! اب بالکل توقف نہ کیجئے - بس اپنا کام شروع کر دین -

نہین بہت عجلت نہین چاہیئے ذرا ٹھہریے رات ہو جائے تو پھر اپنے کمرہ مین جا کر ہم اپنا کام شروع کر دین گے دونون ساتھیون نے اس رائے پر اتفاق ، ڈنر کے معمول کے مطابق چھ بجے کھانا کھایا اور دو گھنٹے کے بعد اس طرح کہ گویا بہت اطمینان کیساتھ سونے کو جا رہے ہین دونون اپنی آرام گاہ مین چلے گئے

اب دیکھئے کہ انتقام کا جذبہ شدید ترین احساس پر وڈینٹ اپنے دل مین عرصہ سے لئے ہوے ہے اس کی بناء پر اس نے جہاز اور جہاز نشینون کو جن مین خود بھی داخل ہے۔ اڑا کر برباد کر دینے کے لئے کیا تدبیر قرار دی ہے۔ ڈائنامیٹ کی جو خطرناک گولیان رابرٹ داہوسی کے آدمیون پر پھینکی تھین ان مین سے ایک گولی پر وڈینٹ اڑا کر اور اسلحہ خانہ سے تھوڑی سی بارود بھی چرا کر اپنے کمرہ مین لے آیا ہے اور ان چیزون کو بہت احتیاط کیساتھ اپنے سونے کے بچھونے مین چھپا رکھا ہے۔

فیل ایوانس نے ڈائنامیٹ کی گولی کا معائنہ کیا اور دیکھا کہ وہ بالکل مکمل اور ایک ایسے البٹراس کے خراب و برباد کر دینے کے لئے کافی ہے۔ لیکن اب اہم ترین کام یہ تھا کہ ڈائنامیٹ کی گولی کو مقررہ وقت و معینہ ساعت مین کسی چیز کی ضرب لگانا یا اسے آگ دیدینا ضروری ہے۔ پر وڈینٹ نے اس مسئلہ پر غور و فکر کر کے ایک لمبا فتیلہ بنایا اور اسے بارود مین لپیٹ کر اس حساب سے ٹھیک کیا کہ اگر اس فتیلہ مین ۳ بجے آگ لگائی جائے تو دو تین گھنٹہ مین ڈائنامیٹ آگ لے اٹھے اور مقصد حاصل ہو جائے۔

یہ سب کام بغیر اسکے کہ کسی کو کچھ شک و شبہ پیدا ہو پورا ہو گیا۔ پر وڈینٹ جس وقت تک اپنے کمرہ مین فتیلہ بنانے اور اسے ڈائنامیٹ سے جوڑنے مین مصروف تھا فیل ایوانس برابر نگہبانی کے لئے کشتی کی چھت پر ٹہلتا رہا دس بجے تک پر وڈینٹ کا سارا کام مکمل ہو گیا اور فیل ایوانس نے کمرہ مین آ کر اپنے دوست کو کام سے فارغ پایا رابر اور اسکے ساتھی شام تک برابر جسقدر بھی

ان کی کوشش اور ہمت نے پادری کی پروانٹن کی مرمت کا کام پورا کرنے اور انھین ان کی جگہ پر لگا دینے مین منہمک رہے لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے اسلئے رابر نے یہ ارادہ کیا چند گھنٹے کام چھوڑ کر عملہ کو راحت اور آرام کے لئے چھٹی دیدے اور پنکھون کو ان کی جگہ پر لگانے کا کام کل پر اٹھا رکھے، کیونکہ بہر حال اس کام کے لئے وہ دن کی روشنی کا محتاج ہے۔

فیل ایوانس اور پروڈینٹ رابر کے اس ارادہ سے بے خبر تھے اور انھون نے دن کو رابر سے جو یہ سنا تھا کہ آدھی رات کو روانہ ہوگا تو وہ اس فکر مین تھے، اور اسکے مطابق اپنے مہم کا نقشہ بھی تیار کر لیا تھا وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ جہاز جزیرہ کو چھوڑ کر ہوا مین اڑ رہا ہے حالانکہ وہ ابھی تک جزیرہ مین رسی سے بندھا ہوا ہے اور تمام جہاز والے آرام مین مصروف ہین۔

آدھی رات سے کچھ دیر پہلے پروڈینٹ نے اپنا کام شروع کیا اس کی خوابگاہ کے نیچے ایک درز تھی پروڈینٹ نے اس درز مین ڈائنامیٹ رکھا اور فتیلہ دراز سے باہر نکالا، لیکن اپنے لحاف کے نیچے چھپا رکھا کہ اسکی بو نہ پھیلے۔

پروڈینٹ نے گھڑی دیکھکر کہا وقت ہو گیا۔

یہ کہکر فتیلہ مین آگ لگائی، اور اپنے ہمراہی کے ساتھ جہاز کی سطح پر آکر اپنے کمرہ کا دروازہ خوب بند کر دیا۔ پہلے تو سکاندار کو اسکی جگہ پر نہ دیکھکر دونون کو سخت تعجب ہوا، اور بہت جلد باہر نظر ڈالی فیل ایوانس نے کانپتی ہوئی آواز مین آہستہ سے کہا۔

افسوس! البٹراس اپنی جگہ پر کھڑا ہوا ہے!

پرو ڈینٹ۔ اسپر لعنت ہو! اب ہمین بتی بہت جلد بجھانا چاہیئے!

نہین بلکہ اپنے کو بچانا چاہیئے۔

کیا اپنے کو بچانا؟

ہان۔ اندھیری رات ہے، اور جس رسی سے جہاز جزیرہ مین بندھا ہوا ہے اوسی سے اوترجانا کچھ مشکل نہین!

فیل ایوانس، یہ تم نے ٹھیک کہا! اگر اتفاق سے ایک موقعہ خود بخود ہمارے ہاتھ آگیا ہو تو اوس سے فائدہ اٹھانا ضروری ہو۔ دونون نے کام شروع کیا پہلے تو اپنے کمرہ مین آکر اپنا وہ قیمتی بیگ گردن مین ٹکالیا جسمین کئی ہزار فرانک نقد موجود تھے، اوسکے بعد فریکولین کی تلاش مین کشتی کے سرے پر روانہ ہوے۔

ہر طرف گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا، کمرون مین سونے والے آدمیون کی خرخر آواز کے سوا کوئی چیز مخل سکون نہ تھی۔ دونون آہستہ آہستہ فریکولین کے کمرہ مین آئے۔ مگر انھین سخت حیرت ہوئی! کیونکہ فریکولن کا کمرہ کھلا ہوا تھا اور اسے کمرہ مین نہین پایا۔ ہر طرف تلاش کیا مگر کہین پتہ نہ لگا۔ فیل ایوانس نے کہا۔ شاید وہ ہم سے پہلے بھاگ گیا ہو!

جو کچھ بھی ہو اب زیادہ ٹھہرنا ٹھیک نہین!

اسی وقت رسی کے پاس آئے، پہلے پرو ڈینٹ اور اسکے بعد فیل ایوانس رسی سے لٹک گئے، اپنے پاؤن رسی مین چپکا لیئے اور ہاتھون سے رسی کو مضبوط پکڑکر نیچے سرکتے سرکتے زمین تک پہونچ گئے۔

جس زمین پر اتنی مدت تک قدم رکھنے سے محروم رہے تھے

اب جو یکایک ان کے پاؤن زمین تک پہونچے ہین تو کچھ ایسی خوشی و مسرت حاصل ہوئی جو تصویر مین نہین آسکتی۔

اب یہ چاہتے ہی تھے کہ چھوٹی سی نہر کے کنارے کنارے جزیرہ کے اندرونی حصہ مین جائین کہ اس اثناء مین ایک آدمی ان کے سامنے آگیا! یہ شخص فریکوبن تو نہین؟

بیشک فری کوبن اپنے آقاؤن سے پہلے بھاگنے کی فکر مین زمین پر اتر آیا ہی اور اپنا قدم اس غیر متحرک زمین رکھکر وہ بیحد مسرور و شادمان ہی۔

مگر اب زیادہ وقت نہ تھا۔ انھین چاہئے جس قدر جلد ممکن ہو فوراً اپنی حفاظت کے لئے کوئی محفوظ مقام بہم پہونچائین یہ سوچکر ابھی یہ دو چار قدم بھی آگے نہ بڑھے ہون گے کہ جہاز والون کے شور و غل کی آوازین بلند ہوئین کچھ شبہ نہین کہ وہ ان فراریون کے بھاگ جانے سے خبردار ہو گئے۔

اتنے مین انھون نے برقی روشنی جزیرہ پر ڈالی اور ٹام ٹارنر چلایا کہ!- بھگوڑے یہ ہین۔

یقیناً بھاگنے والونکو ان لوگون نے دیکھ لیا، اتنے مین رابر انجینر کی آواز بلند ہوئی جو اپنے آدمیون کو جہاز اتارنے کا حکم دے رہا تھا۔ جہاز نے اپنے چکر آہستہ آہستہ کم کر کے نیچے اترنا شروع کیا۔ فیل ایوانس نے چلا کر کہا: انجینر رابر اگر آپ ہمین اس جزیرہ مین چھوڑ دین کہ ہم آزاد نہ رہین اور اسپر آپ اپنی عزت کی قسم کھائین تو ہم آپ کو ایک فائدہ کی بات بتاتے ہین!

فیل ایوانس کا اس سے یہ مقصد تھا کہ اگر رابر قسم کھالے اور اُن سے دستبردار

ہو جاے، تو اوس کو ڈائنامیٹ کے خطرے سے آگاہ کر کے اسکو پھٹنے سے پہلے، اوس کے تدارک کی سفارش کرے۔ مگر جب رابر کی طرف سے ہرگز نہین ہرگز نہین کا جواب پایا بلکہ بندوق کا ایک فیر بھی کیا گیا جس کی گولی نے فیل ایوانس کا شانہ زخمی کر دیا۔ تو پروڈینٹ جو چھری ہاتھ مین لئے ہوے تھا۔ لپک کر اوس سے ایکدم رسی کاٹ ڈالی۔

البیٹراس اپنے پنکھون کی طاقت کم کر چکا تھا اور اپنا لنگر بالکل رسی پر ڈالے تھا ہوا بھی تیز چل رہی تھی۔ رسی کٹتے ہی وہ سیدھا زور کے ساتھ شمال و شرق کی طرف سمندر کے رخ اڑا اور چند منٹ مین سیاحون کی نظرون سے بالکل غائب ہو گیا۔

باب سولھوان

(ڈائنامیٹ نے کیا نتیجہ دکھایا؟)

انجنیر رابر بیحد غضبناک ہو گیا تھا حتی کہ اکثر جگہ وہ البیٹراس کو بھی نہ روک سکا ہوا بھی رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی تھی تھوڑی ہی دیر کے بعد جزیرہ چیتھم جہازنشینون کی نظر سے غائب ہو گیا رابر نے کہا:۔

اف بدمعاشو! او بھگوڑو! اگر تم میرے ہاتھ سے۔ ہائی نہین بچ سکتے! البیٹراس کے پنکھے درست کرنے کے بعد سب سے پہلے جزیرہ چیتھم مین اگر تمھین گرفتار کرون گا پھر تم ہو اور مین

بیشک اگر رابر پلیٹ آئے تو فراریوں کو پکڑ سکتا ہے کیونکہ وہ لوگ جزیرہ
جیتھم سے آسانی کے ساتھ اور جلد باہر نہین جاسکتے۔ پہلے تو یہ دیکھنا ہے کہ
اس جزیرہ کے وحشی لوگ ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہین۔ فرض کر لیجئے
کہ وہ اچھا سلوک کرین تاہم اگر رابر نے اپنے دو چار ہی ڈائنامیٹ پھینک دیئے
تو ان کا حشر کیا ہوگا۔ مگر اصل سوال تو یہ ہے کہ رابر واپس آ بھی سکتا ہے!
پرڈینٹ اپنے ڈائنامیٹ کی وجہ سے مطمئن ہے کہ رابر واپس آنا تو کیا زندہ
بھی نہین رہ سکتا۔

رابر انجنیر نے سمجھ لیا کہ ہوا پر قابو پانا صرف پنکھون کے کام دینے اور
ان کی مرمت پر موقوف ہے اسلئے اسنے کہا۔

طام۔ برقی چراغ روشن کردو، اور ہر شخص اپنے کام مین لگ جائے
رابر کے اس حکم کی فوراً تعمیل ہونے لگی۔ ٹام ٹارنر اور سارے عملہ نے
بہت مشغولیت کے ساتھ کام شروع کردیا لیکن ہوا بے پنکھون کے جہاز کو دم
نہین لینے دیتی تھی رابر مجبور ہوا کہ جہاز کو ہوا کے نیچے والے طبقون مین اتار لائے
شاید وہان ہوا کم ہو۔ اتنے مین ٹام ٹارنر نے انجنیر کے پاس آکر کہا۔

اب ہوا کسی قدر ٹھہری ہے!

لیکن بارومیٹر کیا بتاتا ہے۔

بارومیٹر مین کوئی تغیر نہین ہے۔ مگر بادل نیچے اوترے جارہے ہین ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ سخت بارش ہونے والی ہے۔

لیکن اگر پانی برسا بھی تو ہمین کیا نقصان پہونچائیگا۔ اسیوقت بادلون کے

اوپر جاکر اپنا کام کرنے مین مشغول ہوجائینگے ۔ اصل کام تو مرمت کی تکمیل ہی!

زیادہ تر حصہ کی مرمت تو ہوچکی ہو اب بہت کم کام باقی رہگیا ہے ۔

ٹام! پنکھے اون کی جگہ پر لگالین تو ہمارا سب سے پہلا کام یہی ہوگا کہ جزیرۂ چیتھم کی راہ لین اور ان بے ایمان بھگوڑ ون کو گرفتار کرلین! کیونکہ ان کا وجود ہمارے لئے بڑے نقصان کا باعث ہے ۔

بیشک انجینیر صاحب اگر انھین ہم گرفتار نہ کرلین گے تو ضرور اپنے ملک مین پہونچ جانیکی کوئی نہ کوئی تدبیر نکال لین گے اور ہمارا راز دنیا مین فاش کردینگے ۔

بیشک ٹام! سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ تمام نگاہین ہمارے طرف مبذول کرکے سب کے سب ہماری تلاش مین پڑجائین گے اور اب تو وہ ہمارے جزیرۂ (س) سے بھی واقف ہوگئے ۔

حقیقت مین معاملہ بہت خطرناک ہے! یقیناً امرکیہ کے سیکڑون جہاز آکر ہمارے اس عالم نہان کو ضبط اور اسپر قبضہ کرلین گے ۔

جتنی دیر تک انجینیر اور ٹام ٹارنر مین یہ گفتگو ہوتی رہی اوسوقت تک پنکھے بھی پوری طور پر تیار ہوکر اپنی جگہ پر لگا دیے گئے ۔ رابر نے روانگی کیلئے پیچون کو گھمایا پنکھے گھومنے لگے، آہستہ آہستہ البیٹرا س کی اصلی سرعت رفتار بھی پھر ان مین پیدا ہوگئی ۔ رابر نے بھگوڑ ون کی گرفتاری کے لئے وسط درجہ کی رفتار سے اپنے جہاز کو جزیرۂ چیتھم کے طرف پھیرا ۔ پھر رابر نے ٹام ٹارنر سے مخاطب ہوکر کہا :۔

غالباً ہم ایک گھنٹہ کے بعد جزیرہ چیتھم مین پہونچ جائینگے ۔

مین بھی یہی خیال کرتا ہون مسٹر رابر!

اچھا ہوگا مسٹر ٹام! کیونکہ ہمارا جزیرہ مین رات کو پہونچنا بہت مناسب ہی بھگوڑے ہین دور خیال کرکے چھپنے بھی نہ پائینگے کہ ہم اپنا جہاز جزیرہ مین اتار کر خود انکے تعاقب مین نکل آئینگے اور انھین گرفتار کئے بغیر نہ چھوڑینگے۔

اگر لڑائی کی ضرورت ہوئی تو؟

تو لڑینگے مسٹر ٹام! مگر لڑائی کیلئے ہم مین پوری طاقت ہونا چاہیئے۔ اور ہمارے پیچھے کے پنکھے ابھی اور مرمت چاہتے ہین۔

یہ کہکر اس نے عملہ کو مخاطب کرکے کہا!۔

دوستو! ابھی آرام کا وقت نہین آیا، صبح تک اور کوشش کرنا ضروری ہی!

تمام سب لوگ محنت وکوشش کیلئے آمادہ تھے۔ ہر شخص کشتی کے دنبالہ کی طرف جانے کو ہی تھے کہ اتنے مین ایک قسم کی بدبو ٹام کے دماغ مین پہونچی وہ آنکھین پھاڑ پھاڑ کر ہر طرف دیکھنے لگا، پتہ چلا کہ بھاگنے والون کے کمرہ کی طرف سے اور کمرہ کی جھنجھریون سے بہت کثرت کے ساتھ دھوان نکل رہا ہے لہذا اسکا پتہ لگانے کیلئے اس نے کہا:

یہ کیا ہے؟

کیا ہے ٹام؟

افوہ! یہ دھوین کی بدبو نہین ملاحظہ فرمائیے؟

ہان ہان! ان بدمعاشون کے کمرے سے نکل رہا ہے! جھٹ چلو جھٹ

چلو! دروازہ توڑ ڈالو!.....

لیکن ٹام اور عملہ والے ابھی دو قدم بھی آگے نہ بڑھے تھے کہ ایک مہیب آواز ہوئی۔ کمرہ کی چھت، دروازہ، اور دیوارین آن واحد مین ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ہوا مین اڑ گیئن اور ابھی اونکے ٹکڑے ہوا مین اڑ ہی رہے تھے کہ کشتی کا سارا پچھلا حصہ مشینون سمیت اور پنکھون کے ایک بڑے حصے سمیت پاش پاش ہو کر سمندر مین گرا۔ صرف جہاز کا اگلا حصہ اور چند افقی پنکھے اور ایک بڑا نیا عمودی پنکھا جو ابھی مرمت ہو کر تیار ہوا تھا باقی رہگیا۔ وہ بھی سطح سمندر پر بہت تیزی کے ساتھ ۳ ہزار میٹر کی بلندی سے ڈوبنے کیلئے گر رہا تھا۔ اور چونکہ جہاز کا بڑا پنکھا ٹوٹ گیا تھا۔ اسلئے بڑی زبردست مگر غیر اختیاری گردش مین تھا۔ اور بطور ستون کے اوس پارہ پارہ جہاز کے باقی ماندہ حصہ کو اپنے اوپر لئے ہوئے تھا، جہاز کا یہ وہی باقی ماندہ ٹکڑا تھا، جس کے کنارہ کے کٹھرہ کی رسیون سے رابر اور اوسکے آٹھون ہمراہیون نے اپنے کو مضبوط جکڑ لیا تھا۔

یہان بھی رابر نے پھر ایک بہت بڑی جرأت و استقلال سے کام لے کر جس طرح بن سکا اپنے کو بڑے پروانہ کے ڈنڈے تک پہونچایا۔ اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر اولٹا گھمانے مین کامیاب ہو گیا۔ اس وجہ سے جہاز جس سرعت سے نیچے گر رہا تھا اس مین کسی قدر کمی ہو گئی۔ اور جہاز کا یہ ٹکڑا کسی قدر سیدھا ہو کر ڈائنامیٹ پھٹنے سے ڈیڑھ منٹ کے بعد آہستہ سے پانی پر گر پڑا۔

سترہوان باب

(فلیڈیلفیا مین کیا ہوا۔؟ اور کیا ہوگا؟)

پچھلے بابون مین ہم اُس غیر معمولی شورش و ہیجان کے متعلق بحث کر چکے ہین جو ولڈن کلب مین پیش آئی تھی۔ یعنی...... کو جو واقعات ولڈن کلب مین غبارہ بازون کے بحث و مباحثہ کے ظہور مین آئے تھے۔ دوسرے دن وہ تمام فلیڈیلفیا مین ایک بڑے ہیجان کا سبب بن گئے۔

ابھی صبح ہی کا وقت تھا کہ ایک اجنبی شخص کے مباحثہ والے کمرہ مین ہونے، ممبران کلب کی توہین اور ہوا سے ثقیل تر مشینون کی تعریف کر کے حاضرین جلسہ کو جوش و خروش مین لانے، پھر دفعۃً وہان سے غائب ہو جانے کی داستان شہر فلیڈیلفیا کے ہر شخص کی زبان پر جاری تھی۔ لیکن یہ بر ہمی اور جوش و خروش کلب کے صدر و سکریٹری کے غائب ہو جانے کی وجہ سے یہان تک بڑھ گیا تھا کہ فلیڈیلفیا ہی نہین بلکہ تمام امریکہ، امریکہ ہی نہین بلکہ کل نئی اور پرانی دنیا کے خیالات کو اس نے جذبۂ غیرت سے درہم و برہم کر دیا تھا کیونکہ یہ دونون آدمی فلیڈیلفیا کے بڑے معزز نامور اور صاحب کمال لوگون مین شمار کئے جاتے ہین۔ اور انکی یہ بالکل ہی عادت نہ تھی کہ اپنے گھر کے سوا کہین اور سو رہین، بالفرض اگر کہین سوتے بھی تو جس طرح بن پڑتا اطلاع دیتے۔ حالانکہ اس رات جب یہ کلب سے نکلنے لگے ہین تو انھون نے اپنے تمام دوستون سے یہی کہا تھا کہ اپنے گھر جا رہے ہین اور سویرے گو اہڑ نامی غبارہ کے سکان کا مسئلہ طے کرنے پھر کلب مین حاضر ہونگے

اور یہی وعدہ کرکے وہ کلب کے ممبرون سے رخصت ہوکر باہر نکلے تھے۔ دوسرے یہ کہ اگر ہم یہ کہین کہ دونون رفیق کسی ضرورتِ خاص سے ایک طرف چلے گئے ہین اور عنقریب آنے ہی ہونگے، تو بہت اچھا! مگر پھر فریکولن کے غائب ہونے پر ہم کیا کہین؟ آخر فریکولن کیا ہوا؟

تین، چار، پانچ، چھ، دن گذر گئے، ایک ہفتہ ہوا، دو ہفتے ہوگئے...... کچھ پتہ نہین۔ کوئی بات کوئی علامت ایسی نہ ملی جس سے اِن غائب ہوجانیوالون کا کچھ پتہ نشان چلتا!

حالانکہ شہر کے تمام محلون مین بہت کوشش کے ساتھ تلاش کیگئی، دریا کے کنارے، جہاز، کشتیان، بندر، ریلوے اسٹیشن، پہاڑ، درے، جنگل، جھاڑی، غرض ایک ایک سب کہین ڈھونڈھ مارا، تجسس و تلاش کر چھوڑا، سب بیکار، بے نتیجہ! بے فائدہ! کہین سے بھی کچھ پتہ نہ چلنا تھا نہ چلا۔ صرف فردمون کے جنگلی میدان مین ایک جگہ کی زمین کچھ مشکوک و مشتبہ پائی گئی، بلکہ اس جنگل کے کنارے کی زمین پر کچھ لڑائی جھگڑے کے نشان بھی نظر آئے۔ خدانخواستہ کہین ایسا تو نہین ہوا کہ ڈاکوؤن کے جنگل مین پڑکر گرفتار ہوگئے ہون؟ یہ بھی ممکن ہے! اس بنا پر محکمۂ پولیس کی طرف سے بڑی غور و توجہ کیساتھ تحقیقات شروع کی گئی، دریاؤن کا پانی کھنگال ڈالا، تہ کی کیچڑ تک نکالی گئی۔ کنارون کی گھانس تک کاٹ کر پھینک دی۔ اگرچہ یہ تدبیرین بیکار نہ گئین کیونکہ نہرین بھی صفائی کی محتاج تھین جو اس سلسلہ مین صاف ہوگئین لیکن نہایت افسوس ہے کہ دریاؤن مین کیچڑ اور کوڑا کرکٹ کے سوا پروڈنیٹ اور فیل ایونس کا

کوئی سراغ نہ ملا۔ امریکہ کے چپہ چپہ مین اخبارات کے ذریعہ سے اعلان و اشتہارات شایع ہو گئے، انعام واکرام کے بڑے بڑے وعدے ہوے۔ سڑکون پر اشتہار چسپان کئے گئے، ان کے خبر لانے والون کے لئے پانچہزار ڈالر انعام کا وعدہ ہوا! لیکن حیف صد حیف کہ وہ پانچہزار ڈالر کلب کے صندوق ہی مین رکھے رہے اور کوئی پتہ لگانے والا نہ نظر آیا۔

اس عرصہ مین اوسی نا معلوم شے کا مسئلہ پھر زندہ ہو گیا جس نے دنیا بھر کے لوگون کے خیالات مین ایک تلاطم برپا کر دیا تھا۔ کیونکہ وہ نامعلوم جسم شمالی امریکہ کے اطراف مین اور بھی کئی بار دکھائی دیا تھا! بلکہ اس دفعہ تو اسکی شکل و جسامت بھی پوری طور پر مشاہدہ مین آئی تھی۔ سب سے پہلے تو یہی نامعلوم جسم سر زمین کناڈا مین ممبران کلب کے غائب ہونے سے ایک دن بعد نظر آیا تھا۔ اسکے بعد فارسٹ جنگل مین دکھائی دیا تھا جبکہ ریلوے ٹرین سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ان مشاہدات کے بعد وہ فرضی اور خیالی باتین جو اس گمنام اور مجہول جسم کے متعلق رصد خانون اور علمی مجلسون مین گشت لگا رہی تھین بالکل زائل ہو گئین اور معلوم ہو گیا کہ یہ جسم کوئی قدرتی مخلوقات مین سے نہین ہے بلکہ ایک ہوائی جہاز ہے جو ہوا سے ثقیل تر مسئلہ کے اصول پر بنایا گیا ہے خصوصًا جبکہ یہ جسم مذکور چند روز کے بعد چین اور اسکے بعد ہندوستان مین دیکھا گیا اور تارون کے ذریعہ سے یہ خبر اطراف عالم مین پھیل گئی تو اسکی مافوق العادت سرعت رفتار کا بھی علم ہو گیا۔ مگر یہ حیرت انگیز بہادر انجنیر کون ہوگا؟ آخر وہ فطری طاقتون مین سے کونسی قوت اپنے قبضۂ تصرف مین لے آیا ہے جس کی بدولت وہ اپنے ہوائی جہاز مین یہ

غیر معمولی قوت و سرعت بہم پہونچا سکا ہے ؟ کہین اس آلۂ پرواز کا مالک ٹہی چالاک رابر تو نہین ہے جس نے ولڈن کلب مین آکر ہوا سے سنگین تر مشینون کی طرفداری کی ہو یہ خیال بجلی کی طرح اکثر دماغون مین دوڑ گیا اور اسطرح کلب کے صدر و سکرٹیری کے غائب ہونے کا تعلق بھی کچھ اسی جہاز سے وابستہ ہوتا معلوم ہوا۔ خصوصًا ... جب کہ فرانس سے نیویارک مین ایک تار وصول ہوا جس نے ان قیاسات وظنیات کو حقیقت و یقین سے بدل دیا۔

اس تار مین اس رقعہ کی عبارت درج تھی جو ایک ناس کی ڈبیہ مین بمقام پیرس ملا تھا۔ ہمارے ناظرین کرام اچھی طرح جانتے ہین کہ یہ ناس کی ڈبیہ کا پرچہ کونسا ہی اسکی تحریر نے ولڈن کلب کے صدر و سکرٹیری کے حالات روشن کر دیے۔

انوہ! غالبًا ان بیچارون کو رابر چرالے گیا ہے! کیا تعجب! کیا حیرت! پیرس سے جو تار آیا ہے اسمین ولڈن کلب سے خطاب کیا گیا ہے۔ دس منٹ بعد تمام فلیڈلفیا کے باشندے اور ایک گھنٹہ کے بعد تمام امریکہ والے اس خبر سے مطلع ہو گئے۔

اب کیا کرنا چاہیے! پروڈنیٹ، فیل ایوانس، اور فریکولن کو ظالم رابر کے پنجہ سے کیونکر چھوڑایا جا سکیگا؟ بے شک البٹر اس کا ہم پلہ بلکہ اس سے بھی بہتر ایک ہوائی جہاز تیار کر کے ہوا مین اڑانا چاہیے! حالانکہ زمین کے رہنے والے ابھی تک اڑنے والی مشین بنانے کے اصول اور اسکی طاقت و تیزی کی کیفیت سے بیخبر ہین!

بعض لوگون نے یقین نہین کیا، اور کہنے لگے کہ پیرس والون نے ہمارے ساتھ مذاق کیا ہے۔ ابھی اس بارہ مین کرنے کو تھوڑی دیر بھی نہ گزری ہوگی کہ نیو ٹائینڈ نامی فرانسیسی جہاز جو فرانس سے آکر نیویارک کے بندرگاہ مین لنگر انداز ہوا اور

پروڈنیٹ کی ڈبیہ لاکر اوس نے شک کرنے والون کو یقین کرنے پر مجبور کر دیا۔
ریلوے لائن نے اُسی رات کو وہ ڈبیہ نیویارک سے فلیڈلفیا پہونچا دی۔
بیشک، بیشک! یہ ڈبیہ پروڈنیٹ ہی کی ملک ہے! یہان تک کہ ان یقین نہ کرنے والون مین ایک جیم سیپ سبزی خور بھی تھا، اگر اسدن اس نے مقوی غذا نہ کھائی ہوتی تو حیرت سے اسکے پاؤن زمین سے ہوا پر اُٹھ جاتے! جیم سیب صاحب نے پروڈنیٹ کی اسی ڈبیہ سے اکثر ناس لی ہے۔ کلب کے تمام ممبرون نے ڈبیہ کو دیکھتے ہی پہچان لیا، کیونکہ انھون نے بارہا یہ ڈبیہ پروڈنیٹ کے ہاتھ مین دیکھی ہے۔ غرضکہ یہ ڈبیہ کلب کے ممبرون کے لئے ایک زبردست یادگار محبت کے طور پر مباحثہ والے کمرہ مین ایک مخصوص جگہ پر زیارت کیلئے رکھدی گئی!
اب کچھ شبہ نہین رہا! صدر پروڈنیٹ اور سکرٹری فیل ایوانس فضائے ہوا مین رابر کے ہاتھ مین قید ہین مگر اون کی رہائی کی بھی کوئی صورت نہین!
تمام فلیڈلفیا مین اس سانحہ سے ایک ماتم عام تھا، آبشار نیاگرا کی کمپنی پروڈنیٹ کے کھو جانے کی وجہ سے (جو اوس کا ایک بڑا حصہ دار تھا) معاملات قطع کرنے لگی، یہان تک کہ دوالے کے اعلان کی نوبت آ پہونچی۔ فیل ایوانس کے گھڑی سازی کے کارخانہ نے بھی اپنے مالک کے غائب ہو جانیکی وجہ سے اپنا موجودہ مال بہت کم قیمت پر بیچنا شروع کر دیا۔
غرضکہ رفتہ رفتہ صدر و سکرٹری کے پلٹنے کی امید منقطع ہوتی چلی گئی۔ کیونکہ پیرس کے بعد پھر وہ ہوائی جہاز کہین، کسی طرف نہ دکھائی دیا۔ جولائی کا پورا مہینہ اسی حالت مین گزر گیا، فضائے ہوا مین کسی ہوائی جہاز کا کچھ نشان نہ ملا۔

اس سے ہم جانتے ہین کہ پیرس کے بعد راہ کسی نامعلوم مقام کیطرف چلدیا ہے
اگست کا مہینہ بھی گزر گیا! مگر کچھ خبر نہ ملی، کہین کسی اور جھگڑے مین نہ پھنس
گیا ہو!

غرض ستمبر کے بھی ۲۰ دن گزر گئے مگر کچھ نہین! پھر بھی کچھ نہین!
سبحان اللہ! انسان بھی کسقدر عجیب مخلوق ہے! فراموشی انسان کی فطری عادت
مین داخل ہے۔ رفتہ رفتہ یہ واقعہ بھی فراموش ہو گیا!

مگر یہ عجیب بات ہے کہ اٹھائیسوین ستمبر کو ایکدم تمام فلیڈلفیا مین غل مچگیا کہ
پروڈنیٹ اور فیل ایوانس اپنے گھر پلٹ آئے ہین۔

بلشک بیشک، گم شدہ مل گئے۔ حتی کہ فرنکولین ان کے ساتھ ہے۔ پہلے کلب
کے ممبر، پھر دوست احباب، سب ایک ایک کر کے ان کھوئے ہو دن کے گھر کی
طرف دوڑ پڑے! طرح طرح سے خوشیان منائی جانے لگین، مسرتون کے نعرے
لگائے گئے، ہوڑے ہوڑے کا شور کیا گیا، اور فلیڈلفیا کی رواج و عادت
کے موافق انھین اپنے کاندھون پہ اٹھا کر شہر بھر مین پھرایا گیا۔

سنہری خور جمیس اپنے کاہو کے کباب کھانے مین مشغول تھا، وہ بھی کھانا
چھوڑ کر صدر کے گھر پہونچا۔ جیتھڑ دن سے شکر بنانے والے کارخانہ کا مالک ولیم
کارب بھی اپنی دونون لڑکیون مس ماٹ اور مس ڈڈن کو لئے ہوے وہان
موجود تھا!

پرڈنیٹ اور فیل ایوانس اسقدر آدمیون سے مصافحہ کرنے پر مجبور ہوے کہ
ان کا ہاتھ درد کرنے لگا۔ اسی رات کو کلب مین عام جلسہ ہوا، کیونکہ تمام لوگ انکی

سرگزشت سننے کو بیقرار و تشنہ تھے۔اور یہ سمجھ رہے تھے کہ سب سے پہلی اور جو بات صدر کے زبان سے نکلیگی وہ ان کی تین ماہ کی گم گشتگی کے متعلق ہو گی! حالانکہ دونون رفیقون نے اپنے دل مین یہ طے کر لیا تھا کہ اس باب مین کچھ نہ کہین گے۔یہانتک کہ فرنکولن نے بھی جس کا منھ کبھی بند نہو تا تھا اور جسکے پیٹ مین ذرا سی بات بھی نہین ٹھہرتی تھی، سکوت کا تہیہ کر لیا تھا۔اگرچہ انھون نے یہی ارادہ کر لیا ہے۔ اور ہوا سے خفیف تر مسئلہ کی طرفداری اور اسکے خلاف عناد رکھنے کی بنا پر گو وہ یہ راز کسی پر فاش کرنا نہین چاہتے لیکن ہمین تو معلوم ہونا چاہیئے کہ جزیرہ چیتھم مین چھوڑنے کے بعد آپر کیا گزرا اور انھون نے کیا کیا؟

جب پروڈینٹ نے البیٹر اس کی رسی کاٹ دی ہے۔اور البیٹر اس بے پنکھے کے ہوا کا مطیع ہو کر اڑ گیا تو تینون فراری دریا کے کنارے ملک کے اندرونی حصہ کے جانب روانہ ہوے۔ان کا خیال تھا کہ اس جزیرہ کے باشندون سے ملاقات کرین۔

جزیرہ کے مغربی ساحل پر ایک قبیلہ سے آمنا سامنا ہوا۔یہ سب پچاس آدمی تھے۔مچھلی کا شکار ان کی وجہ معاش تھی۔اس قبیلہ کے لوگون نے البیٹر اس کا اترنا اور اسکی برقی روشنی دیکھی تھی، اور ایک آسمانی معبود سمجھ کر اسے دور سے سجدہ بھی کیا تھا۔

جب انھون نے ان تین آدمیون کو اپنے طرف آتے دیکھا تو اسی احترام و ادب کے ساتھ ان کے سامنے حاضر ہوے جو آسمان سے آنے والون کیلیئے چھوٹے درجہ کے لوگون کو سزاوار ہے، انھون نے اپنے سب سے اچھے مکانون مین انھین

جگہ دی، اور اپنے بہترین قسم کے کھانے انکے سامنے پیش کئے۔

پروڈینٹ اور رفیل ایوانس نے سمجھ لیا کہ ان کے ڈائنامیٹ نے عالم ہوا کے بلند ترین طبقوں مین اپنا کام کر دیا، اب نہ رابر اور نہ اسکے البٹراس کا دنیا مین نام ونشان باقی رہیگا!

اب یہ کام رہا کہ امریکہ واپس جانے کی کوئی تدبیر سوچنا چاہیئے! اگست کا پورا مہینہ جزیرۂ چیتھم مین گزرا۔ سفر کا کوئی ذریعہ نہ پانے کی وجہ سے گویا یہ فراری ایک قید خانہ سے دوسرے قید خانہ مین داخل ہوتا تھا، یہ سوچکر بہت مایوس و غمگین تھے۔ صرف فرکوین البتہ بہت مسرور و دل شاد تھا۔

آخر کار کی تاریخ کو ایک بڑا بھاری بادبانی جہاز جزیرۂ چیتھم مین وارد ہوا۔ ان فراریون نے اہل قبیلہ سے بہت کچھ انعام واکرام دلوا کر جہاز والون سے مل گئے اور جہاز پر سوار ہو کر جزیرۂ آکلینڈ[۱] مین آگئے۔ وہان سے پاسفک کمپنی کے ایک جہاز مین سوار ہو کر بیسوین ستمبر کو بہت آرام سے سان فرانسسکو پہونچ گئے، پھر وہان سے ریل پر سوار ہو کر ستائیسوین ستمبر کو فلیڈیلفیا مین پہونچے

غرضکہ جزیرۂ چیتھم مین اترنے کے وقت سے فلیڈیلفیا مین پہونچنے تک یہی سب واقعات ان بھاگنے والون پر گزرے ہین۔ اور آج رات کو صدر و سکریٹری کلب کے مباحثہ والے دالان مین اپنی جگہ پر بہت وقار و شان کیساتھ پھر متمکن ہین!

حالانکہ دونون رفیق غیر معمولی طور پر مطمئن اور خاطر جمع تھے، اور ایسا معلوم

---

[۱] جزیرۂ آکلینڈ جزائر نیوزیلینڈ کے جنوب مین واقع ہے اور انگریزی مقبوضات مین سے ہے (مترجم عفی عنہ)

ہوتا تھا کہ گویا بالکل ہی غائب نہین رہے ہین۔ نہ ان پر کوئی حادثہ گزرا ہے اور کل کلب سے جاکر آج پھر اپنے معینہ وقت پر اپنے اپنے منصب پر آ گئے ہین!

جب کلب کے ممبرون کا اظہار جوش اور ہرّے ہرّے موقوف ہوا تو پریزیڈنٹ نے بہت سکونِ خاطر اور بے پروائی کے لہجہ مین کہا:۔

رفیقو! دوستو! اب مباحثہ پھر شروع ہوتا ہے!

شکریون کی آوازین اور ہرّے ہرّے کے نعرے پھر بلند ہوے۔ کیونکہ اگرچہ بحث و تقریر کا آغاز کوئی نئی اور غیر معمولی بات نہین ہے لیکن چونکہ اب وہ صدر کے طرف سے پھر شروع ہوتا ہے اسلئے ایک حیرت انگیز بات سمجھی جاتی ہے۔

جب ہرّے ہرّے اور تحسین و آفرین کی صدائین بالکل خاموش ہوگئین تب صدر صاحب اپنی تقریر شروع کر کے کہا:۔

ہمارے آخری جلسہ مین مباحثہ بہت سخت ہو گیا تھا (ہر طرف سے: سنو! سنو!) ہمارا مباحثہ گواہڈ غبارہ مین پنکھا لگانے کے متعلق تھا کہ وہ آگے لگایا جائے گا یا پیچھے (ہر طرف سے تعجب اور حیرت کی علامتین ظاہر ہوئین) اب دونون فریق کی اتفاق رائے کا ایک طریقہ مین نے پا لیا ہے کہ دونون طرف دو پنکھے لگا دیے جائین (ہر طرف سے خاموشی اور حیرت!) غرضکہ تقریر اسی طرح جاری رہی!

کلب کے تمام ممبران کی غیر حاضری کے واقعات اور البطراس کی داستان سننے کے منتظر تھے مگر ان نو واردون مین خاموشی اور بے اعتنائی بیان پھر اس درجہ نمایان تھی کہ کوئی سوال کرنے کی جرأت ہی نہین کر سکتا تھا۔ تمام کلب مین ایک عجیب سکوت اور سناٹا کارفرما تھا۔ ایسا سکوت کبھی آج تک دیکھنے مین نہین آیا تھا!

پروڈینٹ نے پھر گفتگو کا سلسلہ شروع کر کے کہا:۔

دوستو! اب ہمارا سب سے پہلا کام گواہڑ کو مکمل کرنا ہے۔ کیونکہ فضائے ہوا میں گواہڑ ہی حکمرانی کر سکتا ہے اور بس! حضرات! اب ہماری تقریر ختم ہوتی ہو۔

اٹھارواں باب

(البیٹراس اور گواہڈ ایک دوسرے کو کہاں پاتے ہیں؟)

ان مذکورۂ بالا واقعات کے سات مہینے بعد، یعنی پروڈینٹ اور فیل ایوانس کی اس حیرت ناک واپسی کے سات ماہ بعد، شہر فلیڈیلفیا میں ایک بڑی گڑ بڑ پھیلی ہوتی تھی! لیکن یہ گڑ بڑ سیاسی معاملات کے متعلق عہدہ داروں اور ممبران بورڈ دکونسل وغیرہ کے مجالس انتخاب کی نہ تھی، بلکہ ولڈن کلب کے طرف سے جو گواہڈ غبارہ بنایا گیا ہے اور فضائے ہوا میں اس کا سفر طے ہو چکا ہے اسی سبب سے تمام عالم فلیڈیلفیا میں ایک ہل چل مچا ہے۔ اِس غبارہ میں ہنری ٹنڈر کا ذکر آغاز کتاب میں ہو چکا ہے۔ اور ایک اوس کا مددگار (ڈرایور) مشین چلانیوالے کی حیثیت سے اور صدر کلب جناب انکل پروڈینٹ، اور سکریٹری فیل ایوانس بطور سیاح اور مالک غبارہ کے سوار ہونگے۔

ان سات مہینوں میں ہمارے سیاحوں نے اپنے ہوائی سفر کی داستان کسی سے بیان نہیں کی بلکہ فریکولن نے بھی اب تک اپنا منہ بند رکھا ہے۔

میں خیال کرتا ہوں کہ پروڈینٹ اور فیل ایوانس چونکہ ہوا سے ہلکے غباروں کے

طرفدار ہین اسلئے وہ البٹراس کی داستان جو ہولسے بھاری ہونے کا ثبوت دیچکا ہی کسی سے بیان کرنا نہین چاہتے ۔

گو اڈ غبارہ اُن تمام ضروریات ولوازم سے مکمل ہے جنکی غبارہ کو ضرورت ہوتی ہے اور اسوقت تک جتنے غبارے بن چکے ہین ان سب سے بہتر اور عمدہ ہی ۔ گیس بھرنے کا تھیلا بہت گفن ہے ۔ جس سے یہ ہمیشہ ہوا پر رہ سکے گا ۔ یہ تھیلا یعنی وہ پھولا ہوا جسم جسے ہوا سے خفیف تر گیس پھلا دیتی ہے اور جو غبارہ کو ہوا پر اٹھا لیجاتا ہے اتنا مضبوط ومستحکم بنایا گیا ہے کہ ذراسی گیس کو بھی ضایع نہین ہونے دیتا ۔ اور اسقدر پائدار ہ استوار ہے کہ ہر قسم کی ہوا اور بارش کا مقابلہ کر سکتا ہے ۔

الکٹریک کی جو مشین پروڈینٹ نے خریدی ہے وہ بھی غبارہ مین لگادی ہی اور وہ پنکھون مین بہت زیادہ طاقت پیدا کر سکتی ہے ۔ چونکہ گو اڈ طولانی شکل کا ہے اسلئے افق کے طور پر خوب چل سکتا ہے ۔ غبارہ کا ڈھانچ بھی بہت مکمل بنایا ہے جسمین غبارہ رانی کے ہر قسم کے آلات ، اوزار اور ضروری لوازمات کی پوری گنجائش ہے ۔ ڈھانچ کے آگے اور پیچھے ایک ایک پنکھا اور غبارہ کے آخر مین سکان لگایا گیا ہی جو گیس غبارہ کے تھیلے مین بھری گئی ہے وہ پانی سے پیدا ہونے والی تمام گیسون سے زیادہ ہلکی انتخاب کی گئی ہے ۔

الغرض بیسوین اکتوبر کو غبارہ کی تمام ضروریات فراہم ہو چکی تھین ۔ غبارہ کو جنگل مین اڑنے کیلئے گیس سے خوب پھلا لینے کے بعد اڑانا شروع کیا ۔ تماشائیون کا مجمع اس میدان مین حد وحساب سے باہر تھا ۔ ریل گاڑیون امریکہ کے ہر جانب سے اہل ذوق کو بھر بھر کر فلیڈلفیا مین لے آئی تھین ۔ خود فلیڈلفیا کے آدمی ، مرد عورت

چھوٹے بڑے، جوان بوڑھے، اس میدان مین جمع تھے۔ کارخانہ والے اپنے کارخانونکو بند کرکے فرومون جنگل کے میدان مین آگئے تھے۔

افسران فوج و ملکی حکام، اخبارون کے نامہ نگار، غرض ہر قسم کی مخلوق جو گواڈ غبارہ کا تماشا دیکھنے کیلئے مہینون سے منتظر تھی اس میدان مین سمٹ آئی تھی۔

ہرّے ہرّے کے نعرون کی آوازین آسمان پر پہونچ رہی تھین خصوصاً جسوقت پروڈینٹ اور فیل ایوانس غبارہ مین نمودار ہوے ہین تو ہرّے ہرّے کی آوازین سننے کے لایق تھین جو تمام مخلوق کے منھ سے نکل رہی تھین۔ یہ بھی ہم بتاے دیتے ہین کہ اکثر لوگ غبارہ دیکھنے سے زیادہ ان دنون غائب شدہ اور ہوا سے واپس آنے والے سیاحون کی زیارت کے شایق تھے۔

دس بجکر ۱۵ منٹ گزرے تھے کہ توپ چلائی گئی یہ توپ اسکی علامت تھی کہ غبارہ بالکل تیار اور اشارہ کا منتظر ہے۔

پونے گیارہ بجے پھر توپ چلائی گئی! گواڈ جو رسیون سے بندھا ہوا زمین سے ۱۵ میٹر بلند ہوا اور اسطرح تمام حاضرین نے سیاحون کو اور سیاحون نے حاضرین کو دیکھا پروڈینٹ اور فیل ایوانس نے یہ ظاہر کرنے کیلئے کہ تمھاری جگہ ہمارے دل مین ہے اپنے ہاتھ اپنے دل پر رکھے۔ پھر اپنے داہنے ہاتھ آسمان کیطرف اٹھاے اس اشارہ کا یہ مطلب تھا کہ اب گواڈ فضاے ہوا مین حکمران ہو رہا ہے۔

اسکے جواب مین ہزارون ہاتھ دل پر رکھے گئے اور لاکھون ہاتھ ہوا کی طرف ہلنے لگے۔

گیارہ بجے تیسری توپ چلی اور پروڈینٹ بلند آواز سے چلایا کہ:-

رسیان کھولدو!

یکبارگی رسیان کھل گیئں، گواہد بڑی عظمت وشان کے ساتھ بلند ہوا اور عمودی رفتار سے دوسو پچاس میٹر بلند ہوکر ٹھہر گیا۔ پھر وہان سے افقی حرکت شروع کی۔ گواہڈ کے دونون پنکھے چلنے لگے اور غبارہ فی سیکنڈ ۱۲ میٹر کی رفتار سے مشرق کیطرف آگے روانہ ہوا۔ تمام خلقت نے پھر تحسین وآفرین کے نعرے لگائے اور غبارہ سکان کے ذریعہ سے اپنے حسب مرضی چلنے لگا۔ کبھی سیدھا چلتا تھا کبھی داہنے بائین جانب گھوم جاتا کبھی دائرہ کیطرح چکر لگاتا تھا۔

لیکن افسوس کہ اس تجربہ کے دوران مین ہوا بالکل نہین ہے تاکہ یہ دیکھا جاسکے کہ غبارہ ہوا کے مقابلہ مین کیا کرتا ہے؟ اتنے مین غبارہ کئی سو میٹر ہوا پر اور بلند ہوگیا۔ حاضرین نے سمجھ لیا کہ پروڈینٹ اور اسکے غبارہ نشین رفیقون کا یہ مقصد ہے کہ وہ بالائی طبقون مین ہوا کو پالین۔ لیکن افسوس کہ اسدن ہوا بالکل نہ تھی۔ گواہڈ سیدھا ایک عمودی خط پر چار ہزار میٹر بلند ہوگیا اور ایک چھوٹے نقطہ کی طرح معلوم ہونے لگا۔ تمام تماشائیون کی گردنین بہت اوپر دیکھتے دیکھتے درد کرنے لگین!

اس اثناء مین تماشائیون کے مجمع سے حیرت وتعجب کی آوازین بلند ہوئین ان آوازون کی اور ہزارون حیرت آمیز صداؤن نے پیروی کی۔ تمام لوگون کی نگاہین افق کے ایک جانب ایک سیاہ نقطہ کیطرف پھر گئین۔ یہ نقطہ شمالی سمت سے نمودار ہوکر گواہڈ کیطرف بہت تیزی سے بڑھ رہا تھا۔ اور رفتہ رفتہ گواہڈ سے قریب ہوتا جاتا تھا۔ اور جتنا قریب ہوتا جاتا تھا اتنا ہی جسیم اور بڑا بھی معلوم

ہوتا تھا۔ کیا آخر یہ کوئی بہت بڑا پرندہ ہے؟ یا کوئی آسمانی پتھر ہے!

آخر کار یہ خیالات بھی حقیقت سے بدل گئے اور معلوم ہو گیا کہ جسم مذکور کیا ہے! گواہڈ نے بھی سمجھ لیا کہ کیا ہے اور کون ہے؟ کیونکہ اوس نے بہت تیزی کیساتھ مشرق کی طرف بھاگنا شروع کیا! دفعتاً کلب کے ممبروں کی زبان سے البٹراس البٹراس!" نکلا اور ایک خوفناک غل مچ گیا! تمام حاضرین نے اس چیخ پکار مین شرکت کی!

واقعی یہ البٹراس ہی تھا! اور اسمین رابر ہی تھا! کیونکہ اسکے پنکھے اور شکل وصورت بالکل ویسی ہی تھی۔ البٹراس ایک تیز پرواز عقاب کی طرح چڑیا جیسے گواہڈ پر جھپٹا! کچھ شبہ نہین کہ وہ اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا! لیکن سخت تعجب ہے! ہم نے تو البٹراس کو پروڈینٹ کی ڈائنامیٹ کے صدمے اور پھٹنے سے پارہ پارہ ہو کر دریا مین گرتے ہوے دیکھا تھا۔ یہ پھر اسوقت کیونکر وہ کہان سے نمودار ہو گیا؟

ملاحظہ فرمایئے کیا واقعہ ہوا۔"

جب رابر انجینر بہت استقلال کے ساتھ آگے کے پنکھے کے ڈنڈے کو پکڑ کر اپنی طرف گھمانے مین کامیاب ہو گیا اور اپنے جہاز کے باقی ماندہ حصہ کو خطرناک حالت مین گرنے سے بچا لیا، یہ جہاز کا ٹکڑا جالے کی طرح پانی پر آہستہ سے آرہا۔ یعنی طائر مجروح تو دریا مین گر پڑا لیکن اسکے پنکھون نے عرصہ دراز تک اسے ڈوبنے سے محفوظ رکھا۔ رابر معہ اپنی جماعت کے کئی گھنٹہ تک اپنے شکستہ جہاز کے ٹکڑہ پر ہی رہا جو اسوقت اس بحر ناپیدا کنار مین ایک تنکے کا حکم

رکھتا تھا۔ جب یہ سفینہ پارہ بالکل ہی ڈوبنے لگا اور تو سب کے سب اپنے رابر کی ننھی سی کشتی پر خاموش بیٹھ گئے۔ اور عین ایسی حالت مین انکے تباہی و بربادی کی ساعت آہی پہونچی تھی کہ امداد ربانی کا غیب سے جلوہ نظر آیا۔ یعنی طلوع آفتاب کے چند گھنٹہ بعد اِن اجل رسیدون پر ایک جہاز کی نظر پڑی جس نے رابر اور اہل عملہ کے علاوہ تسکستہ جہاز کے باقی ماندہ پنکھے اور پرزے وغیرہ اکٹھا کر کے اپنے جہاز پر لاد لئے۔ اور انھین موت کے ہاتھ سے بچالیا۔

رابر نے اپنے کو ایک جہاز کا کپتان کر کے اپنا جہاز ڈوبنا بیان کیا اور اسطرح اپنی اصلی حقیقت و حالت کو پنہان رکھا۔

رابر انجنیر کو ہلاکت سے بچانے والا یہ جہاز نیوفرینڈ نامی ایک سہ منزلہ بادبانی جہاز تھا جو آسٹریلیا جارہا تھا۔ رابر اپنی دولت کا بھی کچھ حصہ بچالینے مین کامیاب ہوگیا تھا۔ اب یہ بہت آرام کے ساتھ آسٹریلیا پہونچ گئے۔

چند روز کے بعد ایک چھوٹی سی مضبوط کشتی خرید کے سیدھا جزیرۂ دس ۱۰ کی طرف چلدیا۔ اب انجنیر کو صرف ایک فکر انتقام تھی جس کے لئے ایک دوسرا البیٹراس تیار کرنا ضروری ہے اور جس نے اول بار البیٹراس بنالیا ہو اسے ایک اور البیٹراس بنالینا کچھ مشکل بات نہین! خصوصاً جزیرۂ دس ۱۰ مین جہان اس کے تمام آلات، ضروری اسباب حتی کہ کارخانے تک موجود ہین۔

مختصر یہ کہ ۸ مہینہ کے بعد پہلے البیٹراس سے زیادہ مکمل، زیادہ تیز رفتار،

زیادہ طاقتور، دوسرا البٹراس فضائے ہوا مین گرم جولانی کے لئے تیار ہوگیا۔ رابر اور وہی اسکا پہلا گروہ اسپر سوار ہوا۔ ان مین سے ہر شخص کے دل مین پروڈینٹ اور فیل ایوانس بلکہ ولڈن کلب کے سب ممبرون کی طرف سے شدید انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی۔ البٹراس تاریخ کو جزیرہ سے روانہ ہوا۔ اپنے ابتدائی سفر مین اس نے انتہائی احتیاط برتی کہ کسی کو نظر نہ آئے اسلئے یہ ہمیشہ بادلون مین سیاحت فرما رہا! جب شمالی امریکہ پہونچکر شہر فلیڈلفیا مین آگیا تو فارسٹ جنگل مین دور ایک گوشۂ تنہائی مین اپنے جہاز کو چھپا کر خود رابر انجینر نے کمال دانائی کے ساتھ بعض گاؤن والون سے پوچھنا شروع کیا اور نہایت مسرت کے ساتھ معلوم کیا کہ کوگواہڈ غبارہ ولڈن کلب کے صدر و سکرٹری کو لے کر سیاحت ہوا کیلئے نکلنے والا ہے۔

اب انتقام کے لئے اس سے بہتر اور کیا موقعہ ہاتھ آسکتا ہے؟ ادہر صرف اسی صورت سے یہ ثابت کر سکتے ہین کہ حقیقی کامیابی اڑنیوالی مشینون کیلئے ہے نہ کہ پھولے ہوئے غبارون کیلئے!

انھین وجوہ کی بنا پر البٹراس نے ایک تیز پرواز عقاب کی طرح اپنے شکار پر حملہ کیا!

بیشک، بیشک، کچھ شبہ نہین کہ البٹراس کو سب سے پہلے جس نے پہچانا اور دنیا بھر مین کھلبلی ڈالدی وہ فریکولن تھا۔ فریکولن نے اس دفعہ ہوائی سفر مین اپنے آقا کا ساتھ نہین دیا تھا اور تماشائیون کے مجمع مین کلب کے ایک

ممبر کے پاس کھڑا ہوا تھا۔ البٹراس کو ایک سیاہ نقطہ کی طرح افق مین دیکھتے ہی پہچان گیا اور جو شخص اوس کے پہلو مین کھڑا تھا اسے بتایا کہ یہ البٹراس ہے۔

گوا ہڈ بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا، لیکن سمجھتا تھا کہ کسی طرح البٹراس کے پنجہ سے رہائی نہ پا سکیگا۔ پھر بھی بہت تیزی کے ساتھ سیدھا اوپر چڑھنا شروع کیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر زمین کی طرف اترے گا تو البٹراس اس کی راہ روک لیگا اسلئے وہ اس امید پر کہ شاید البٹراس اسقدر بلندی نقاط پر اسکے ساتھ نہ آسکے اوس نے ہوا کے بلند ترین طبقون پر چڑھنا شروع کیا! لیکن البٹراس بھی چڑھنے لگا، البٹراس کا حجم غبارہ کے بے سود آماس کے بہ نسبت بہت کم تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک تارپیڈو کشتی ہے جو ایک بڑے زرہ پوش جہاز پر دھاوا کر رہی ہے۔

چند ہی منٹ کی مدت مین غبارہ پانچہزار میٹر کی بلندی پر پہنچ گیا البٹراس بھی اسکے پیچھے چڑھ گیا اور ایک منٹ مین کئی بار اسکے گرد چکر کاٹتا رہا وہ اپنے دائرۂ گردش کو ہر چکر مین کم کرتا جاتا تھا اور یہ بتا رہا تھا کہ ایک ہی لمحہ مین غبارہ کے گیس کا تھیلا ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا۔ اور آن واحد مین غبارہ کا نام و نشان مٹا کر پروڈنیٹ اور اسکے ساتھیون کو پانچہزار میٹر کی بلندی سے گرا کر ریزہ ریزہ کر دے گا۔

تماشائیون کی دہشت بڑھتی ہی جاتی تھی دم گھٹا جاتا تھا اور پانون لڑکھڑا رہے تھے۔ گوا ہڈ نے امریکہ کا جھنڈا کھول دیا تھا اور رابر نے بھی اپنا مخصوص جھنڈا بلند کر رکھا تھا۔ نیچے سے تمام لوگ ایک دہشت ناک ہوائی جنگ دیکھ رہے تھے

جو آج تک دیکھنے اور سننے میں نہ آئی تھی لیکن دونوں حریفوں کی طاقتیں بالکل مساوی نہ تھیں۔ کیونکہ البیٹراس ایک طاقتور زرہ پوش جہاز کی طرح ساز و سامان سے آراستہ اور گواہڈ محض ایک بڑے لکڑی کے بادبانی جہاز کی طرح نظر آتا تھا۔

گواہڈ نے دشمن کے پنجہ سے بچنے کیلئے اور زیادہ بلند ہونا چاہا اور اپنا سب سامان وغیرہ پھینک کر یکبارگی اکھٹر میٹر اور اونچا ہو گیا۔

گواہڈ زمین سے ایک بہت چھوٹے نقطے کے مانند معلوم ہوتا تھا البیٹراس نے بھی اپنی ساری طاقت عمودی پنکھوں پر صرف کر کے غبارہ کا تعاقب کیا دفعتاً زمین سے آدمیوں کی دہشت ناک چیخ پکار بلند ہوئی انھوں نے دیکھا کہ گواہڈ بہت تیزی کے ساتھ زمین پر آ رہا ہے اور لوگوں کی نظر میں رفتہ رفتہ بڑا ہوتا جاتا رہا ہے۔ البیٹراس بھی اسکے ساتھ ساتھ اتر رہا ہے اور رفتہ رفتہ اپنے ہیبت ناک وعجیب پیکر کا جلوہ صاف صاف دکھا رہا ہے۔ شاید گواہڈ غبارہ کے گیس کا تھیلا بلند طبقوں میں ہوا کے ہلکے اور خارجی روک تھام ناکافی ہونے کی وجہ سے پھٹ گیا اور اس میں سے گیس بہت تیزی کے ساتھ نکلنے لگی ہے اسی سے وہ اسقدر شدت و تیزی سے نیچے گر رہا ہے۔

البیٹراس بھی اپنی تیز رفتاری گواہڈ کے برابر کر کے اسکے ساتھ ساتھ اترنے لگا اور دونوں زمین سے بارہ سو میٹر بلندی پر تھے کہ کمال مہارت کیساتھ البیٹراس نے اپنا جسم گواہڈ کے جسم سے ملا دیا۔ کیا وہ گواہڈ کو بالکل مٹا دینا چاہتا ہے؟ نہیں نہیں! بلکہ اسکی مدد کرنا چاہتا ہے!

البٹراس اتنی مہارت سے اسکے قریب آگیا کہ غبارہ گو اڈہ کا ڈرائیور اور اسکا مددگار دونون جو گر کر مرجانا یقینی سمجھے ہوئے تھے بے اختیار البٹراس مین چلے آئے! پروڈینٹ اور فیل ایوانس نے ایسی زندگی پر موت کو ترجیح دیکر رابر کی مدد قبول نہ کی۔ لیکن البٹراس کا طاقتور گروہ صدر و سکرٹری کو زبردستی البٹراس مین پکڑ لایا۔

اسکے بعد البٹراس بالکل غیر متحرک ہو کر ٹھہر گیا۔ غبارہ چونکہ بالکل بغیر گیس کے رہگیا تھا، وہ بہت شدت کے ساتھ گرا اور ایک بڑی چیل کی لاش کیطرح فرومون جنگل کے درخت کی شاخون مین اولجھ کر رہگیا! زمین پر ایک سناٹا چھایا ہوا تھا یون سمجھئے کہ ان مین شمۂ حیات بھی باقی نہین رہا تھا۔ بہت سے لوگون نے اپنی آنکھین بند کرلی تھین کہ ہولناک منظر کو نہ دیکھ سکین

ہزار افسوس کہ پروڈینٹ اور فیل ایوانس پھر رابر کے اسیر ہو گئے۔ کیا وہ پھر انھین فضائے ہوا مین لے جائیگا؟ لیکن کمال حیرت کے ساتھ لوگون نے دیکھا کہ البٹراس زمین کیطرف اتر رہا ہے! تمام حاضرین البٹراس کو جگہ دینے کے لئے ایک طرف ہٹ گئے اور ایک خاص عزت و احترام کے ساتھ اسکے لئے جگہ خالی کردی!

لوگون کا ہیجان انتہائی درجہ تک پہونچ گیا تھا کہ البٹراس زمین سے دو سو میٹر کی بلندی پر آکر ٹھہر گیا!

تمام لوگون مین ایک گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی کہ اسی سکوت کے عالم مین رابر کی پر تاثیر و تیز آواز نے اس طلسم خاموشی کو توڑا اسنے کہا کہ:

اے امریکن حضرات! ولڈن کلب کے صدر و سکریٹری پھر میرے قبضۂ قدرت مین آگئے ہین۔ اگر مین چاہون کہ انھین ہمیشہ اپنے جہاز مین مقید کر رکھون تو اپنا فرض انتقام پورا کرونگا۔ لیکن باوجود اسکے بھی مین اپنے اس فرض سے صرف نظر کرتا ہون!

مسٹر پرڈنیٹ، فیل الوانس، آپ آزاد ہین!!....

ولڈن کا کلب کا صدر، اور فیل الوانس اور ڈرالور اسی وقت زمین پر کود پڑے۔ البٹراس پھر دس مٹر بلند ہو کر ٹھہر گیا۔ اور رابر نے اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری کر کے کہا:

اے امریکن حضرات! مین نے تجربہ کیا، اور کامیاب ہوا، آپ یاد رکھیے کہ فضائے ہوا مین حکمرانی و کامیابی انھین آلہائے پرواز کے لئے ہے جو ہوا سے زیادہ وزنی ہین۔ نہ کہ ہوا سے ہلکے ہیٹ پھوٹے غبارون کیلئے! پھر بھی مین یہ ضرور کہونگا کہ کسی چیز کو یہان تک کہ صنعتی ترقیات کو بھی اپنے اوقات معینہ سے پہلے وجود مین نہ آنا چاہیئے! اسی لئے مین بھی جاتا ہون اور اپنے مخفی و پراسرار راز بھی اپنے ساتھ لئے جاتا ہون۔ مین اپنے یہ پراسرار راز بھی انسانی دنیا کو نہ بتاؤنگا۔ یہ جسارت بیوقت ہے، کیونکہ موجودہ قومین ابھی تک اس درجہ پر نہین پہونچی ہین کہ اپنی بیجا نفس پروری کے کامون سے اجتناب کر کے صرف ترقی علوم و فنون مین کی فکر مین مشغول ہون!

جسوقت محض علم و فن کی تحصیل مین دنیا مشغول ہوگی، اور تمام موجودہ قومین اتنی فاضل و عاقل ہو جائین گی کہ انھین علوم و فنون کے مخفی اسرار کا انکشاف

کرنے کے سوا کوئی اور کام یا مشغولیت باقی نرہیگی اسوقت یہ اسرار خود بخود ان پر ظاہر ہو جائینگے!

امریکن حضرات! اب مین آپ کا احترام اور آپ کو آخری سلام کرتا ہون۔ رخصت! خدا حافظ!!

رابر انجینیر اپنی اس تقریر کے بعد اپنے ہوائی جہاز کے جوہتر پنکھون کو ایکبارگی حرکت دیکر نہایت تیزی کے ساتھ بلند ہوا اور سیدھا مشرق کی طرف چلکر تھوڑی ہی دیر مین نظرون سے غائب ہوگیا!

پرو ڈینٹ اور فیل ایوانس اور تمام ہوا سے خفیف تر ہونے کے طرفدار سخت شرمندہ و محجوب ہوئے اور سوا اسکے کہ وہ اپنی گدیان کھجاتے ہوئے اپنے گھرون کو پلٹ آئیں اور تماشائیون کا انبوہ اپنے تحسین و آفرین کے نعرون کو ان کے لئے مذاق و مضحکہ کی تالیون سے بدل دے اور کوئی کام باقی نہ رہا۔

اردو کی عمدہ عمدہ کتابین
دائرۂ ادبیہ لکھنؤ
سے
طلب فرمائیے!

J. & K. UNIVERSITY LIB
57609
3.8.65
ALLAMA IQBAL LIBRARY
57609

UNIVERSITY OF KASHMIR

Acc. No. 57609

Author محمود اعظم فہمی اندرابی

Title سیاحت پیوا

57609

UNIVERSITY OF KASHMIR
LIBRARY

THE UNIVERSITY OF KASHMIR

ALLAMA
IQBAL LIBRARY
UNIVERSITY OF KASHMIR
HELP TO KEEP THIS BOOK
FRESH AND CLEAN